الحمد للہ کہ اردو زبان میں حالات صحابہ کی سب سے پہلی اور بےنظیر کتاب یعنی

ترجمہ اسد الغابہ

جلد چہارم

جسمیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۳۰۰۷) اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کا

تذکرہ ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۰ھ کی تالیف ہے علامہ ذہبی

نے تجرید اسماء الصحابہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں سات ہزار پانچسو

تذکرے لکھے ہیں اور اگلوں سے جو فروگذاشت ہو گئی تھی

اسکو ... اغلاط بھی بیان

... اس کتاب سے

مسلمانوں کو منتفع اور متمتع

فرمائے

مترجم یعنی بندۂ ناچیز مسمیٰ بہ محمد عبد الشکور نے ۱۳۱۲ھ سے ۱۳۲۵ ہجری میں

[illegible]

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد چہارم

ترجمۂ اسد الغابہ جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی صحابی ہیں بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن عبید بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے مصر بن عبد اللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے۔ یہ زرارہ عبد العزیز ابن زرارہ کے والد ہیں جو حضرت معاویہ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے زرارہ سے کہا کہ جوان حرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ امیر المومنین میرا لڑکا (شہید ہوا) آپ نے حضرت معاویہ نے جواب دیا کہ تمھارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو (ایک دن) اس کا گذر زرارہ کی طرف ہوا وہ (اس زمانے میں) بہت بوڑھے (ہو گئے) تھے اپنے ایک چشمہ (کے کنارے) پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہے انھوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے خدا نے ہم کو خوبی کے ساتھ اگایا اور خوبی کے ساتھ کاٹا کیونکہ جہاد میں شہید ہوتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کے سکون سے پڑھتے ہیں اور اہل لغت جزء جیم کے زیر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابن حجر جزی جیم کے زبر و زیر دونوں پڑھتے ہیں اور عبد الغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نخعی۔ عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب سنہ ۹ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھ کو دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے

لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے لظی لظی بصیر و اعمی کی آواز آرہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا حمل چھپاتی ہے انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ اُسنے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انھوں نے کہا کہ اُسکے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا میرے قریب آؤ (جب یہ آپکے پاس گئے) تو آپ نے آہستہ سے انکے کان میں) کہا تمھارے سفید داغ ہیں جنکو تم چھپاتے ہو انھوں نے کہا کہ قسم ہے اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسکو آپکے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ بس وہی ہے باقی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انھوں نے پوچھا اے خدا کے رسول فتنہ کیا ہے آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار ڈالینگے اور آپس میں عجب جھٹول کرینگے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا برائی کرنیوالا اپنے کو بھلائی کرنیوالا خیال کریگا اور تم مر جاؤگے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہونچیگی اور اگر تمھارا بیٹا مر جائیگا تو تمکو پہونچیگی انھوں نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھکو وہ آگ نہ پائے پس آپ نے دعا کی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عمرو ہے ایک مجہول شخص ہیں انکے بیٹے عمرو سے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے یہ آیت ان المجرمین فی ضلال وسعر کوانا کل شیء خلقناہ بقدر تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہی ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی طبری و کلبی و ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابو عمر نے انکا حال مختصر ذکر کیا ہے اور ابو موسی نے طول دیکر بیان کیا ہے ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی کہا ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابو حبیل نامے نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے خبر دی انھوں نے بنی علقمہ کے ایک مرد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جنکو زرارہ بن قیس بن حارث بن عدا کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انھوں نے کہا میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے سفر میں آپکی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جسکو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا (دن) اسنے ایک بچہ جنا ہے پھر ابو موسی نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا اس میں دو سو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے راستہ میں ایک عجیب لنا کا خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جسکو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اُسنے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں ویسے ہی بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنیکے بعد بتایا اور بڑھایا ہے کہ زرارہ وفات پا گئے اور وہ آگ انکے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت مقام کوفہ میں توڑی یہی انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی تھی عبدالرحمن بن عابس نخعی نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ترجمہ یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے

اور اسلام قبول کیا آپنے انکیلیے تحریر لکھدی اور انکے حق میں دعائے خیر کی ابوموسی نے انکا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہی میں کہتا ہون کہ یہی زرارہ ہیں جنکا حال زرارہ ابن عمرو کے بیان میں گذر چکا ہی جنکا ابوعمر نے بیان کیا ہی اور انہیں خواب کا حال ذکر کیا ہی میں نے انکو الگ اسلئے بیان کیا ہے صرف ابوعمر کی اقتدا سے قرار دیدیا تاکہ ایک بیان جسکو ان لوگون نے ذکر کیا ہی مجھسے نہ رہجائے اور اسوجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھکر یہ نہ گمان کرلین کہ ہمنے انکو ذکر ہی نہیں کیا اسی لیے ہمنے بیان کرکے کہدیا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور میرا گمان غالب ہی کہ یہ زرارہ عمرو کے والد کے غیر ہیں جنکا بیان اس سے پہلے گذر چکا اور جنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور یہ اس قبیلہ کے بلکہ ایک مشہور شخص قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابوموسی نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہی اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب بیان کیا ہی بیان کیا ہی جیسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں اور کلبی نے کہا ہی کہ عمرو بن زرارہ خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے حضرت عثمان سے خلع کی اور بعد میں حضرت علی سے بیعت کی اور انکے والد زرارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم اور ابوموسی نے عبدالرحمن بن عابس کی حدیث روایت کی ہی اور زرارہ کا نسب بیان کیا ہی کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جسنے انکو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہی اسنے انھیں انکے دادا کیطرف منسوب کردیا اور ایسا اکثر کردیا کرتے ہیں یہ کہ انکے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسرون کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن عدی بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ زرارہ بن کریب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہی ابونعیم نے اسکو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہی مگر انکا نسب نہیں بیان کیا انکا بیان حارث ابن سہمی کے ذکر میں گذر چکا میں کہتا ہون کہ ابن مندہ کی کتاب کے نسخے جہانتک میری نگاہ سے گذرے ہیں انھون نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انھون نے انکو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہی وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ (یعنی زرارہ بن کریم) صحابی نہیں بلکہ انکے دادا حارث صحابی تھے اور قبیلہ سہم باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے واللہ اعلم

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ محمد بن زیاد راسبی نے انسے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے ان پر اسلام پیش کیا انھون نے اسلام قبول کرلیا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں والتین اور انا انزلنا پڑھتے سنا اور محبوب بن حسن نے ابومعاذ جعانی سے انھون نے ابوزرعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑھی تھی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن شاہ یمن تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس خط بھیجا تھا ہمکو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد ابن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک

خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے غزوۂ تبوک سے آنیکے وقت پہونچا جو انکے مسلمان ہونیکی خبر لایا تھا ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ذرعہ بن ذی یزن نے آپکو اپنے مسلمان ہونے اور اُن لوگوں کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اسکے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط لکھکر بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث بن عبد کلال والی نعیم بن عبد کلال والی النعمان قیل ذی رعین ومعافر والی زرعۃ بن ذی یزن اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم منقلبنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم بہ وانبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ وسہم النبی وذکر الزکوۃ یہ بہت بڑا خط ہے — اور انھی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کیطرف کہلا بھیجا کہ جب تمھارے پاس میرے قاصد آوین تو مین تم کو انکے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

شقری — انکا نام اصرم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ رکھا اسامہ بن اخدری نے انسے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ قبیلہ شقرہ سے ایک گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہین ایک مرد قوی اصرم نامی تھا اسنے ایک حبشی غلام مول لیا اور کہا یا رسول اللہ اسکا نام رکھدیجیے اور میرے واسطے اسمین برکت کی دعا کیجیے آپنے پوچھا تمھارا کیا نام ہے اسنے کہا اصرم آپ نے فرمایا (تم اصرم نہین) بلکہ زرعہ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے —

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمرہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے انکا ذکر لوگونکی ہے (مگر) نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ انکی روایت ثابت ہے ابوالاسود بن یحییٰ نے انسے روایت کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے —

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم اسلمی — یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانہ مین رہے ہین غزوۂ احد مین آپکے ہمراہ شریک تھے اور مسلمانون مین احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوے — یہ ابن کلبی کا کلام ہے —

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بیاضی — روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھون نے ابوالحویرث سے انھون نے زرعہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اسکے لیے فتنون سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی (بروز قیامت) حساب کی کمی کا سبب ہے — ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے (یعنی ابوموسیٰ نے) لکھا ہے کہ انھون نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے —

---

[1] ترجمہ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان شاہ ذی رعین و معافر اور زرعہ بن ذی یزن کیطرف اما بعد مین تمسے اُس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے — بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کیوقت تمھارا قاصد ہمارے پاس پہونچا اور مدینے مین ہمسے ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا قاصد نے اسکو پہونچایا —

(سیدنا) زرین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے لکھا ہے اسیطرح یعنی زے رائے سے پہلے میری کتاب مین وہ جگہ ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انھوں نے ورقا بن عبدالرحمن حنظلی سے انھوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکی اولاد کے واسطے دعا دی۔ ابو جعفر نے یزید بن رومان سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کلثوم بن ادفی ابن زرین بن عبداللہ نے کہا ہے ؏ جدی الذی مسح النبی جبینہ ٭ بیمینہ وانا الجواد السابق ٭ ابو موسی نے انکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح زرین ہے۔

باب الزاء مع العین والفاء

(سیدنا) زعبل (رضی اللہ عنہ)

خطیب ابوبکر نے انکو (کتاب) موتنف مین بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انھون نے حارث بن عبید یعنی ابو قدامہ سے انھون نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس مین ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زُفَر (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حدثان نصری خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہین انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے۔ لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے (مگر) انکا صحابی ہونا یا آنحضرت کو دیکھنا معلوم نہین ہوتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زفر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرثان بن حارث بن حرثان بن فکوان۔ یہ (خاندان) بنی کلفہ ابن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زفر (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حذیفہ اپنے زمانے مین قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اسنے نبوت کا دعوی کیا تو یہ اسلام مین ثابت قدم رہے۔

(سیدنا) زفر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ہاشم بن حرملہ انکا ذکر ایک حدیث مین آیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زکرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ابو حاتم رازی اور ابو الحسن عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہے۔ اور ابو الفتح ازدی نے انکا نسب بیان کیا ہے بقیہ بن ولید نے عمرو بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زیاد بن صبیح سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے زکرہ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر پہچانتا ہوتا تو میں انکی زیارت کرتا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زکریا (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے زہری سے انھوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اُس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اسلام کوئی انتہی ہے آپ نے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھر والوں کے ساتھ خدا بھلائی کرنا چاہیگا اُن میں اسلام کو داخل کریگا۔ اُس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا آپ نے جواب دیا پھر تم لوگ (ایسے ظالم) ہو جاؤ گے (جیسے) مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو کاٹنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اٹھتے ہیں پھر اُس شخص پر گر پڑتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ مُنہ سے زہر اُگلا کرتے ہیں) کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگوگے ابن شاہین نے انکا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں بذیل دیلمی زا اسیطرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ انکا نام کرز بن علقمہ ہے اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

(سیدنا) زمل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انکو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ بن سعد ہذیم عذری ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام ابن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انھوں نے ملیح بن مقداد عذری سے انھوں نے اپنے چچا اجمار بن جزی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمل نے بیان کیا کہ میں نے ایک آواز سنی اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا یہ جھنڈا انکے پاس برابر رہا یہانتک کہ اسی جھنڈے کو لیکر معرکہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے جسطرح کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زنباع (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابو نعیم کا تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے۔ انکی کنیت ابو روح ہے انکے بیٹے روح تھے فلسطین میں انکا مقام رہتے تھے ابن جریج نے عمرو بن شعیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ (خلوت کرتے ہوئے) پایا تو انھوں نے اُسکا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کاٹ لی وہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زنباع سے) پوچھا تم نے کیوں ایسا کیا انھوں نے کہا کہ اسنے ایسی ایسی حرکت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور

دونوں نے انکے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہے کیونکہ زنباع بیٹے ہیں روح بن سلامہ کے اور انکا نسب روح کے بیان میں گذر چکا واللہ تعالی اعلم۔

باب الزاء مع الہاء والواو

(سیدنا) زہرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قسطن بن مالک بن ارثم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ہجر کے پادشاہ نے انکو بھیجا تھا انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اہل فارس کی جنگ میں حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انھوں نے جالینوس فارسی کو مار کر اسکا اسباب لیا تھا جسکی قیمت دس ہزار درہم تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کثیر بن شہاب نے اسکو قتل کیا تھا۔ زہرہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ابو عمر نے اسکو اسی طرح بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہیں شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنوں زندہ رہے شبیب ابن یزید خارجی نے انکو بازار حجاج کے عہد میں شہید کیا یہ سیف اور طبری اور کلبی اور ابن حبیب اور دار قطنی وغیرہم کا قول ہے ابن اسحاق نے انکے والد کا نام حویہ بضم میم و فتح واو بیان کیا ہے دار قطنی نے کہا ہے سیف کا قول صحیح ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اقمر ابن شاہین نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن حارث سے انھوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم (کے سبب) بہت سی تاریکیاں ہونگی تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ زہیر تابعی ہیں اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ مولفۃ القلوب میں انکا ذکر کیا گیا ہے۔ ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے اور میں انکو نہیں پہچانتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اسطرح بیان کیا ہے۔ زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسرائیل سے انھوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لیگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپنے مجھے اجازت دی میں آپکے پاس گیا عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انکو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں (سائب سے مخاطب ہو کر) کیا تم جاہلیت میں میرے شریک نہ تھے سائب نے کہا ہاں میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے نہ جھگڑا کرتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں۔ پس اگر یہ وہی ہیں تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہوئے اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہیں اور انھوں نے اس عہدنامہ کے نقض میں جسکو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بہت بڑی کوشش کی تھی جسکو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

لے قریش نے شروع شروع میں ایک عہدنامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین اور حمایت کرنے والوں سے اتحاد خرید و فروخت موقوف کر دی جائے اور

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے انسے روایت کی ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انھوں نے باہد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن امیہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور دونوں نے سائب کی تعریف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انکو تم سے زیادہ جانتا ہوں پھر آخر حدیث تک بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے انکے دو [illegible] لکھے ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اسمیں کوئی شک و شبہہ نہیں انھوں نے دونوں تذکروں میں ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے انھوں نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات میں کچھ بھی اختلاف ہوتا البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ماری اور بعض نے کہا ہو کہ یہ زہیر شامی ہیں کے والد ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے انسے روایت کی ہو ابو عمر نے اسکو مختصر بیان کیا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ثقفی عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد سے نام رکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل۔ اور بعض لوگوں نے انکا نام عبداللہ بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی (خاندان ازد شنوءہ سے) کہا ہے ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن اسحاق بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی انھوں نے شعبہ سے انھوں نے ابو عمران جونی سے انھوں نے زہیر بن ابو جبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دریا میں طوفان کے وقت سفر کرے اسکے لیے افسوس نہ کیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جس پر کوئی آڑ نہیں اور مر جائے تو اسکے لیے افسوس نہ کیا جائے ہشام دستوائی نے اسکو ابو عمران سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انھوں نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انھوں نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اسکو شعبہ سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا محمد بن زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن خطامہ کنانی ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ انکے لیے انکی چراگاہ کو مخصوص کردیں انکے بھائی سود کے بیان میں انکا ذکر گذر چکا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیمہ بن ابو حمران ـ یہ زہیر بن معاویہ کوفی کے دادا ہیں ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جسمیں آپکی وفات ہوئی پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابو احمد عسکری نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد کنیت انکی ابو صرد ہے یا ابو جرول جشمی ہیں سعدی ہیں خاندان بنی سعد بن بکر سے ـ (ملک شام) میں رہتے تھے اپنی قوم ہوازن کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے بعد اسکے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے (اور) آپ مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں میں مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر رہے تھے ـ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن شعیب نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں تھے جب آپکو قبیلہ ہوازن کے مال اور قیدی غنیمت میں ملے تو مقام جعرانہ میں انکا وفد آپکے پاس پہونچا یہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے انھوں نے کہا ہم (آپکے) قرابت دار (اور) آپکے کنبہ (کے) ہیں آپ ہمپر احسان کیجیے خدا آپ پر احسان کرے اور اسکے ساتھ ہی انکے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتوں کو قید کیا ہے وہ آپکی پھوپیاں اور خالائیں ہیں اور آپکی انائیں ہیں جنھوں نے آپکی کفالت کی تھی اور اگر ہم (یعنی ہمارے قبیلے کی عورتیں) حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر انھیں سے کسیکو ہمپر ایسا قابو ملتا جیسا آپکو ملا ہے تو ضرور ہم اسکی مہربانی اور احسان کی امید رکھتے اور آپ تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں جنکی کفالت کیجائے (اور انسے امید نفع کی رکھی جائے) پھر انھوں نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپکو پڑھکر سنائے جو درج ذیل ہیں۔

امنن علینا رسول اللہ فی کرم — فانک المرء نرجوہ وننتظر
امنن علی بیضۃ قد عاقہا قدر — ممزق شملہا فی دہرہا غیر
ابقت لنا الحرب ہتافا علی حزن — علی قلوبہم الغماء والغمر
ان لم تدارکہا نعماء تنشرہا — یا ارجح الناس حلما حین یختبر
امنن علی نسوۃ قد کنت ترضعہا — اذ فوک یملؤہ من محضہا درر
اذ کنت طفلا صغیرا کنت ترضعہا — واذ یزینک ما تاتی وما تذر
لا تجعلنا کمن شالت نعامتہ — واستبق منا فانا معشر زہر
انا لنشکر الآلاء وان کفرت — وعندنا بعد ہذا الیوم مدخر

ترجمہ اے خدا کے رسول ہمپر منجملہ اپنے کرم کے احسان کیجیے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہیں کہ ہم آپ سے (بھلائی کی) امید رکھتے ہیں اور (آپ کو اپنے لیے) ذخیرہ (آخرت) سمجھتے ہیں ایسی بیکس جماعت پر احسان کیجیے جسکو (قضا و) قدر نے بیدست وپا کر دیا ہے انکی جماعت متفرق ہو گئی ہے اور انکی مصیبت کے زمانے میں ہر وقت ترقی ہو رہی ہے + ہمارے لیے لڑائی نے فقط رونا اور غم باقی رکھا ہے [illegible] ہمارے قبیلے والوں کے دل غم و رنج میں دب گئے ہیں ـ اگر آپکے احسانات انکی دستگیری نہ کرینگے + اسی وقت امتحان سب لوگوں سے زیادہ بردبار (تو ہم [illegible]) ان عورتوں پر احسان کیجیے جنکا آپنے دودھ پیا ہے + جب آپکا منہ انکے پستان سے دودھ بھر لیتا تھا + جب آپ کم سن بچے تھے انکا دودھ پیتے تھے + اور جب آپکو ہر بات [illegible] اچھی معلوم ہوتی تھی [illegible] صادر ہوتے تھے وہ بھی جو آپ ترک کرتے تھے وہ بھی + ہم کو ان لوگوں کے مثل نہ کیجیے جنکے کنوئیں کا سر بند ہو گیا تھا (یعنی انھوں نے لوگوں کو فائدہ پہونچانے کو اپنے کنوئیں کا دہانہ کھول دیا تھا مگر [illegible]

ابن اسحاق نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو اپنے اہل و عیال زیادہ محبوب ہیں یا مال و دولت انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہمکو ہمارے اہل و عیال اور اموال میں اختیار دیا ہو پس ہمارے اہل و عیال ہمکو زیادہ پیارے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہوں وہ تمھارے ہیں پھر جب میں لوگوں کو نماز پڑھا لوں تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے بال بچوں کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں میں اسوقت تمکو خود دیدونگا اور دوسروں سے بھی تمھارے اہل و عیال مانگ دونگا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا لی یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا تھا ان لوگوں نے کہا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمھارے لیے ہیں مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں یا عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنو سلیم نہیں (دیتے ہیں) بنو سلیم نے کہا کہ ان جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو اور عیینہ بن حصن نے کہا کہ لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں (دیتے ہیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اسکو آیندہ پہلی غنیمت میں سے ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصے ملینگے پس سبھوں نے لڑکوں اور عورتوں کو واپس کر دیا تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن حصین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا ذکر حصین بن مشمت کی حدیث میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ ابن ابو جبل انکا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گذر چکا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی کنیت انکی ابو ملیکہ ہے ابن شاہین نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہو کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت گر گیا حضرت ابو بکر نے اس (کے قصاص) کو باطل کر دیا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہو ہمیں عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے

اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی
انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے
کہا ہے کہ اگر اسکا نام زہیر بن عثمان نہو تو میں نہیں جانتا کہ اسکا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ
پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن دکھاوا اور نمود ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے
اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابو عمران جونی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے
ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی پس مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر
لیٹے جسکے گرد کوئی چیز نہو جو اسکے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا بری ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے حالانکہ اسکو اس سے
کچھ بھی تعلق نہیں اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اسکو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہے (جیسا کہ) اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم
نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو الگ الگ واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عجوہ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف بعجوہ بیان کیا ہے جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکو انکے بھائی خراش سلمی کے تذکرے
میں ضمناً بیان کیا ہے میں نے اسکو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بجلی اور بعض لوگوں نے انکو نخعی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے۔ انھوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا ابو بن لقیط نے انسے
روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو لیکر آئی جو مر گیا تھا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو لڑکے مر چکے
ہیں آپ نے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر بنا لی بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں بخاری کے سوا اوروں نے انکو صحابہ
میں ذکر کیا ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو زہیر ابن علقمہ کہا ہے اور بعض نے انکو زہیر بن حنظلہ کندی بیان کیا ہے اور دونوں ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بعض لوگوں نے کہا ہے ابن ابی علقمہ طبری نے انکو ثقفی اور ابو نعیم نے بجلی بتایا ہے۔ ابو موسی نے انکو نقل کیا ہے اور انھوں نے ہمیں اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب بن حسن نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا ہمیں ابو غالب کوشیدی اور ابو شیران نے
خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عمرو بن حفص سدوسی نے
خبر دی وہ کہتے تھے [illegible] ابو القاسم نے کہا اور ہمیں محمد بن علی [illegible] سعید بن منصور نے خبر دی
نیز ابو القاسم [illegible] جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے کہا ہمیں عبید اللہ بن لقیط نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمین ایاد نے خبر دی انھون نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انھون نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مر گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگون نے اس (کے آنے) کو ناپسند کیا اسنے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مین مسلمان ہوئی ہون اسکے سوا میرے دو لڑکے مر چکے ہین (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے (بچنے کے لیے) مضبوط سپر بنالی حسین کی روایت ہین زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسی نے اسکو بیان کیا ہے مین کہتا ہون ابن مندہ نے انکو اور اس حدیث کو بھی جسکو ابوموسی نے بیان کیا ذکر کیا ہے (جیسا کہ) اوپر گذر چکا۔ ابوموسی نے اسکے سوا کچھ نہین بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہے کہ وہ ثقفی ہین۔ حدیث اور اسناد دتبار سے یہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی علقمہ ضبعی کوفہ مین اقامت کی خلاد بن یحیی بن سفیان سے انھون نے اسلم منقری سے انھون نے زہیر بن ابی علقمہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اسنے کہا ہان ہر قسم کا مال ہے آپنے فرمایا کہ اسکا اثر تجھپر نمایان ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے علی بن قادم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا انکا نام زہیر صحابی ہے ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ فرعی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جعد سے جو (قبیلہ) فرع کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے تمھارے والد سری بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے وہ انکے دادا زہیر سے روایت کیا کرتی تھین اور یہ زہیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اور زہیر کی بہن کبشہ حضرت معاویہ کے عقد مین تھین میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہے کہ انکے والد انکے دادا سے روایت کرتے ہین (دادا کا نام زہیر نہین بتایا) واللہ اعلم ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہین۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ باہلی ہین اور بعض انکو نصری کہتے ہین خاندان بنی نصر بن معاویہ سے بصرہ مین رہتے تھے۔ ابوعثمان نہدی نے انسے روایت کی ہے سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے انھون نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ان دونون نے کہا کہ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آنحضرت ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپنے آواز دی اے بنی عبد مناف مین ڈرانے والا ہون میری تمھاری مثل اس شخص کی سی ہے جو اپنے اہل کی نگرانی کر رہا ہو اور دشمن کو دیکھکر ہوشیار کرنے چلا ہو (لیکن اس خوف سے کہ دشمن اس سے پہلے نہ پہونچ جائے پکار اٹھے کہ ای قوم (دشمن) ڈاکہ ڈالنے آگیا) اسیطرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہے اور انکے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہے۔

انھوں نے عامر بن مالک کو سند میں نہیں ذکر کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض۔ فہری (خاندان) بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں۔ قریشی ہیں فہری ہیں۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسے بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریج نے خبر دی انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیس ابن ضبابہ کے ہمراہ زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری اُحدی کو بنی نجار کیطرف بھیجا بنی نجار نے مقیس کے بھائی کی دیت مقیس کے پاس بھیجدی جب مقیس کو دیت ملگئی تو اسنے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور انکو شہید کر کے مرتد ہوگیا۔ ابو نعیم و ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ بن عمرو بن عنتر بن معاذ بن عمرو بن حارث بن معاویہ بن بکر بن ہوازن صحابی ہیں۔ دارقطنی نے انکو عنتر کے نام میں اور طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قرضم بن جعیل۔ مہری خاندان مہرہ بن حیدان سے تھے جو قضاعہ کا ایک بطن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے اس سبب سے آپ انکی بزرگی کیا کرتے تھے۔ طبری نے انکو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے کہ انکا نام ذہبن بن قرضم بن جعیل ہے ذہبن میں انکا بیان گذر چکا واللہ اعلم۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بلوی۔ ابو نصر بن مالک نے کہا ہے کہ لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں زاہر ہشام بن عبدالملک کیطرف سے (مقام) برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں انکی قبر ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی اسماعیل بن ابی خالد ودی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زہیر ابن مخشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور وہ صحابی ہیں۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ جشمی۔ انکی کنیت ابو اسامہ ہے غزوہ خندق میں شریک تھے۔ ابو نعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

نمیری ابن ابو علی نے اسکو بیان کیا ہے حالانکہ انکی کنیت ابو زہیر ہے صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے انکا حال کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا ذکر مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زوبعہ (رضی اللہ عنہ)

جنی ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے محض دارقطنی کا اتباع کر کے انکو بیان کیا ہے کہ انھوں نے تماسیات میں مدبج جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے
زربن جیش کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اسوقت جن آئے جب انھوں نے
قرآن سنا کہا چپ ہو جاؤ وہ لوگ سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ اہل بیت کے کسی تذکرے کو نہ چھوڑیں گے تو اسکو
اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء مع الیاء

(سیدنا) زیاد اخرس (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو زیاد بن اخرس بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد بن عمرو جہنی لکھا ہے یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے ابن شہاب نے
ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق
خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ انکا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے۔ ابو نعیم و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابو الاخرم نہشلی بصرہ میں رہتے تھے انکے پوتے حسان بن اغر بن زیاد نہشلی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ انکا اونٹ
غائب ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے ملاقات کی اسلئے نفر وہ ہم اسکو زیاد نہشلی کے بیان میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ
ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

احمد بن حارث تمیمی۔ یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انھوں نے کہا احمد بن عبدہ یعنی ابو جعفر نے
ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حلبس نے
خبر دی انھوں نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداء نے انسے
کہا کہ تم ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق کسطرح ہے ابن ابی عاصم نے اسیقدر بیان کیا ہے اسکا تتمہ یہ ہے کہ انھوں نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ دوزخ کے انگارے جمع کر رہا ہے
صحابہ نے پوچھا کہ بقدر ضرورت کا کیا مطلب آپ نے فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ ابو نعیم ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی۔ انھیں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کی طرف روانہ کیا تھا تاکہ مسیلہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ میں ان دونوں کی اعانت کریں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور انکے تمام مشاہد میں انکے ساتھ شریک ہوئے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں معلوم ہوتی۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ یعمری۔ ہمیں ابو موسی محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر یعنی عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن احمد بن عمرو بن ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد یعنی ابو جعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن عروہ نے خبر دی انھوں نے عیسی بن یزید کنانی سے انھوں نے عبدالملک سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن سمرہ یعمری نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا یہاں تک کہ آپ قبیلۂ جہینہ اور اشجع کے لوگوں کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتیں کیں اور انکے ساتھ ہنسنے لگے میں غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہیں اسپر آپ غصہ ہوئے اور آپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر میرے مونڈھوں پر مارے پھر کہا آگاہ ہو یقیناً یہ لوگ بنی فزارہ اور بنی شرید سے بہتر ہیں اور تیری قوم سے جنھوں نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا پس جب مدت کا زمانہ آیا اسوقت وہ سب قبیلے جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی مرتد ہوگئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مرتد ہو جائے پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تمنے سنا نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے خدا سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غلام سعد۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے واقدی نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انھوں نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انھوں نے زیاد غلام سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی محشر میں تیز دوڑاتے دیکھا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھوں نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں موجود تھا۔ اسطرح ابن قانع نے انکو صحابہ میں قرار دیا ہے مگر انکے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ امرئ القیس میں سعد بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں جنگ
احد میں شہید ہوئے ہمیں ابوالقاسم اسعد بن ابوش ازدی نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد بن احمد
بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار
مصیصی نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابن مبارک کو سُنا وہ محمد بن اسحاق سے وہ حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے وہ محمود بن عمرو بن
یزید بن سکن سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہو گئی اور دشمنوں نے آپکی طرف راستہ پالیا اور آپ سے
قریب ہو گئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ابو دجانہ سماک بن خرشنہ بہت زخمی ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو صدمہ پہونچا اور آپکے آگے کے چار دانت شہید ہو گئے اور آپکا لب مبارک زخمی ہوا اور رخسارون پر گزند پہونچا اور خود رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے ہوئے مدد کر رہے تھے آپ نے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کریگا پانچ انصاریون کی ایک جماعت کودی
انھیں زیاد بن سکن بھی تھے انھوں نے مقابلہ کیا یہانتک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے یہ بھی زخمون سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانون نے کود کر انکی طرف
مقابلہ کیا اور دشمنون کو انسے ہٹا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا مجھسے نزدیک ہو جاؤ یہ زخمون سے گر گئے تھے آپ نے انکے لیے اپنے
قدمون کا تکیہ لگا دیا یہانتک کہ آپ ہی کے قدمون پر انکی روح پرواز کر گئی طبری نے اسکو محمد بن حمید سے انھوں نے سلمہ سے انھوں نے ابن اسحاق
انھوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن ابن سکن سے روایت کی انھوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ انصاریون کے
ساتھ کھڑے رہ گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کرینگے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی
انھوں نے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حصین سے انھوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیہ سمیہ انکی ماں ہیں بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں یہی زیاد بن امیہ
اور زیاد بن ابیہ کر کے مشہور ہیں انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملا لیا تھا حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ انکو زیاد
بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے انکی ماں سمیہ حارث بن کلاہ کی لونڈی تھیں یہ ابو بکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں انکی کنیت ابو المغیرہ ہے انکی پیدائش ایک
روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انسے
کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک و فصیح و بلیغ تھے انھوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا حضرت عمر نے انکو بصرہ کے
بعض علاقون کا عامل مقرر کیا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے انکو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انھوں نے اپنے
بھائی ابو بکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور عمر رضی اللہ

عنہ نے اور گواہوں پر حد جاری کی اور انکو معزول کر دیا انھوں نے کہا اے امیر المومنین آپ لوگوں کو آگاہ کر دیجئے کہ آپنے مجھے کسی برائی کیوجہ سے
نہیں معزول کیا حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے تمکو کسی برائی کیوجہ سے نہیں معزول کیا بلکہ میں نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمھاری زیادہ عقل کا بار
لوگوں پر ڈالوں (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہے تو آیندہ ہر ایک پیش آنیوالی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہے جس سے رعایا کو اطمینان نہیں حاصل ہوتا)
پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے انھوں نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی
مصالحت تک انہی کی طرف رہے پھر معاویہ نے انکو اپنے میں ملا لیا اور ابوسفیان کیطرف سے انکو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کی خوشخبری لیکر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انھوں نے لوگوں کے سامنے خوبی سے بیان کیا اسپر عمرو بن عاص نے
کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابوسفیان نے کہا میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جسنے اسکا تخم اسکی ماں کے پیٹ
میں ڈالا ہے علی بن ابی طالب نے پوچھا اے ابوسفیان وہ کون ہے ابوسفیان نے کہا وہ میں ہی ہوں حضرت علی نے کہا خاموش رہو کیونکہ اگر عمر
سنینگے تو تمھارے ساتھ تیزی کرینگے اور جب زیاد حضرت علی کیطرف سے بلاد فارس کے والی ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط
لکھا جس میں اسکی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نکرنے پر دھمکی دی گئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کر دیا اور لوگوں سے بیان کیا کہ مجھے
جگر کھانے والی لڑکی سے تعجب آتا ہے کہ وہ مجھے دھمکاتا ہے حالانکہ میرے اور اسکے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے (یعنی
حضرت علی رضی اللہ عنہ) مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ میں نے تمکو
جس امر کا والی بنایا ہے میرے نزدیک تم اسکے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہیں پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں
ابوسفیان سے ایک بے سوچی بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہیں ہو سکتے معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی داہنے و بائیں)
دونوں طرح سے پیش آتے ہیں پس ان سے ہوشیار رہو والسلام جب زیاد نے خط پڑھا کہا مجھ کو ابو الحسن نے میرے موافق شہادت دی جب حضرت علی شہید
ہو گئے اور زیاد فارس میں رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انھوں نے فوراً انکو ملا لیا اسکا بیان بہت لمبا ہے جسنے اسکو چھوڑ دیا یہ واقعہ
سنہ ۴۴ ہجری میں ہوا جسنے اسکو تاریخ کامل میں پورا بیان کیا ہے حضرت معاویہ نے انکو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی
انھی کی ماتحتی میں کر دیا مرتے دم تک برابر اسکی حکومت پر رہے سنہ ۵۳ ہجری میں انکا انتقال ہوا یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے بعض
لوگوں سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج میں کون زیادہ منتظم تھا انھوں نے جواب دیا کہ زیاد فتنوں اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا اسنے عراق
ہی کے آدمیوں سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لیکر شام کو روانہ کیا اور لوگوں پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا
اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیوں کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اسکے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اسنے
زیاد ہی کے حق میں فیصلہ کیا۔ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سید نام زیاد رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن رواحہ کو بھیجا انھوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا (وہ ایسا اچھا ہوا تھا) کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہ ہوئی ابن مندہ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ مری غطفانی انھوں نے عیینہ ابن حصن کو دیکھے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی محمد بن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر انصار کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی ضمرہ بدر میں شریک ہوئے تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اور اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولی ہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض۔ اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد کہا ہے اشعری انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہمکو محمد بن عبدالملک بن خیرون و علی بن عبید اللہ نے یزید بن ہارون سے خبر دی انھوں نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تمکو بھی وہی کرتے دیکھا سوا ایک بات کے کہ آپ عیدین کو نماز سے پہلے ... اور یوسف بن عدی نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے اسکو روایت کیا ہے انھوں نے کہا کہ عیاض اشعری عید کے دن (مقام) انبار میں آئے اور حدیث کو بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرد اور بعض لوگ انکو ابو القرد کلابی کے بیٹے کہتے ہیں زہری نے ابو السفر سے انھوں نے زیاد قرد سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ عمار سے فرماتے تھے کہ تمکو ایک باغی گروہ مار ڈالیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے جسکے سمجھا ہوں کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتابوں میں فا کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی بن قاسم بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے ابو عمر و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ یا انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ انکی کنیت ابو عبداللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مکہ معظمہ میں) حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہیں رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے کو ہجرت کی اسلیے انکو مہاجری انصاری کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضرموت پر عامل مقرر کیا تھا ہمیں ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ ابن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے اعمش سے انھوں نے سالم ابن ابی جعد سے انھوں نے زیاد بن لبید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ (بات) علم چلے جانے کے وقت ہوگی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کسطرح چلا جائیگا اس حال میں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہیگی آپنے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے (تیری ماں تجھکو نہ جنتی) کیا یہود و نصاری توریت و انجیل نہیں پڑھتے حالانکہ اُس سے کچھ بھی نہیں فائدہ اوٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد میں ہوئی تھی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف مطین نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے (لیکن) انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم حضرمی۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد کی روایت سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انھوں نے زیاد بن ابو نعیم حضرمی سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں اسلام میں خدا نے فرض کی ہیں جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو اسکو وہ تینوں چیزیں کچھ فائدہ نہ دینگی یہانتک کہ سب کو (پورا) کرے یعنی نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم فہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ میں انکا ذکر ہے میں انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں اور یہ یوم الدار میں حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

نہشلی انکی کنیت ابوالاغر ہی انسے انکے بیٹے اغر نے روایت کی ہی زیاد ابوالاغر کے بیان میں انکا ذکر ہو چکا ہی یہ بصرہ میں رہتے تھے اسحاق بن ابراہیم صواف نے ابوالہیثم قصاب سے انھون نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے انھون نے اپنے دادا اغر سے انھون نے انکے دادا زیاد سے روایت کی کہ انکا ایک اونٹ کھو گیا تھا انکو ڈھونڈتے ہوے مدینے کیطرف آئے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے ملے اور پوچھا اے اعرابی کیا اولاد کیلئے ہو انھون نے کہا ہان نے جواب دیا انھون نے کہا ہان تمھارے بیٹے کیا چاہتے ہوین ہی نے کہا اسکو بیچنا چاہتا ہون آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی نے انچھی طرح سے اسکو صدوق نے بیان کیا ہی اور اسمین وہم کیا ہی اور ٹھیک وہ ہی جو موسی بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ابوسلمہ نے غسان بن اغر سے انھون نے زیاد بن حصین سے انھون نے اپنے والد حصین سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابو ہرمس باہلی۔ ان سے انکے بیٹے ہرمس نے بیان کیا ہی نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے ہرمس ابن زیاد باہلی سے روایت کرکے بیان کیا ہی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (مین اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور مین بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ عضبار (نامی) پر سوار بقرعید کے دن لوگون کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اسکو نضر کے سوا اورون نے عکرمہ سے انھون نے ہرمس بن زیاد سے روایت کی ہی مین اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے واسطے آیا [اور مین (اسوقت) لڑکا تھا] اور اپنا ہاتھ بیعت کیواسطے آپکی طرف بڑھا دیا آپنے ہاتھون کو واپس کر دیا اور مجھسے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہند۔ ابوبکر بن علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہی اور حدیث اپنے والد ابوہند سے روایت کرتے ہین۔ ابوموسی نے انکا مختصر حال لکھا ہی۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ہاکی زیادتی کے ساتھ یہ جبور کے بیٹے لخمی ہین اور عم تماد ابن لخم کے بیٹے ہین بعض لوگ اسکو عم ایک میم سے بیان کرتے ہین (لیکن) یہ کوئی چیز نہین یہ فتح مصر مین شریک ہوکر فلسطین لوٹ آئے اور یہین انکے اولاد رہتے تھے حذاقی بن حمید بن سیتر بن ساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے والد حمید سے انھون نے اپنے ماموں خالد بن عمر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زیاد بن جبور سے روایت کی انھون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اسمین (لکھا) تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد مین تمکو خدا اور آخرت کی یاد دلاتا ہون اسکے بعد (کہتا ہون) کہ اسلام کے سوا لوگون نے جتنے دین اختیار کیے ہین چاہیے کہ چھوڑ دین اسکو تم خوب جان لو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زبید (رضی اللہ عنہم)

ابن اخنس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور دونون نے کہا ہی کہ زبید غلط ہی اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن ہنان بن ابی بن معیص بن عامر بن لوی جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کی طرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہیں حاصل کر سکتے جتنا اس سے نکلی ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو ابن قانع نے اسکو بیان کیا ہے انکا تذکرہ اشیری نے استیعاب پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہیں انکی کنیت ابو عمر ہے اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ (بھی) لوگوں نے بیان کیا ہے یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحاق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حیان نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی انھوں نے کہا مجھسے میرے والد نے یحیی بن سعید سے انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے حسن بن مسلم سے انھوں نے طاؤس سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنیکی غرض سے پوچھا کہ تمنے اس گوشت کی بابت کس طرح خبر دی تھی جو آپکو احرام کی حالت میں ہدیۃ پیش کیا گیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک آدمی نے آپکو شکار کے گوشت کا ایک ہدیہ پیش کیا آپ نے اسکو واپس کر دیا اور فرمایا ہم اسکو نہ کھائینگے ہم احرام باندھے ہیں اور اسکو ابو الزبیر نے طاؤس سے روایت کی ہے اور انھی زید بن ارقم سے چند وجہوں سے مروی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوں میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں کمسن سمجھے گئے تھے (اسلیے نہیں شریک کیے گئے) اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے اور غزوہ موتہ میں انکے ساتھ گئے تھے۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگوں پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں اپنا سرمایہ خرچ کرو یہاں تک کہ شکستہ ہو جائیں اور اگر ہم مدینے کی طرف لوٹینگے تو ضرور بالضرور انھیں سے عزت دار ذلیل کو نکال دیگا پس میں نے اسکو اپنے چچا سے بیان کیا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا میں نے آپ سے (بھی) بیان کر دیا آپ نے عبداللہ اور اسکے ہمراہیوں کی طرف (آدمی) بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انھوں نے نہیں کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگوں کی تصدیق کی اس سے مجھکو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا پس میں گھر میں بیٹھ رہا۔ مجھسے میرے چچا نے کہا کہ تمنے کیا ارادہ کیا تھا کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالی نے اذا جاءک المنافقون نازل فرمایا آپنے میری طرف آدمی (بلانیکو) بھیجا اور مجھکو پڑھکر سنایا پھر فرمایا کہ خدا نے تمھاری تصدیق کی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے بمقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوئے کوفہ میں رہتے تھے اور مقام کندہ میں انکا گھر تھا اور یہیں سنہ ۶۸ ہجری میں انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دن بعد وفات پائی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ

صفین میں شریک تھے اور انکے خاص اصحاب میں انکا شمار ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مصر میں اترا کرتے تھے۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور
نوشروان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن رشدین
مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے زید بن اسحاق انصاری سے نقل کر کے خبر دی
وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سب کے دروازے پہلے آپ نے فرمایا کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں میں نے کہا
ہاں اے خدا کے نبی آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ابو موسی نے کہا اسی طرح میں نے اسکو طبرانی کی کتاب میں پایا ہے لیکن ابن لہیعہ
کا صحابہ سے ملنا محال ہے پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہے اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہے اور اس صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی بن بلوی
عجلانی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکو موسی بن عقبہ نے زہری سے اور ابن اسحاق نے
بیان کیا ہے اور یہی عروہ کا قول ہے کہ انصار میں سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر تھے مگر ابن اسحاق نے
لکھا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید سے بالاتفاق زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر تھے ان لوگوں نے زید کو انصار سے قرار دیا ہے
اور حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور یہی بیان ہوا ہے اسکو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور عبید بن زید جنکو ابن اسحاق نے
اپنے قول میں بیان کیا ہے وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں (لہذا) زید بن اسلم کا نسب بھی عمرو
بن عوف کی جانب رجوع کر گیا اور ابو عمر اور انکے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو (انصار کا) حلیف قرار دیا ہے اور ایسا ہی ابن ہشام کلبی نے انھوں
نے ابن اسحاق سے روایت کر کے انکو انصار کا حلیف قرار دیا ہے کیونکہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید ابن مالک کی ایک جماعت
شریک بدر ہوئی پھر انھوں نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفاء یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان (شریک بدر تھے)
اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے انکو حلیف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ زید بن اسلم حلیف ہیں اور عبید اللہ بن ابی رافع نے انکو ان لوگوں کے ناموں میں بیان کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ جنگ میں شریک
تھے اور ہشام کلبی نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے انکو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
اول خلافت میں شہید کر ڈالا تھا اور انکے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہے جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے بیٹے ہیں یہ اسلمی صحابی ہیں۔ عبداللہ بن ابی اوفی انکے بھائی تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مدینے میں رہتے تھے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بصرہ میں رہتے تھے مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر اور حضرت عثمان و عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ و زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و عمار بن یاسر اور حضرت ابو الدرداء و سلمان فارسی و حضرت علی اور اپنے درمیان میں بھائی چارا کیا۔ ہمیں ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے (مقام) اصبہان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن صہیب نے یحیی بن ذکریا سے انھوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے انھوں نے ایک قریشی سے انھوں نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر اگر میں کسی کو دوست بناتا تو تمھی کو بناتا ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسی نے لکھا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ بن مندہ کے بعض نسخوں میں انکا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ مجھکو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن بولا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن عمر شنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھوں نے کہا مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھوں نے کہا مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ کہا سکے (سب) گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے انکا ذکر کیا ہے حالانکہ انکا ذکر ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے ابن مندہ نے صرف انکا نسب چھوڑ دیا ہے اور ابو عمر نے بھی انکا نسب نہیں بیان کیا صرف ابو نعیم نے انکا نسب ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کی تبعیت میں ابو موسی نے بھی ذکر کر دیا ہے اور انھوں نے بعینہ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انھوں نے ان کے والد سے انھوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہے پس یہ زید وہی زید بن بولا ہیں اسمیں کسیطرح کا شک و شبہ نہیں ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے زید کے بیٹے یسار سے انھوں نے زید یعنی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے غلام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے باب الاستسقا میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ انکی والدہ نوار
بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھیں انکی کنیت ابو سعید ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن اور ابو خارجہ کہتے ہیں۔
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (ہجرت کرکے) تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ یوم بعاث کے دن انکی عمر چھ
برس کی تھی اور اسی دن انکے والد شہید ہوئے تھے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے نہیں شریک ہوسکے اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بعض
لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ احد میں (بھی) نہیں شریک ہوئے بلکہ انکا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے یہ مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھاتے
تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک میں خاندان بنی مالک بن نجار کا علم عمارہ ابن حزم کے پاس تھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیکر زید بن ثابت کو دیدیا۔ عمارہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس میری کوئی شکایت پہونچی آپنے
جواب دیا نہیں لیکن قرآن کو (ہر چیز پر) مقدم ہے اور زید قرآن سے زیادہ واقف ہیں۔ زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے وحی
وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سریانی (زبان) میں خطوط آیا کرتے تھے آپ نے زید کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا
زید نے سیکھ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی کتابت بھی یہی کیا کرتے اور انکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے (دوسرے) کاتب معیقیب بن ابی فاطمہ بھی لکھا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین مرتبہ زید کو
اپنے مدینہ پر اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجوں میں اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لیگئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی
جب حج کو جاتے تھے زید کو اپنا جانشین کرجاتے تھے۔ یرموک کے دن انکے تیر لگا مگر انکو کچھ نقصان نہیں پہونچا۔ یہ تمام صحابہ میں علم فرائض میں
سب سے زیادہ جانتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زید تم میں سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہیں۔ اسی حدیث کے موافق
(امام) شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرائض میں انھی کا قول لیا ہے۔ زید راسخین فی العلم اور صحابہ میں بہت بڑے عالم تھے جب گھر میں جاتے تھے
تو بہت ہی خوش مزاج ہوتے تھے اور جب لوگوں میں بیٹھتے تو بہت ہی باوقار رہتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیت المال پر مقرر
تھے ایک دن حضرت عثمان آئے زید کے غلام کو گاتے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب ہے
حضرت عثمان نے اسکے واسطے بھی ہزار درہم مقرر کیے۔ زید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
ہمراہ کسی لڑائی میں نہ شریک ہوئے (لیکن باوجود اسکے بھی) حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی کا اقرار کیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے ابن عمر اور
ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس اور سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد
اور سلیمان بن یسار اور ابان بن عثمان اور بسر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت

کی ہو۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام دستوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتادہ نے انس سے انھون نے زید بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہوگئے (حضرت انس کہتے ہین) مین نے پوچھا نماز اور سحری مین کتنا (فاصلہ) تھا زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتون کے (پڑھنے کے) (انکے سنہ وفات مین اختلاف ہی سنہ ۴۲ یا ۴۳ یا ۴۵ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۵ مین انکا انتقال ہوا ہی اور مروان نے انکے (جنازہ کی) نماز پڑھی جب انکی وفات ہوگئی ابوہریرہ نے کہا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کرگیا اور امید کہ اللہ تعالی انکا بدل حضرت ابن عباس مین کرے انھون ہی نے حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے مین قرآن شریف لکھا تھا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عبدربہ انصاری خزرجی ہین۔ ان سے انکے بیٹے عبداللہ جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہی ابونعیم نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہی اور انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کیا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کا نسب انکے بیٹے کے بیان مین ذکر کیا ہی ان دونون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن حشم بن حارث بن خزرج اور ہم اسکو پوری طرح انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انھون نے اپنا مال جسپر انکا اور انکے بیٹے کا گذارہ تھا اور انکے پاس اسکے سوا اور مال نہ تھا اسکو صدقہ کردیا اسواسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کیا انکے والدین نے آکر کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا وہ مال جسپر انکا گذارہ تھا صدقہ کردیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زید کو بلاکر کہا کہ تمھارا صدقہ مقبول ہوگیا اور خدا نے تمھارے والدین پر میراث مین واپس کردیا بشیر نے بیان کیا ہی کہ پھر ہم اسکے وارث ہوئے یحیی قطان نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

(ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی عمری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوۂ احد مین کم سن سمجھا تھا (اسوجہ سے شریک احد نہین ہوئے) عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عم بن زید بن جاریہ سے انھون نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابوسعید خدری کو خوردسال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقون مین سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والون سے تھے۔ انکے بیٹے زید غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا تھا جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انھون نے انپر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (معرکہ) صفین مین شریک ہوئے ابوطفیل نے زید سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمھارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس اسکے (جنازہ کی) نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہمنے دو صفین باندھلیں۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابو نعیم نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ زید بن جاریہ انصاری اوسی صحابی ہیں۔ زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کم سن قرار دیا تھا انھیں میں یہ بھی تھا اسکو انکے بیٹے عمر نے انسے روایت کی ہے پھر امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابو طفیل عامر بن واثلہ نے انسے روایت کی ہے۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے انکا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی (زید) ہیں جن سے انکے بیٹے روایت کرتے ہیں جنکا ذکر اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس۔ انکی روایت سے یہ) حدیث ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپکے بعد کون ہوگا آپنے جواب دیا کہ ابوبکر اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ رجاء بن جلاس کے بیان میں اسپر گفتگو ہوچکی ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری بدری ہیں۔ ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے اُن انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے زید بن حارثہ کو بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج اور انھیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ اسیطرح ابن کلبی وغیرہ نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے کلبی نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طائی سے تھیں۔ ابن اسحاق نے حارثہ کے والد کا نام شرحبیل بیان کیا ہے لیکن انکا نام شراحیل ہے۔ زید کی کنیت ابو اسامہ تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور غلام اور دوست تھے۔ جاہلیت میں یہ قید ہوگئے تھے انکی والدہ انکو لیکر اپنے خاندان بنی معن میں گئی تھیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے انپر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے حکیم بن حزام نے انکو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکو نبوت سے پہلے دیدیا۔ زید کی عمر اسوقت آٹھ سال کی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بطحاء مکہ میں دیکھا کہ اسکے

فروخت کرنے کے لیے آیا تھا خرید لیا پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے یہ حکم نازل فرمایا ادعوھم لآبائھم یعنی لوگوں کو انکے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارا کرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرا دی تھی زید کے والد حارثہ انکے نہ ملنے پر بہت غمگین ہوئے اور انہی کے فراق میں یہ اشعار کہے ؎ بکیت علی زید ولم ادر ما فعل ۔ احی فیرجی ام اتی دونہ الاجل ۔ فواللہ ما ادری وان کنت سائلا ۔ اغالک سہل الارض ام غالک الجبل ۔ فیا لیت شعری ہل لک الدہر رجعۃ ۔ فحسبی من الدنیا رجوعک لی بجل ۔ تذکرنیہ الشمس عند طلوعہا ۔ وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل ۔ وان ہبت الارواح ہیجن ذکرہ ۔ فیا طول ما حزنی علیہ ویا وجل ۔ ساعمل نص العیس فی الارض جاہدا ۔ ولا اسأم التطواف او تسأم الابل ۔ حیاتی او تاتی علی منیتی ۔ وکل امری فان وان غرہ الامل ۔ ساوصی بہ قیسا وعمرا کلاہما ۔ واوصی یزیدا ثم من بعدہ جبل ۔ پھر کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھکر پہچان لیا اور زید نے ان لوگون کو پہچانا اور کہا کہ میرے گھر والون کو میری طرف سے یہ اشعار پہونچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہین ؎ احن الی قومی وان کنت نائیا ۔ فانی قعید البیت عند المشاعر ۔ فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ۔ ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر ۔ فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ ۔ کرام معد کابرا بعد کابر ۔ جب یہ لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور انکا مقام اور مالک کا حال بیان کیا تو حارثہ کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے واسطے چلے مکہ مین پہونچکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا اے عبد المطلب کے صاحبزادے اے ہاشم کے بیٹے اے اپنی قوم کے سردار کے لڑکے ہم آپ کے پاس اپنے لڑکے کے واسطے آئے ہین جو آپ کے پاس ہے پس اب آپ اسکے فدیہ مین احسان و ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجیے آپ نے پوچھا وہ کون ہے انھون نے جواب دیا زید بن حارثہ آپ نے پوچھا آگاہ ہو اور نہین انھون نے جواب دیا نہین آپ نے فرمایا زید کو بلاؤ اور اسکو اختیار دو اگر وہ تمکو پسند کرے تو تمہارا ہے اور اگر مجھے پسند کرے تو میں ایسا شخص نہین ہون کہ جو مجھکو پسند کرے اسکے خلاف مین کسی کو اختیار دون دونون نے جواب دیا آپ نے انصاف سے بھی زیادہ دیا اور احسان کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگون کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا ہان یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہین آپ نے فرمایا مین وہ شخص ہون جسکو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو پس مجھکو یا انکو جسکو چاہو پسند کرو زید نے جواب دیا کہ مین ان دونون (یعنی والد و چچا) کو نہین چاہتا اور نہ مین ایسا شخص ہون کہ آپ پر کسی کو پسند کرون آپ میرے ہاپ والد و چچا کے ہین۔ دونون نے کہا اے زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والون پر دوسرون کی پسند کرتا ہے زید نے جواب دیا ہان مین نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہے جسکی وجہ سے مین انپر کبھی کسی دوسرے کو نہ پسند کرون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لے گئے اور فرمایا اے حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہوگا اور مین اسکا وارث ہونگا جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا انکے دل خوش ہوگئے اور واپس چلے گئے معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا عبد الرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی

اسکا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بچند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جنھوں نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابوبکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے ابن اسحاق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم (مسلمان ہوئے) زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انھوں ہی نے مدینے میں جا کر فتح کی خوشخبری دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا اور انھی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور زید کی دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں انھی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے بعد شادی کی تھی ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک سے وکان امر اللہ مفعولا تک جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کر لی لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالی نے آیہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نازل فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالی نے آیہ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے (بھی) روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن اسحق نے اپنے والد سے انھوں نے براء بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان میں بھائی چارا کیا ہے۔ اور ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبد اللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپکو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر اپنے (مقام) شرمگاہ پر چھڑک لیا اور ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے بہی انکو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انھی کو اپنا جانشین کرتے اور جب آپ نے شام کیطرف لشکر روانہ کیا اسمیں زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب

(سردار لشکر ہوں) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ (سردار لشکر ہوں) زید غزوۂ موتہ سنہ ۸ھ میں شام میں شہید ہوئے اور ہم اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ اور جعفر کے بیان میں پوری طرح ذکر کر چکے ہیں لہذا اس جگہ بیان کر کے طول دینا نہیں چاہتے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا یہ دونوں میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور آپ نے زید کی شہادت کی گواہی دی اللہ تعالی نے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے ساتھیوں کا نام اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور انکے بیٹے اسامہ نچتہ گندمی رنگ کے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابو حسن انصاری۔ ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاؤں کے کلام میں سے کوئی کلام نہیں باقی رہا بجز لوگوں کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن زید بن زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی بیان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان میں لکھا ہے کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرا دیا ہے اور انکے والد (یعنی خارجہ) کے بیان میں باقی لکھا ہے اور باقی رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ وہی زید ہیں جنکا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات میں مذکور ہے اور یہی درست ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرنیکے بعد بات کرنے والے انکے والد خارجہ ہیں لیکن صحیح نہیں ہے کیونکہ مشہور ہے کہ احد میں یہ شہید ہو گئے تھے جسکو ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔ زید کے کلام کا واقعہ یوں ہے کہ غزوۂ موتہ سے پہلے انپر غشی طاری ہوئی لوگوں نے مردہ خیال کر کے انکا کپڑا انپر ڈالدیا پھر انکی جان لوٹ آئی اور انھوں نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بابت کچھ بیان کیا جو سننے والوں نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ زید بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ شخص کہ بدر میں شریک تھے وہ زید کے والد خارجہ ہیں اور یہی صحیح ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسی بن یونس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے موسی بن طلحہ کو بلایا جبکہ انھوں نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا اے ابو عیسی تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ کسطرح معلوم ہے

ابو عیسی نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہو آپ نے جواب دیا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابونعیم نے ابوطفیل سے انھون نے زید بن خارجہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے نجاشی کی (نماز جنازہ) کی حدیث کو یہان ذکر کیا ہو اور ابو عمر نے (اسی حدیث کو) بروایت یزید بن خارجہ بیان کیا ہو (معلوم ہوتا ہو کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھہ گیا ہو اصل مین یہ زید بن جاریہ ہین کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان مین لکھا ہو کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ہہنا واخرجہ ابونعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین ذکر کیا ہو اور ابو نعیم نے اسکو زید بن خارجہ کے بیان مین نقل کیا ہو واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین) نقل کیا ہو ابن مندہ نے اس حدیث کو دونون مقامون مین سے ایک جگہ بھی نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد جہنی ہین۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن اور بروایت بعض ابو زرعہ یا ابوطلحہ ہو۔ مدینہ مین رہتے تھے حدیبیہ مین شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہینہ کا علم انھین کے پاس تھا صحابہ مین سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خالد انصاری وغیرہما نے اور تابعین مین سے انکے دونون بیٹے خالد و ابوحرب اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور ابن مسیب اور ابوسلمہ اور عروہ وغیرہم نے انسے روایت حدیث کی ہو ہمین خطیب عبداللہ بن احمد ابن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی ذئب اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انھون نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انھون نے زید بن خالد جہنی اور ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ دو آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا انمین سے ایک نے کہا خدا آپکو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کرین دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور اسنے کہا ہان یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان مین کتاب اللہ سے فیصلہ کیجیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجیے آپ نے اسکو اجازت دی اسنے کہا یا رسول اللہ میرا لڑکا اسکے یہان مزدوری کرتا تھا اور اسنے اسکی بیوی سے زنا کر لیا مجھسے لوگون نے بیان کیا کہ تمھارے لڑکے پر رجم ہو گی مین نے اسکے فدیہ مین سو بکریان اور خادم دیے جب مین نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مین تمھارے درمیان مین کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کرونگا سو بکریان اور خادم تم پر واپس ہونگے اور تمھارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کیواسطے شہر بدر ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اسکو سنگسار کرو حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اسنے اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی اسکو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہو انھون نے مدینہ مین وفات پائی اور بعض لوگ مصر و کوفہ مین وفات ہونا بیان کرتے ہین انکی وفات

سنہ ۵۴ھ میں ہوئی (اسوقت) یہ پچاسی برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۵۰ ہجری میں وفات ہوئی اور یہ (اسوقت) ۸۰ سال کے تھے اور بعض لوگوں نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں انکا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۴۲ھ کو بتاتے ہیں اور (اسوقت) یہ ۸۰ برس کے تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خریم مجہول شخص ہیں۔ انکی سند حدیث میں اعتراض ہے سعید بن جبیر بن زید بن خریم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا (یعنی زید بن خریم) سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپنے فرمایا مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کیواسطے ایک دن و رات ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزامہ (حارث بن سعد او رخزامہ کے بیان میں انکا حال گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قرشی عدوی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور انکے والد ایک ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی انکی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ خنتمہ بنت ہاشم ابن مغیرہ (قبیلہ) مخزوم سے تھیں حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بڑے تھے۔ زید بدر اور خندق اور احد اور حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آنے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان میں بھائی بندی قائم کی تھی (چنانچہ) آپنے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونوں (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول سنہ ۱۲ ہجری خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب باد صبا چلتی ہے مجھے زید کی بو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انھوں نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہوں جسکے تم طالب ہو اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ میں مسلمانوں کا علم زید کے پاس تھا اسکو لئے ہوئے دشمنوں میں برابر گھستے چلے جارہے تھے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور علم گر گیا ابو حذیفہ کے غلام سالم نے اسکو اٹھا لیا اور جب مسلمان جنگ کا میدان پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہو کر ہم دونوں پر غالب آگئے زید نے کہنا شروع کیا کہ مردو یہی زر ہے اور پکار پکار کر کہنے لگے یا الہی میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ حاکم یمامہ جس چیز کو لایا ہے اس سے میں تیرے سامنے اپنی براءت کرتا ہوں اور علم لیکر آگے بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ شہید ہوگئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانوں نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہیں کہ (کہیں) ہم پر تمہاری طرف سے

کوئی آفت نہ آجائے سالم نے کہا کہ میں اہل قرآن میں سے بہت برا آدمی) ہونگا اگر تمپر کوئی آفت میری طرف سے آوے۔ زید بن خطاب ہی نے
رجال بن عنفوہ کو جسکا نام نہار تھا قتل کیا ہے نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پھر مرتد ہو کر مسیلمہ سے جاملا اور بنو حنیفہ
سے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت میں شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنو حنیفہ کیواسطے
بہت بڑا فتنہ ہوگیا۔ ابو مریم حنفی نے زید کو معرکہ یمامہ میں شہید کیا تھا مسلمان ہونیکے بعد اسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین
خدا نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے انکے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی خدا نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت
کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچا لیا) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابو مریم کے چچازاد
بھائی تھے ابو مریم کہتے ہیں نفس کا میلان اسیطرف زیادہ ہوتا ہے (اسوجہ سے کہ) اگر ابو مریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکو قاضی
نہ بناتے اور جب زید شہید ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا زید پر رحم کرے وہ دو نیکیوں میں مجھپر سبقت لیگئے یعنی اسلام بھی مجھسے
پیشتر لائے اور شہید بھی مجھسے پہلے ہوئے متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت (جو) مرثیہ (کہا تھا)
سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بھی شاعری کرتا ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی کے بارے میں ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تمنے اپنے
بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمہارے بھائی کی راہ میں مارا جاتا تو میں ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر
کسی نے میری تعزیت نہیں کی۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری
خزرجی بیاضی ہیں۔ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ میں بھیجا
تھا ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عاصم
بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل و قارہ کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے
بیان کیا کہ ہم لوگوں میں اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجیے تاکہ وہ ہم لوگوں کو دین سکھاویں اور قرآن پڑھاویں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور چند لوگوں کو روانہ کر دیا یہ چلے جا رہے تھے یہانتک
کہ جب مقام رجیع میں ایک ویران جگہ پر پہونچے قبیلہ ہذیل نے انپر حملہ کیا۔ آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن
امیہ نے مول لے لیا تاکہ انکو اپنے والد کے عوض میں شہید کر ڈالے اسلیے اسنے انکو اپنے غلام نسطاس (نامی) کے سپرد کر دیا کہ انکو مقام
تنعیم میں لیجا کر شہید کر دے اور گردن مار دے جب کفار نے انکے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑھائے گئے تو ابو سفیان نے پوچھا کہ اے زید
میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تمہاری جگہ پر ہوتے اور ہم انکی گردن مارتے اور تم

اپنے گھر مین ہوتے زید نے جواب دیا کہ بخدا مین نہین پسند کرتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت جس جگہ ہین انکو کوئی کانٹا بھی (گڑے جو) آپکو تکلیف دے اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھا ہون۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے کسی آدمی کو نہین دیکھا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد کو دوست رکھتے ہین کسیکو دوست رکھتا ہو انکی شہادت تیسری ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

دیلمی سہم بن مازن کے غلام ہین۔ سنان بن زید نے روایت کی ہے کہ میرے والد زید دیلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوئے اور دونون مسلمان ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (لشکر) پر جریر بن سہم تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اور بعض لوگون نے (صرف) ربیعہ بیان کیا ہے۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبد العزی سے ہین حنین کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن اسد ہین (انکے قتل کا واقعہ یون ہوا کہ) انکا جناح نامی گھوڑا جسپر یہ سوار تھے انکو لیے ہوئے بگڑ گیا اور یہ شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے۔ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم کہے اسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش۔ بنی امیہ کے حلیف ہین۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اسکو عروہ نے بیان کیا ہے ابن اسحاق کا بیان ہے کہ وہ زید بن قیس ہین اور زہری نے انکو زید بن قیش بتایا ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبد العزی ہین خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہین اہل فارس کے معرکہ مین شریک ہوئے اور جسر مدائن کے واقعہ مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ۱۵ھ ہجری مین شہید ہوئے انکے سردار ابو سعید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابو نعیم و ابو موسی کا کلام تھا جسکو دونون نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پوجسر کے

معرکہ مین زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوے اور ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ زید جسر ابی عبید کے معرکہ مین بمقام قادسیہ
شہید ہوے ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ان لوگون کا بیان کہ زید جسر مدائن مین سعد بن ابی وقاص
کے ہمراہ شہید ہوے اور انکے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہی کیونکہ یوم الجسر مسلمانون اور فارسیون کی مشہور رزم گاہون سے
ہی اور (اسدن) مسلمانون کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہان موجود ہی نہ تھے اور ان لوگون کا بیان کہ جسر مدائن
اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہین رکھتا اور نہ ان دونون مقامون کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہین بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہین
کیونکہ ابو عبید اسی مین شہید ہوے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی نہ کہنا چاہیے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ و مدائن تک
باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونون مقامون مین کوئی ایسا معرکہ ہوا جسکو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانون نے لے لیا تھا
اور اس درمیان مین کوئی ایسا معرکہ نہوا جسمین پل پر سے عبور کرکے جنگ ہوئی ہو اور مدائن شرقی جہان (کسری کے) ایوان تھے
وہان مسلمان اپنی سواریان تیرا کر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہان کوئی پل موجود نہ تھا جسپر ہو کر گذرتے واللہ اعلم اس نسب کو ابو عمر نے
بیان کیا ہو اور (اسمین) خزیمہ بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہو اور (خزیمہ کی جگہ) غزیمہ بیان کیا ہو۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعنہ یہود کے علما اور مالدارون مین سے تھے۔ انھون نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اکثر مشاہد مین حاضر ہوے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوے انتقال کیا عبداللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہو کہ انھون نے
کہا کہ میری نگاہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ (انور) پر پڑی تو مین نے نبوت کی تمام نشانیان پہچان لین صرف دو علامتون کی
آزمائش باقی رہگئی یعنی انکا حلم غضب پر سبقت لیجائیگا اور جسقدر انکے ساتھ جہالت کیجائیگی اسیقدر انکا حلم بڑھتا جائیگا اور مین برابر
آپکے ساتھ تلطف و نرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم و شدت کو آزماؤن پس ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت اونٹنی پر سوار
آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلان بستی والے مسلمان ہوگئے ہین اور انپر قحط اور سختی پڑی ہی اگر آپ انکی اعانت کیواسطے
کچھ بھیجنا مناسب سمجھیے تو ایسا کیجیے آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہین۔ مین آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فلان قبیلہ کے کھجور کی ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانئیے
(تو مین روپیہ دیدون) آپ نے فرمایا اے یہودی (اسطرح) نہین (بیچونگا) بلکہ معین کھجورون کو خاص زمانہ تک فروخت کرونگا اور فلان
قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کرونگا (زید کہتے ہین) مین نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور مین نے اسی دینار آپ کو
دیدیے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کردیے۔ زید کہتے ہین (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھا چکے میں آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کر کے پکڑ لیا اور درشتی سے
آپکی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم میرا حق نہ دوگے بخدا میں جانتا ہوں کہ اے بنو مطلب تم نے نادہند ہو زید کہتے
ہیں میں نے عمر کو دیکھا کہ انکی آنکھیں آپکے چہرہ پر گردش کر رہی تھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن کیا تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کلمات کو کہہ رہا ہے جنکو میں سنتا ہوں قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر میں حسیب کے
فوت ہونے سے ڈرتا ہوں نہ ہوتا تو میں تمہارا سر تلوار سے اُڑا دیتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکون و مسکراہٹ کے ساتھ
حضرت عمر کیطرف دیکھ رہے تھے پھر آپنے فرمایا اے عمر تمکو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تمکو زیبا تھا انکو نرمی سے تقاضے کر نیکا حکم دیتے
اور مجھے اچھی طرح ادا کرنیکا مشورہ دیتے اے عمر جاؤ اور انکا حق ادا کر دو اور اپنے دھمکانے کے عوض میں بیس صاع زیادہ دیدو زید کہتے
ہیں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) مجھے لیگئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور میں مسلمان ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکی کنیت ابو طلحہ تھی انصاری خزرجی نجاری
عقبی بدری نقیب ہیں انکی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی تھیں۔ انکے والدین زید مناۃ میں ملجاتے
ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں ہمیں ابو القاسم یعیش بن
صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نصر بن مساور نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے ثابت سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمہارا ایسا آدمی واپس کرنیکے لائق نہیں ہے لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان مجھکو
تمہارے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اسکے سوا میں تم سے (مہر میں) کچھ
نہ مانگونگی اسپر وہ مسلمان ہوگئے اور یہی انکا مہر ہوا ثابت کہتے ہیں میں نے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ بزرگ مہر نہیں سنا انھوں ہی
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابو عبیدہ
بن جراح اور انکے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابو طلحہ
کی آواز لشکر میں ایک جماعت سے بہتر ہے غزوہ احد میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیر اندازی کرتے تھے اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم انکی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے تے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ اوٹھا کر دیکھتے کہ انکا تیر کہاں پڑتا ہو (اسوقت) ابو طلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تاکہ آپ کے تیر نہ لگجائے اور کہتے یارسول اللہ اسطرح آپکو تیر نہ پہونچیگا (کیونکہ) میں سینہ سپر ہوں زید کے مرض موت میں زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہدینا کیونکہ وہ لوگ پاکدامن اور صابر ہیں ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بکر نے حمید سے انھوں نے ثابت سے انھوں نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کیے اور فرمایا پہلا محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہو اور دوسرے کے ذبح کیوقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اسکی طرف سے ہو بعض لوگوں نے انکی وفات سنہ ۳۴ یا ۳۳ یا ۳۲ لکھی ہے اور مدائنی کا بیان ہے کہ سنہ ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپکی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہو اسکو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہو اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور کتنوں میں انکا حال بیان ہوا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل اور بعض لوگوں نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہو انصاری تھے ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن فضل باطرقانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن شہدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہو کہ میں جس شخص کا دوست ہوں پس علی اوسکے دوست ہیں الہی جو شخص انکو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو انکو دشمن رکھے اُسکو تو دشمن رکھ راوی کہتا ہو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پہونچے لوگوں سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیوں نے بیان کیا انھیں میں یزید یا زید ابن شراحیل انصاری بھی تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیبہ انکی کنیت ابو شحم تھی قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے بعض لوگوں نے انکا نام بیان کیا ہو لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا اور عنقریب انکا ذکر باب الکنی میں آئیگا انشاء اللہ تعالی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری ہیں تھے۔ اور بعض لوگوں نے زید بن نعمان بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن مخلد

عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہے انکی کنیت ابو عیاش تھی اور انکے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہیں جنکا ذکر باب الکنی میں پوری طرح ہوگا انشاء اللہ
ابی ابو عمر نے کہا ہے کہ تمام اقوال میں زید بن صامت سب سے درست ہے انکا شمار اہل حجاز میں ہے صحابہ میں سے انس بن مالک نے اور تابعین میں سے
صالح سمان اور مجاہد نے انسے روایت کی ہے لیکن ان دونوں (یعنی ابو صالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہیں کیونکہ انکی وفات پہلے ہوگئی تھی انکا
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاری عبدی اہل حجاز میں معدود تھے انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انھوں نے
جعفر بن زید بن صحاری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمیں نبیذ بنا تا ہون
اسکے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر میں نہ پیو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہیں جسپر قیر ملا گیا ہو قرع کدو اور کاسہ کو کہتے
ہیں اور جر سبو کو اور نقیر کٹھلی کو جسمیں نبیذ وغیرہ بنایا جائے کہتے ہیں ان برتنوں میں پینے کی اس وجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی میں مستعمل ہوتے تھے
لوگ دیکھکر پھر شراب کا شوق چرائیگا اور پھر شوالہ ہو جائیگا اسلیے ان برتنوں کے استعمال ہی کی ممانعت کردی گئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے
لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان بن حجر بن حارث بن حجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عاس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی
بن عبدالقیس یعنی عبدی تھے انکی کنیت ابو سلمان یا ابو سلیمان یا ابو عائشہ تھی صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہوئے کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے ناموں میں زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہے
کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور آپکے صحابی ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ اسیطرح بیان کرتے ہیں لیکن ہم انکے صحابی ہونے سے واقف نہیں
ان بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے اور بڑے فاضل دیندار مخیر اور سردار قوم تھے یہی حال انکے بھائیوں کا تھا جنگ جمل میں قبیلہ
عبدالقیس کا علم انھی کے پاس تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچند وجوہ مروی ہے کہ آپ سفر میں تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکالیا اور کہنے لگے زید وما زید
جندب وما جندب یعنی زید اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے لوگوں نے آپ سے اسکا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہیں
ان میں سے ایک کا ہاتھ جنت میں تمام بدن سے پہلے جائیگا پھر اسکا باقی بدن جائیگا اور دوسرا ایک ایسی تلوار ماریگا جس سے حق و باطل جدا ہو جائیگا
زید کا ہاتھ تو جنگ جلولا یا قادسیہ میں فارسیون کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے
سامنے جادوگر کو مار ڈالا جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی انھوں نے کہا کہ زید بن صوحان
جنگ جمل سے اٹھا لائے ابھی انمیں کچھ دم تھا انکے ساتھیوں نے انسے کہا اے ابو سلمان تمکو جنت مبارک ہو انھوں نے کہا تمکو یہ کیونکر معلوم

ہوا ہم لوگوں سے انکے دیار میں لڑے اور انکے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہمنے ظلم کیا تھا صبر بھی کرتے عثمان سید سے راستے پر گزر گئے اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی انھوں نے کہا مجھے خبر ہوئی ہو کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں خالد کا کلام سنا اور انکو پکارا خالد نے جواب دیا ہاں حضرت عائشہ نے قسم دیکر پوچھا اگر میں تم سے کچھ دریافت کروں صاف صاف مجھسے بیان کردوگے خالد نے جواب دیا ہاں اور مجھکو کون چیز روک سکتی ہو ام المومنین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے حضرت عائشہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہوگئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (یعنی) خدا ہی کیواسطے ہیں اور اسی کیطرف لوٹنے والے ہیں ہمارا خون زید و صحابہ زید پر ہو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں حضرت عائشہ نے انکے حق میں کلمات خیر کہے میں نے کہا بخدا اللہ تعالی ان دونوں کو جنت میں کبھی نہ جمع کریگا انھوں نے کہا خاموش رہو کیونکہ خدا کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں روایت کی انکی روایت صرف حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے ہو اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہو تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھے ابو موسی اور ابن کلبی نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو اور ابو عمر نے (انکا نسب یوں) بیان کیا ہو کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بسا اوقات علم نسب نہ جاننے والوں کو یہ گمان ہوجاتا ہو کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی ہیں ابو عمر نے کہا ہو کہ زید عقبہ اور بدر میں شریک تھے پھر غزوہ احد میں اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونوں لڑکوں حبیب اور عبداللہ کے ہمراہ شریک تھے ابو عمر کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انکی کنیت ابوحسن ہو پس اگر انکی کنیت ابوحسن ہو تو انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہو اور (اسوقت) ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثقفی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تھا عمرو بن اسمعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انھوں نے زید بن عامر سے انھوں نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمی داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو انھوں نے بیت عینون اور مسجد ابراہیم عنایت کردی پھر آپنے فرمایا ای زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو میں نے اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپنے میرے واسطے دعا کردی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش مزنی صحابی ہیں صاحب روایت ہیں حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

کہ قیس ابن عاصم آئے ہیں نے آپکو کہتے سنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہیں۔ ابن ماکولا نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہیں حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپنے اسکی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ ضبو طیاں ہیں تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے انکی حدیث کو فراس نے شعبی سے انھوں نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے ابن مندہ نے انکا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے اور ابو نعیم نے اپنی سند کو پہلے زید کے تذکرے میں بیان کیا ہے جنسے حسن روایت کرتے ہیں اور کہا ہے کہ یہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے۔ عبداللہ بن زید کے والد ہیں انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے یحیی بن قطان عبداللہ بن عمر سے انھوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے والد زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہے اور نہ میرے پاس اور نہ انکے پاس کوئی اور مال نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہارے والدین پر واپس کر دیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں زید بن ثعلبہ کے بیان میں یہ حدیث گذر چکی ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہیں بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسکو یہاں بیان کیا ہے اور یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے لیکن) یہ صحیح نہیں ہے یا تو لکھنے والوں سے غلطی ہو گئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہے کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ میں نے چند مسموعہ نسخوں میں اسیطرح دیکھا ہے اور ابو موسی پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکو ابن مندہ پر استدراک کیواسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے اگرچہ درست نہیں ہے اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو تین عنوان قرار دیے ہیں اور انھیں سے ایک میں لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر ہو چکا ہے۔ اور ابو نعیم نے ان دونوں عنوانوں کو جنکو ابن مندہ نے ایک بتایا ہے ایک ہی بیان میں ذکر کیا ہے اور اس عنوان کو ذکر ہی نہیں کیا۔ اور ابو عمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہے جسمیں تعویذ کا ذکر ہے اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہیں ذکر کیا اور یہی درست ہے واللہ اعلم

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے تھے احمد بن عمر بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انھوں نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن زید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زید سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم عرفہ کی شام کو کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اللہ نے تمپر آج کے دن احسان کیا اور تمھارے نیکوکاروں کو بدکاروں کیوجہ سے بخش دیا اور تم میں سے نیکوکاروں کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمھارے درمیان (برائیاں) تھیں انکو معاف کر دیا۔ خدا کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے اسکو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند میں عن جدہ نہیں ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انھوں نے ثور بن یزید سے انھوں نے عبد اللہ بن زید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمانی برکتوں کو اسکے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتوں کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اسکو احمد بن یونس نے شہاب سے انھوں نے طلحہ سے انھوں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید سے انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور عتاب بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انھوں نے عبد اللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عبید بن علی بن لوذان۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ میرے خیال میں یہ برادر رافع بن معلی انصاری کے بیٹے ہیں۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عجلان ہے۔ ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن بن زید کو عبد اللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے سنا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابو الحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کر کے انکو افراد میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو حارث بن عمرو انصاری کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قرشی عدوی سعید بن زید کے والد ہیں جو عشرۂ مبشرہ میں تھے اور عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی ہیں نفیل میں انکا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے زید کے بارے میں دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن اٹھینگے

بیٹھا ہیں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا دین تلاش کرتے تھے اور خدا کی وحدانیت کے قائل تھے اور
کہتے تھے کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے اور قریش کے بیٹوں کی برائیاں ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے
اور اسکے واسطے آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے گھاس اگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اسکو ذبح کرتے ہو یہ انکا کہنا صرف بغرض اس فعل کے انکار اور
اسکے بزرگ جاننے کیوجہ سے تھا یہ بتوں کی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے مقام بلدح میں ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی نازل ہونے
سے پیشتر ملے تھے اور زندہ در گور کرنے کی رسم کے مخالف تھے ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن محمد
بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونوں
کہتے تھے ہمیں ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا یزید
بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے املاءً خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی ح ابو زکریا نے کہا اور ہمکو عبداللہ بن مغیرہ بنی ہاشم کے غلام نے اسحاق بن ابی اسرائیل سے روایت کرکے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابو سلمہ اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انھوں نے
اسامہ بن زید سے انھوں نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے ایک
گرم دن میں آپکے پیچھے سوار تھا ہمسے زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے زید کیا وجہ کہ تمھاری
قوم تمکو دشمن رکھتی ہے انھوں نے کہا کہ اے محمد یہ دشمنی میرے کسی قصور کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ میں اس دین یعنی دین حق کی تلاش کیواسطے نکلا ہوں
یہانتک کہ علماء خیبر کے پاس پہونچا میں نے انکو خدا کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا میں نے کہا یہ دین وہ نہیں ہے جسکو میں چاہتا ہوں
پھر میرے وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈھتے ہو جسکا پابند میں بجز جیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہیں جانتا
ہوں انھوں نے کہا کہ میں انکے پاس جانیکی غرض سے چلا جب انھوں نے مجھکو دیکھا پوچھا تم کن لوگوں سے ہو میں نے کہا کہ میں بیت اللہ کے
لوگوں سے ہوں جہاں کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالوں کو صاف کرتے ہیں) کے درخت ہوتے ہیں اس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش
کرتے ہو وہ تمھارے شہر میں ظاہر ہوئی ہے یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہے جسکے ستارے نکل آئے ہیں اور جنکو تم نے دیکھا ہے وہ سب گمراہی میں
ہیں زید نے کہا میں نے کچھ بھی نہیں محسوس کیا ہے زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہو گئی اور (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وحی نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہونگے ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے
انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے اسماء بنت ابی بکر سے
روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم
میرے سوا دین ابراہیم پر تم میں سے کوئی نہیں ہے اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ اگر میں تیرا پسندیدہ طریقہ عبادت جانتا تو میں اسطرح تیری عبادت کرتا

لیکن افسوس ہے اس سے واقف ہی نہیں ہوں پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زید کے گھر والوں نے بیان کیا کہ جب وہ خانۂ کعبہ میں داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدا ورقا میں تجھ سے ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہو اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل و خوار ہی جب تو مجھکو تکلیف دیگا میں برداشت کرونگا نیکی ہی کو میں چاہتا ہوں نہ خوش حالی کو اور نہیں ہی بیہودہ بکنے والا خوش ہیان کی طرح نہیں ہو سکتا۔

ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہانتک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا میں جاکر فروکش ہوئے جو کہ مکہ کے مقابل ہے اور خطاب نے مکہ کے نوجوانوں اور جاہلوں کو لگا دیا تھا کہ انکو مکہ میں نہ آنے دیں زید مکہ میں علانیہ نہیں داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگوں کو خبر ہوتی تو خطاب سے جاکر کہدیتے تھے اور انکو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہیں لوگوں کا دین نہ بگاڑ دیں اور کوئی ان سے الگ ہوکر انکا پیرو نہ بن جائے خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے انکے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہیں سے زید بن عمرو پیدا ہوئے زمانۂ بعثت کے قبل زید کی وفات ہوگئی ورقہ بن نوفل نے انکا مرثیہ کہا ہو ؎

رشدت وانعمت ابن عمرو وانما تجنبت تنورا من النار حامیا
بدینک ربا لیس رب کمثلہ وترکک اوثان الطواغی کما ہی
وقد یدرک الانسان رحمۃ ربہ ولو کان تحت الارض ستین وادیا

زید کہا کرتے تھے کہ اے قریش کے گروہ تم اپنے کو ربا سے بچاؤ کیونکہ محتاجی پیدا کرتا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر۔ انھوں نے علا ابن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھکر دیا تھا گواہی کی تھی غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کرکے انکا ذکر لکھا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر عبدی صحابی ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر کندی ہیں۔ انکی بیٹی نے ان سے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انھوں نے (اس اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے انپر چھاپہ مارا پس اگر میں بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کروں تو مجھپر کچھ گناہ تو نہیں ہی آپنے فرمایا ای زید وہ باتیں گئیں اور اسلام ظاہر ہوگیا اور خدا نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا اور مسلمان مسلمان (سب) بھائی بھائی ہیں۔ مضر اور ربیعہ و یمن برابر ہیں اور عرب کے آزاد اور غلام (سب اسلام میں) بھائی ہیں اسکو تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

۵ ترجمہ اے ابن عمرو تمنے راہ ہدایت پائی ہو اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے اسلیے کہ تمنے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جسکے مثل کوئی دوسرا نہیں ہو اور تم

ابن قیس - بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے - یہ محمد بن اسحاق کا کلام ہے۔ عروہ بن زبیر نے شہداء یمامہ میں ذکر کیا ہے کہ زید بن قیس بنی امیہ کے حلیف تھے اسیطرح عروہ نے اسکو اول میں ایک راوی کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے انکا بیان پیچھے ہو چکا ہے اسکو ابو موسی نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

کعابہ کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب سلمی بہزی ہیں۔ صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔ بغوی نے انکا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا۔ یزید بن ہارون نے یحیی بن سعید سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عیسی بن طلحہ سے انھوں نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انھوں نے بہزی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قصد سے چلے یہانتک کہ جب وادی روحاء میں پہونچے لوگوں نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہر رہنے دو یہانتک کہ اسکا مالک آ جائے جب اسکا مالک بہزی آیا اسنے کہا اس گدھے کی بابت آپکو اختیار ہے آپ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ اسکو ساتھیوں پر تقسیم کر دو اسکو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحیی سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہیں ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انھوں نے عیسی سے انھوں نے عمیر سے اسکو روایت کیا اور بہزی کا ذکر اسناد میں نہیں کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ انکا ذکر ارقم کے بیان میں ہے۔ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ و بعض لوگوں نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو انکے سفید داغ دیکھے۔ ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان میں اسکو پوری طرح سے بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے۔ عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید (شریک عقبہ) تھے۔ ابو موسی اور ابو نعیم نے انکا بیان لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونوں میں فرق کیا ہے

اور ممکن ہو کہ دونون بھائی ہون واللہ اعلم۔ اور صحیح یہ ہو کہ وہ زیاد ہو (کیونکہ) اہل سیر مین سے کسی نے شرکاء عقبہ مین زید بن لبید کو نہین بیان کیا بجز عروہ کی روایت مین اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہو اور ابو نعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو انمین سے ایک مین بیان کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے حضرموت پر عامل مقرر تھے (لیکن) یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہو اسوجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب مین آخری بیان ہو اسکے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہو (لہذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہین ہو سکتا) پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہو واللہ اعلم۔

زید

ابن لصیت۔ خاندان قینقاع کا ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مجھسے عاصم بن قتادہ نے بیان کیا انھون نے کہا کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہانتک کہ جب تبوک کے راستہ مین تھے آپکی اونٹنی کھو گئی آپکے صحابہ اسکو ڈھونڈھنے چلے اور آپکے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوے تھے اور عمارہ کے ساتھ مین زید لصیت منافق تھا اسنے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہین کہتے اور آسمان کی باتین نہین بتاتے ہین حالانکہ وہ یہ بھی نہین جانتے کہ انکی اونٹنی کہان ہو (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذرا سی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتین جانتا ہو اسکے واسطے ایسی ایسی باتین جان لینا کون مشکل ہو) ادھر یہ منافق اس قسم کی باتین کہ رہا تھا ادھر فوراً آپکو خبر ہو گئی اور آپنے فرمایا (آپکے پاس اسوقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہو کہ یہ محمد تمکو اپنا نبی ہونا بتاتے ہین اور آسمانی باتونکی خبر دیتے ہین حالانکہ انکو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہین کہ کہان ہو بخدا مین (کسی چیز کو) بے خدا کے بتائے نہین جان سکتا اور اسنے مجھکو بتا دیا ہو کہ وہ ایک وادی مین ہو اسکی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہو لوگ گئے اور (وہان سے) اونٹنی آپکے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کیطرف آئے اور لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی عمارہ کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمہارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ مین مصیبت ہو اور مجھے معلوم ہی نہین اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ ہو۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہین نہین منافق ہی مرا۔ ابن ہشام نے کہا ہو کہ بعض لوگ (لصیت کو) نصیب پڑھتے ہین۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

مالک کے بیٹے ہین۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابو عیسی احمد نے ۵۰۱ھ مین خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عبدالجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن عبدالرحمن اور ابو الفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابو موسی عیسی بن ابراہیم قابرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین مسجد کے ارادے سے نکلا کہ زید بن مالک مل گئے انھون نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر رکھکر مجھپر تکیہ لگا لیا اور مین

میم کے کسرہ اور ی کے سکون کے ساتھ ہو اور دارقطنی نے مزین میم کو ضمہ اور زامی کو فتحہ اور ی کو سکون لکھا ہو اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہی

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہین - انکا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث مین مذکور ہو جسکو عبدہ بن خالد نے اپنے والد سے انھون نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انھون نے عباد بن زید سے انھون نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور انکے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نمیرہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو یونہی بیان کیا ہو -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار - غزوۂ احد مین شریک ہوئے تھے ام سلیم کے بھائی ہین یہ عدوی کا کلام تھا اشیری نے اسکو ذکر کیا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن مہلہل بن زید بن منہب بن عبد رضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نائل بن نبہان - انکا نام سعدان ہو جو عمرو بن غوث کے بیٹے ہین - طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مؤلفۃ القلوب مین معدود تھے پھر مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام خیر سے رہا ۹ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد طے مین آئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام زید خیر رکھا تھا اور آپنے فرمایا تھا کہ مجھسے کسی آدمی کی جاہلیت مین عفت نہین بیان کیگئی مگر یہ کہ وہ اسلام مین اس سے کم ثابت ہوا اور بخاری و آپنی انکو کچھ زمینین جاگیر دی تھی انکی کنیت ابو مکنف تھی انکی دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونون مسلمان اور صحابی ہونے تک پہونچے اور قتال مرتدین مین خالد بن ولید کے ہمراہ شریک تھے - حمش نے ابو وائل سے انھون نے عبد اللہ سے روایت کی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نو دن کی مسافت سے آپکے پاس آیا ہون مین نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتون کو بیدار رہا اور دنون کو پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتین پوچھنے کی غرض سے آپنے فرمایا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے جواب دیا زید خیل آپنے فرمایا نہین بلکہ زید خیر (اسکے بعد فرمایا) کہ پوچھو انھون نے کہا کہ مین آپسے پوچھتا ہون کہ خدا جسکو چاہتا ہی اسکی کیا علامت ہو اور جسکو نہین چاہتا اسکی کیا نشانی ہو آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہو انھون نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہو کہ مین خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر کرتا ہو اسکو دوست رکھتا ہون اور اگر مین عمل خیر کرتا ہون تو اسکے ثواب کا امیدوار رہتا ہون اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھسے رہجاتی ہو تو اسپر غمگین ہوتا ہون آپنے فرمایا یہی علامت ہو اس شخص کی جسکو خدا چاہتا ہو اور جسکو نہین چاہتا ہو اور اگر خدا انکو نامرادون مین کرتا تو تمکو اسکے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی مین تم ہلاک ہو گئے - زید خیل عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے - انکے اور کعب بن زہیر کے درمیان مین ہجوگوئی کا

سلسلہ جاری تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ کعب نے انکو اپنا گھوڑا لے لینے کا اہتمام لگایا تھا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹتے تو راستہ مین بخار آنے لگا اور گھر پہونچکر وفات کر گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین انتقال کیا انھون نے جاہلیت مین عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور انکی پیشانی کے بال تراش لیے تھے پھر انکو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہین۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک ہوے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی ہین۔ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مسلمان ہوے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے تھے کہ راستہ مین آپکی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابو سلیمان انکی کنیت تھی انکا شمار کبار تابعین مین ہو کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیون مین تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن ابی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن کہیل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی کے اُس لشکر مین تھے جو خوارج کیطرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہو کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلیگا کہ وہ قرآن کو اسطرح پڑھیگا کہ تمھارا قرآن انکے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمھاری نماز انکی نماز کے آگے کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے خود انکا ذکر کیا ہو لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یسار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مدینہ مین رہتے تھے انکی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ کہے اُسکے گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولا کے بیان مین گذر چکا ہو اسکو ابو احمد عسکری نے اسیطرح بیان کیا ہو۔ اور زید بن بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہین ہمنے اسکو اس وجہ سے بیان کر دیا ہو تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ دونون الگ الگ ہین۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن یساف بن عزیہ بن عطیہ بن خنسا بن سنان بدر احد میں شریک ہوئے تھے انکی اولاد ثمود میں نسبت عمرو بن زید تھیں انکو اشیری نے عدوی کی روایت سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) زبید (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت کندی تھے۔ واقدی نے انکو ان لوگوں کے بیان میں ذکر کیا ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے واقدی نے بیان کیا ہی کہ انکا شمار بنی جمح میں تھا پھر عباس بن عبدالمطلب سے مل گئے انھوں نے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہی انکو اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے بیان کیا ہو الحمد للہ رب العالمین۔

(حرف سین)

(باب سین مع الف)

(سیدنا) سابط (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حمیصہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ یہ وصفوان بن امیہ بن خلف بن وہب و وہب میں جاکر ملجاتے ہیں سابط ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ سابط کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ یحیی بن معین کہتے تھے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط (یعنی عبدالرحمن ثابت کے پوتے) ہیں لیکن یحیی کے بیان میں اضطراب ہے۔

(سیدنا) سابق (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہی جسکے راوی کوفی ہیں ہیں شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہو اور اسکو عبدالرحمن بن مہدی نے شعبہ سے انھوں نے ابوعقیل سے انھوں نے ابوسلام سے روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں پس میں انکے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا کہیگا خدا اسکو قیامت کے دن راضی کریگا اور اس حدیث کے اسناد میں مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہی اور اسکو عبدالعزیز بن ابان نے مسعر سے انھوں نے ابوعقیل سے انھوں نے ابوسلام سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سابق سے روایت کرکے باب الدعا میں نقل کیا ہو لوگوں نے کہا ہو کہ یہ وہم ہو اور مسعر کے ساتھیوں کی روایت ابوعقیل سالم بن بلال قاضی واسطی سے انکی روایت سابق بن ناجیہ سے اور انکی روایت ابوسلام سے درست ہو میں عبداللہ ب

بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبد اللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابو عقیل قاضی واسط سے انھوں نے سابق بن ناجیہ سے انھوں نے ابو سلام سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ حمص کی مسجد میں ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ میں اٹھکر انکے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ مسلمان صبح و شام تین تبہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا آخر حدیث تک جیسا کہ اوپر گذر چکا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ سابق کا صحابہ میں ہونا صحیح نہیں ہے

(سیدنا) ساریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپنے انکو علم دیکر بنی مرہ کیطرف بھیجا تھا انھوں نے انکے سامنے اسلام پیش کیا انھوں نے اسکے قبول کرنے میں دیر کی ساریہ نے انپر تلوار چھوڑ دی اور جب انھوں نے زیادہ قتل کیا تو سب مسلمان ہوگئے اور جو ان کے گردو نواح میں قبیلہ قیس کے لوگ تھے وہ اسلام کے حلقہ بگوش ہوگئے اور ساریہ ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو موسی نے ولید بن ظلم کے بیان میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) ساریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنیم بن عمرو بن عبد اللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن دئل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ بہت سخت دوڑنے والے تھے انھی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ میں چلے جاؤ کہکر آواز دی تھی ہمیں احمد بن عثمان بن علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے اپنے گھر میں بمقام اصبہان خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر صائغ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن محمد مروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرات ابن سائب نے میمون بن مہران سے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایکبار اثنائے خطبہ میں یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی اے ساریہ پہاڑ میں پناہ لو جو شخص بھیڑیے کی رعایت کرتا ہے ظلم کرتا ہے) کہہ اُٹھے اسپر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ یہ اس کہنے کیوجہ سے آگے کہ بیچ جائینگے یعنی یہ کلام مجنون کا ایسا ہے اور مجنون خلافت کے لائق نہیں اسلیئے انکو خلافت سے دست بردار کردینا چاہیے) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمکو خطبہ میں کیا ہوگیا تھا انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے حضرت علی نے جواب دیا وہ تمھارا قول یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا یہ میری زبان سے نکلا تھا حضرت علی نے جواب دیا ہاں حضرت عمر نے کہا کہ میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ کافروں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا ہے اور انکے قریب ہوکے نکلے جاتے ہیں اور مسلمان

ایک پہاڑ کے پاس سے گذر رہے ہیں اور اگر وہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو (پھر) جو ملے اسکو مار ڈالیں اور کامیاب ہوں اور اگر اس پہاڑ سے ہٹ جائیں تو ہلاک ہوں اسپر میری زبان سے وہ کلمات نکلے جنکا سننا تم بیان کرتے ہو راوی کہتا ہو کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لیکر آدمی آیا اور اسنے بیان کیا کہ اسنے اسی دن اور اسیوقت پہاڑ سے گذرتے وقت یا ساریۃ الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کیطرف چلے گئے اور خدا نے ہمکو کامیاب کیا ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن محیصہ بشیر بن یسار نے انسے روایت کی ہو انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہو اور انکی حدیث کسب حجام کے بارے میں ہو ابن اسحاق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جسکو ابو طیبہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اسکی کمائی اپنے پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہے اور ابو نعیم نے ساعدہ بن محیصہ کا ذکر بغیر کسی نسب کے ساتھ بیان کیا ہو اور دونوں نے بیان کیا ہو کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں بیان کی ہے

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ہذلی۔ عبداللہ کے والد ہیں۔ انکے بیٹے عبداللہ نے انسے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دو سو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنے کیواسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہو کہ نبی احمد نامی کیوجہ سے جنون کا مکر جاتا رہا اور ہمپر شہاب کی مار پڑی ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کیطرف پھیر دیا راستے میں ایک آدمی ملا جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کی مجھکو خبر دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہو۔

(سیدنا) ساعدہ یا ساعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوات مازنی۔ اسمر کے والد ہیں۔ یہ اور انکے بیٹے اسمر دونوں صحابی تھے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو میدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم انکا ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سالف (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہو کہ جب ثقیف کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انھوں نے خواہش کی کہ انکو انھی کے دیرہ پر [illegible] دیا جائے آپ نے فرمایا کہ خدا اس [illegible] انکا [illegible] کرتا ہو پھر [illegible]

انکے اسلام کا ذکر کیا ہی جب ثقیف کا وفد مسلمان ہوگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احلاف میں سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے پر مقرر کیا کلبی نے انکے ذکر کے بعد کہا ہو کہ یہ طائف کے والی ہوئے تھے اور انہی کی نجاشی نے مدح کی تھی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابو حذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے سالم بن معقل بیان کیا ہو انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ یہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہین سالم اصطخر ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی مین بہت بڑے فاضل تھے اور انکا شمار مہاجرین مین ہو اسوجہ سے کہ ابو حذیفہ کی بیوی ثبیتہ انصاریہ نے جب انکو آزاد کردیا تو ابو حذیفہ نے انکو متبنی کرلیا تھا اسی وجہ سے انکا شمار مہاجرین مین ہوا اور ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنیکی وجہ سے انصار بنی عبید مین (بھی) انکا شمار ہوا اور قریش مین (بھی) یہ محسوب ہین جسکی وجہ گذر چکی (کہ ابو حذیفہ نے انکو اپنا متبنی کیا تھا) اور عجمیون مین بھی معدود ہین کیونکہ انہی مین سے تھے اور یہ زمرۂ قرا مین سے تھے اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قرآن کو چار شخصون سے حاصل کرو اور انہی چار مین انکو بھی بیان کیا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ مین ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز پڑہاتے تھے جنمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے ہمین یحیی بن سعد بن یحیی بن لوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن سعید اللہ بیان کرتے سنا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے مین دیر ہوئی آپنے پوچھا کہ تمھارے دیر کرنے کا کیا سبب ہوا انھون نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑہ رہا ہو اور اسکی خوبی قرأت کو بیان کیا آپنے چادر لے لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابو حذیفہ کے غلام تھے آپنے فرمایا خدا کا شکر ہو جسنے تم ایسے کو میری امت مین کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر انکی تعریف کرتے رہتے یہانتک کہ وفات کے قریب جب خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو مین اسکو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ حضرت عمر انکی رائے سے خلیفہ مقرر کردیتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور معاذ بن ماعص کے درمیان مین مواخات قائم کی تھی اور ابو حذیفہ نے بھی انکو اپنا متبنی کرلیا تھا جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنی کیا تھا اور ابو حذیفہ انکو بالکل اپنا بیٹا ہی خیال کرتے تھے اور اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے انکی شادی کردی تھی فاطمہ ان عورتون مین سے تھین جنھون نے ہجرت کی تھی اور قریش کی لونڈیون مین سب سے اول تھین جب اللہ تعالی نے آیۂ ادعوہم لآبائہم نازل ہوئی تو سبھون نے جن غلامون کو متبنی کیا تھا انکو انکے باپ کیطرف واپس کردیا اور جن کے باپون کا پتہ نہ چلا تو انکے آقاؤن کو واپس کردیا پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور وہ بات بیان کی جسکی خبر ہمکو ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبد الوہاب ثقفی سے انھون نے ایوب سے انھون نے ابن ابی ملیکہ سے انھون نے قاسم بن محمد

بن ابی بکر سے انھون نے (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے بیان کیا کہ سالم ابو حذیفہ کے غلام ابو حذیفہ اور انکے گھر والون کے ساتھ انکے گھر مین رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہوگیا ہی اور ہمارے پاس آتا رہتا ہی اور میرا خیال ہی کہ ابو حذیفہ کے دل مین اسکے بارے مین (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم انکو دودھ پلادو تم انپر حرام ہوجاؤگی اور ابو حذیفہ کے دل مین جو خیال ہی وہ جاتا رہیگا سہلہ نے ابو حذیفہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے انکو دودھ پلایا ہی اس سے ابو حذیفہ کے دل مین جو بات تھی وہ جاتی رہی (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسکو مانا ہی اور دوسری ازواج مطہرات نے (اسکے قبول کرنے سے) انکار کیا ہی۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ ہمکو یحیی بن اسعد بن نفیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن موسی آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان نے ابن مبارک سے انھون نے ابراہیم بن حنظلہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ مین لوگون نے ابو حذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگون نے کہا کہ ہمکو تم سے کچھ اندیشہ ہی اسلیئے ہم کسی دوسرے کو علم دینگے سالم نے کہا کہ (اگر مجھسے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو) تو مین اسوقت قرآن کے حاملون مین بہت برا ہونگا۔ سالم کا داہنا ہاتھ (لڑتے لڑتے) کٹ گیا تب انھون نے علم بائین ہاتھ مین لے لیا (جب بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن مین دبالیا اور کہا وما محمد الا رسول و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (یعنی محمد تو رسول ہی ہین اور کتنے نبی ہین جنکے ساتھ ہوکر بہت اللہ والے لڑتے) جب سالم گرگئے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ ابو حذیفہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا وہ شہید ہوگئے (پھر) ایک آدمی کا نام لیکر پوچھا وہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا کہ وہ بھی شہید ہوگئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونون کے بیچ مین لٹاؤ جب یہ شہید ہوگئے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنھون نے انکو آزاد کیا تھا بھیجی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ اسکو سائبہ نے آزاد کیا تھا تبھی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ انکو سائبہ نے آزاد کیا تھا (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو بیت المال مین داخل کردیا ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے انسے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بیٹا بتایا ہی حالانکہ وہ بالکل غلط ہی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کردیا یا یہ کہ ثبیتہ کے نسب مین جنھون نے انکو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا ہوا اسکو سالم کا نسب خیال کرلیا کیونکہ ثبیتہ یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے سلیمان بن عبدالعزیز بن عتبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انکے والد سالم بن حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے (اسوقت یہ کمسن قریب بلوغ تھے اور انکے گیسو تھے) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طہارت سے بچے ہوے پانی سے طہارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آپکو دعاء خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ہین نے ابن مندہ اور ابو نعیم کے کتاب ہین (بجائے حشر کے) جنبش دیکھا ہو اور امیر ابو نصر نے حشر حاء مہملہ مفتوحہ اور شین معجمہ سے قلمبند کیا ہو اور کہا ہو کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبد اللہ بن حشر عدوی صحابی ہین انھون نے ایک حدیث روایت کی ہو اسکو عبد الغنی بن سعید نے بیان کیا ہو اور ابو احمد عسکری کا قول ہو کہ سالم عدی رباب سے تھے ۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سالم سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بالون کو چار چوٹیان کرکے باندھتی تھین اور جب غسل کرتین سب بالون کو بیچ سر پر جمع کر لیتین اسکو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہو اور سالم کو سلمی سے بدل دیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سالم۔ انکی کنیت ابو شداد تھی عبسی حمصی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے تھے اور حمص مین سکونت پذیر ہوئے اور وہین وفات پائی معن بن عیسی نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو شداد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو سالم۔ انکی کنیت ابو ہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو ہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مین نے خون کو پی لیا آپنے فرمایا اے سالم تمپر افسوس ہو کیا تمہین نہین معلوم کہ خون حرام ہو (اب) پھر ایسا نہ کرنا (انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اشجعی اہل صفہ مین سے تھے۔ کوفہ مین رہتے تھے ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ نے ان سے روایت کی ہو ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے نبیط سے انھون نے اپنے والد نبیط بن شریط اشجعی سے انھون نے سالم بن عبید سے جو صحاب صفہ مین سے تھے روایت کی ہو کہ انھون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہو گئے اور کہا بخدا مین جس شخص کو یہ کہتے سنونگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا سالم نے بیان کیا کہ لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ مین انکے پاس گیا اور انکو پاکر رونے لگا انھون نے پوچھا کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص آپکی وفات کا نام لیگا مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپکی نعش [illegible]

اگر تجھے پھر پڑہا انک میت وانہم میتون - بیشک آپ بھی مرنے والے ہین اور وہ لوگ (کفار) بھی مرینگے لوگون نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی انھون نے جواب دیا ہان - اس سے سب لوگون کو یقین ہوگیا - ہمین عبدالوہاب بن علی بن صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سالم بن عبید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جب تم مین سے کسی کو چھینک آوے تو چاہیئے کہ الحمد للہ کہے اور جو شخص اسکے پاس بیٹھا ہو اسکو یرحمک اللہ کہنا چاہیئے اور اسکے جواب مین چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض راویون نے ہلال اور سالم کے درمیان مین ایک آدمی اور مذکور ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

خاندان عدی سے ہین - ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہین - سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے یہ (اسوقت) جوان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعا خیر دی تھی سالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو عدی قریش سے نہین خیال کرتا ہون - مین کہتا ہون کہ یہ سالم عدوی وہی سالم بن حرملہ ہین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے جو عدی بن عبد مناہ بن اد سے تھے اور یہی عدی رباب ہین - اور ابو علی بن سکن نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبس بن عدی بن مالک بن تیم بن دول بن جسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہین - ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دارقطنی نے خنبس کی جگہ پر حشر بیان کیا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عمری ہین - مجمع جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تھی اسکے جواب مین آپنے فرمایا تھا کہ مین تمھارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہین پاتا اور وہ لوگ گریان واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنم ساعدی اور عمرو بہری واقفی اور ابن لیلی مزنی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور عبداللہ بن کعب تھے انکا تذکرہ ابو موسی اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے جنکا ذکر انشاء اللہ تعالی ہوگا -

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف - یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہین اور بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی عمری تھے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے - (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین وفات پائی یہ بھی رونے والون مین سے ہین عطاء اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم کی تفسیر مین روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے اور ثعلبہ بن زید

خاندان بنی حاشم سے انھی لوگون مین سے ہین جنکا اس آیت مین ذکر ہی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابوموسی نے انکو اس سے پہلے جو بیان گذر چکا ہی اسمین ذکر کیا ہی اور یہ دونون ایک ہی ہین۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن وابصہ ایک مجہول شخص ہین انکو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے ان لوگون مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث کی) روایت کی ہی بقیہ نے مبشر بن عبید سے انھون نے حجاج بن ارطاہ سے انھون نے فضیل بن عمر سے انھون نے سالم بن وابصہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ان درندون مین لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہی اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے مبشر سے انھون نے سالم سے انھون نے (بجاے سالم بن وابصہ کے خود) وابصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین۔ انکی والدہ ملیکہ تھین سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی سائب اصبہان کے والی مقرر ہوے تھے اور وہین وفات پائی اور انکی اولاد وہین رہی سائب فتح نہاوند مین نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو نعمان کے پاس خط دیکر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ یہ عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہین اور دونون نے عثمان کا نسب بیان کیا ہی کہ عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبد دہمان وبروایتی عبد دہمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط (اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سائب عثمان کے قریبی چچازاد بھائی نہین ہین) ہان وہ ثقیف کے ایک گھرانے سے ہین جو دونون آٹھوین پشت یعنی مالک بن حطیط مین ملجاتے ہین پس اگر ابن مندہ اور ابونعیم نے قریبی چچازاد بھائی ہونا نہین ارادہ کیا تو پھر اسکو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن کعب قریشی سہمی ہین۔ حارث کی کنیت ابو وداعہ تھی۔ جنگ بدر مین یہ کفار کے ساتھ تھے ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو پکڑے رہو کیونکہ انکا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار (درہم) فدیہ مین دیکر چھوڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جنکا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہی (لیکن) درست مطلب ہی اور ابوعمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انھی کو مطلب بھی کہتے ہین ابوعمر اور ابن مندہ نے

بیان کیا ہے کہ سائب کی وفات سنہ ۵ھ میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کر دیے تھے انھوں نے اسکا بخاری سے روایت
کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی رد میں اگر (اپنے قول سے) یہ مراد لی ہے کہ مطلب قید ہوئے تھے نہ سائب تو دونوں
صحیح نہیں ہیں کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور مطلب نے فدیہ دیا تھا اسکو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے خود ہی مطلب بن ابی وداعہ کے
بیان میں لکھا ہے کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انھی دونوں کا قول اس مراد کو رد کرتا ہے اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سائب صحابی نہ
تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے میں ایک جماعت نے موافقت کی ہے کیونکہ بخاری اور ابو عمر وغیرہما
نے انکو صحابی بیان کیا ہے اور نساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی وداعہ کی بابت لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مکہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے شریک تھے اور انکی والدہ نماس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی سعد بن تشو بن عبد سے تھیں۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ طائف کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے یہ سائب حبشہ کے قدامون میں
سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سائب طائف کے واقعہ میں گئے تھے اور اسکے بعد شام کے علاقہ میں بمقام اردن فحل کے معرکہ میں شہید ہوئے فحل کا واقعہ ذیقعدہ
سنہ ۱۳ھ ہجری اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ سنہ ۱۳ھ میں ہوا حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہوگئی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جنمیں ہم کوئی عیب نہیں جانتے ہیں۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسکا عیب میں نہ بیان کرسکتا ہوں اور بعض لوگوں نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے
بیٹے عبد اللہ کیواسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق میں یہ فرمایا تھا۔
سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا
مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ مسیب اور عبد الرحمن اور سائب اور ابو معبد حزن کے بیٹے ہیں اور انکی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی
قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل تھیں مصعب زبیری نے کہا ہے کہ مسیب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہیں ہے
انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب انکی کنیت ابو مسلم ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ سائب بنت علتبہ بنت بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے انکی روایت سے صرف ایک حدیث ہے کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ٹوٹتا خروج ریح خواہ باآواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطا اور اسحاق بن سالم او سائب کے بیٹے مسلم نے سائب سے روایت کی ہے انکی وفات ۸۸ھ میں ہوئی تھی اور انکی عمر اسوقت ۹۲ برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد جہنی انکی کنیت ابو سہلہ تھی عطا بن یسار اور صالح بن حیوان نے انسے روایت کی ہے عطا کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا الخ مرفوع ہے اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کیطرف تھوکنے کے بارے میں ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہیں انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہے اور دونوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرے تک اٹھاتے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے اسکو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ میں (جسکو انھوں نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہے) بیان کیا ہے ہمیں ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انھوں نے صالح بن حیوان سے انھوں نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کرکے خبر دی کہ احمد بن صحابی کہا کہ ایک آدمی نے لوگوں کو نماز پڑہائی اور قبلہ کیطرف تھوکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب وہ فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تمکو نماز نہ پڑہائے اسکے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑہانی چاہی لوگوں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کیوجہ سے روکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا ذکر ہوا آپنے فرمایا ہان (میں نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہے میرا گمان ہے کہ آپنے فرمایا کہ تمنے خدا اور خدا کے رسول کو تکلیف دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں اسپر گفتگو ہوگی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں انکی کنیت ابو سہلہ نقل کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے اور دونوں نے (ابو سہلہ) انکی کنیت بیان کی ہے اور ابو عمر نے اسکو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہے اور اس بیان میں لکھا ہے کہ سائب بن خلاد بن سوید انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہیں انکی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب بالاتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہیں اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہیں ہیں جنمیں سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں جنکا ذکر اس نسب میں ہے اور ساعدہ اور ان کعب کے والد خزرج دونوں چچازاد بھائی ہیں ان سے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور بہت سے لوگوں نے خبر دی ہے وہ سب کہتے تھے ہمیں ابو القاسم کرخی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے

انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبردی کہ آپنے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو حکم دیا کہ مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دون تینون نے یہان اسکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندون سے اس حدیث کو روایت کیا ہو جسکی ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطا ابن یسار سے انھون نے سائب بن خلاد سے روایت کرکے خبردی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراویگا خدا اسکو ڈراویگا اور اسپر خدا اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہو نہ اسکے فرائض مقبول ہونگے اور نہ نوافل ابوعمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرے مین بیان کیا ہو جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہو اس حدیث کی روایت مین اختلاف واقع ہوا ہی بعض راویون نے اسکو سائب سے روایت کیا ہو اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہو اور صحیح وہ ہو جسکو مالک اور ابن عیینہ اور ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہو اور ان لوگون نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہو ابونعیم نے ابوعبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہو کہ سائب بن خلاد بدر مین شریک تھے اور میرے نزدیک اسمین اعتراض ہو ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہو کہ سنہ ۹۱ھ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

خلاد جہنی کے والد ہین انکے بیٹے خلاد نے انکی روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین پتھرون سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہو اسکو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انھون نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہو یہ ابوعمر کا بیان تھا مین کہتا ہون ابوعمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین تذکرے قرار دیے ہین ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابوعمر نے ان دونون کی موافقت کی ہو اور سائب ابو خلاد کا ایک بیان بڑہا دیا ہو اور استنجا کی حدیث جسکو ابوعمر نے اس بیان کے شروع مین لکھا ہو اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ مین لکھا ہو پس اسکی تحقیق کرنی چاہیے میرا گمان غالب یہ ہو کہ وہ دو ہین اور یہ سائب خلاد کے والد ہی سائب بن خلاد جہنی ہین اور انکا لڑکا خلاد انسے روایت کرتا ہو۔ ابوعمر کو اسوجہ سے شبہہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ مین انسے انکے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہین ہو صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہو اسی لیے جب انھون نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو انکو دوسرا شخص سمجھ لیا واللہ اعلم۔ دونون کے ایک ہونیکے گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہو کہ انکے بیٹے جو ان سے روایت کرتے ہین اور قبیلہ کا نام متحد ہو۔ اور ابوعمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری دونون کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہو اور بخاری نے (بھی) ابن مندہ اور ابونعیم کیطرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ اور جہنی بیان کیے ہین اور امام احمد بن حنبل نے اپنی سند مین ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثون کا عنوان قرار دیکے بلند آواز سے لبیک کہنے اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہو اور اسی ضمن مین لکھا ہو کہ یہ حدیثین عطا سے مروی ہین اور انھون نے سائب بن خلاد ابو سہلہ جنکا شمار اہل حجاز مین ہے سنا کی ہو پس امام احمد نے دونون کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ

اور ابونعیم نے جن دو حدیثون کو دو عنوانون مین ذکر کیا ہی امام احمد نے ان دونون کو ایک ہی مین بیان کردیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب انکا نام صیفی ہی یہ عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہین قریشی مخزومی تھے اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے اسکو بیان کیا ہی بعثت سے پہلے مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے لیکن اسمین اختلاف ہی بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہین اور بعض انکے والد کو اور بعض کہتے ہین کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ اورون کو بیان کرتے ہین سائب کے اسلام مین اختلاف واقع ہوا ہی ابن اسحاق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی کہ سائب بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اسکے خلاف ایک اور روایت کی ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا انکے ہمراہ انکا لشکر بھی تھا انہون نے سائب بن صیفی کو ٹھپرائے وہ گر پڑے معاویہ رضی اللہ عنہ انکے پاس آکر کھڑے ہوے اور کہا اے معاویہ تم ہمکو بیت اللہ کے گرد چھپائے ہوئے آگاہ ہو خدا کی قسم مین نے تمہاری مان کے ساتھ شادی کرنیکا قصد کیا تھا حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تاکہ مین مثل ابو سائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی ابن ہشام نے کہا ہی کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ سائب بن سائب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا سائب بن ابی سائب مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انکا اسلام اچھا رہا مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور انکے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہی ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب وہی ہین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبیر کے آقا تھے اور مجاہد اس شخص سے جو سائب کو پکڑ کر چلتا تھا اور نے سائب سے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اصحاب نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین انکو تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہون مین آپکا شریک تھا پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دھوکا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہی کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہین جن سے ایک حدیث مروی ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف ہی انھون نے کہا ہی کہ مین متقدمین سے کسی کو نہین جانتا جسنے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہین ہی کہ دونون ایک ہون کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابو الجواب سے انھون نے عمار بن زریق سے انھون نے ابن ابی لیلی سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن نمیلہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ مین ذکر کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن سویبہ مدنی تھے محمد بن کعب قرظی نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے کھیت سے چڑیان کچھ نہین کھاتی

اپن مگر اللہ تعالی اسکے عوض مین اسکا ثواب لکھ لیتا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی ہو وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھکو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھسے انکی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت مین میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہین مینے کہا ہان یا رسول اللہ آپ بہت اچھے ساتھی تھے سائب کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای سائب تم اپنے ان اخلاقون پر نظر کرو جنکو زمانہ جاہلیت مین کرتے تھے انکو اسلام مین بھی کرتے رہو یعنی مہمانون کی ضیافت کرو اور یتیمونکی بزرگی کرو اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرو فضیل بن عیاض نے سفیان سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مین آپ کو یہ پڑھتے دیکھا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فرماتے تھے اسیطرح اسکو بہت لوگون نے ابن جریج سے نقل کیا ہو اور دونون نے مجاہد سے سائب بن عبد اللہ کے ... عبد اللہ بن سائب بیان کیا ہو اور اسی کو ابو عاصم اور عبد الرزاق اور ہشام بن یوسف اور اسید بن شبل اور محمد بن ثور صنعانی نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے عبد اللہ بن سائب سے نقل کیا ہو اور یہی ٹھیک ہو اسکو ابو موسی نے بیان کیا ہو مین کہتا ہون ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان مین اسی حدیث کو جسکو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہی ذکر کیا ہو اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہی جسمین یہ مضمون ہی کہ سائب نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کا بیان کر کہ ہم واللہ اعلم۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ محمد بن آدم نے فضل بن موسی سے انھون نے جعید بن عبید بن عبد الرحمن سے انھون نے سائب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ انکی خالہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین آپ نے انکو دعا دی اسکی برکت سے انکی عمر ۹۴ سال کی ہوئی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہو (یہ کہکر انھون نے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ اسمین بعض ناقلین نے وہم کیا ہو اور سائب بن عبد الرحمن بیان کر دیا ہو حالانکہ وہ سائب بن یزید ہین انکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف انکی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہین اور انکی والدہ شفاء

بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھیں سائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی نے قاضی ابوالطیب طبری سے روایت کی ہے کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے۔ یہ بنو ہاشم کیطرف سے علم بردار تھے مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوگئے تھے اور فدیہ دیکر مسلمان ہوگئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہوگئے انھوں نے جواب دیا کہ میں مسلمانوں کو انکے کھانے سے محروم کرنا نہیں چاہتا تھا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوسری ہجرت میں گئے تھے اور ابن اسحاق نے انکو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں کچھ اوپر تیس برس کے ہوکر شہید ہوئے۔ موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے انکو بدریوں میں ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر قبیلہ ازد سے ہیں۔ اسماعیل بن محمد بن ابی سعد نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا انکو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علاء بن حضرمی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے ابن اسماعیل نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مرجائیں تو مکہ میں دفن کیے جائیں (اسکے بعد) عبداللہ بن عمر کی بیوی نے مکہ سے انکے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے انکو روک دیا اور کہا کہ لوگ انکے پاس موجود ہوگئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انھوں نے علا سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ قریشی اسدی ہیں زبیر بن عوام کے بھائی تھے انکی والدہ صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قریشیہ ہیں تھیں (لیکن) پہلا قول صحیح ہے صفیہ نے سائب کے بارے میں یہ شعر کہا ہے۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

یسبنی السائب من خلف الجدر لکن ابوالطاہر زبار امر

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابوالطاہر رکھی تھی سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بنو عبد الدار سے بنو ابن عبد ابن عبد ابی میں سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے (اس عبارت میں کچھ الفاظ گرگئے ہیں اسوجہ سے عبارت مسلسل نہیں ہے جیسا کہ

انکی بحث آگے آتی ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے جو کلام نقل کیا ہی کہ مسلمانوں میں سے بنو عبدالدار سے بنو اسد
بن عبد العزی بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اسمیں انھوں نے غلطی کی ہی اور ابن اسحاق سے جو مروی ہی کہ خاندان بنی بن اسد بن عبد العزی بن قصی
سے سائب شریک جنگ ہوئے اور یہی درست ہی اور جنگ طائف میں بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔ اس نسخہ میں عبدالدار
کے بعد مقتول کا نام رہ گیا ہی اور بنو اسد کا نام شروع کر دیا ہی کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ابن مندہ نے خیال کر لیا کہ سائب بنو عبدالدار سے
ہیں اور ہمنے جس کلام کو ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہی اور یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی انھوں نے کہا ہی کہ بنو عبدالدار سے
یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے اور بنو اسد بن عبد العزی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہو گیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہی
اسمیں سے کچھ ساقط ہو گیا ہی سائب کی اولاد نہیں ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غفاری ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے بنو غفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہی کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہی میں نے جواب دیا کہ سائب آپ نے
فرمایا نہیں تمھارا نام عبداللہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہی ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے نافع بن سائب سے روایت کر کے
بیان کیا ہی کہ انکے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انھوں نے اسلام قبول کر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کر دیا جب غیلان مسلمان
ہوئے تو آپنے اپنا حق آزاد کرنے کا غیلان کو دیدیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لبابہ بن عبدالمنذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ہم انکے والد اور انکے نام میں جو کچھ اختلاف ہی اسکو ذکر کر چکے ہیں
ابراہیم بن منذر نے کہا ہی کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پیدا ہوئے تھے انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی
اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں محمد بن سعد نے بیان کیا ہی کہ جب سائب ابن ابی لبابہ پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ جب اللہ نے ابو لبابہ کو توبہ کی توفیق
دی انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں جہاں میں نے گناہ کیا ہی اور اپنے تمام
مال کو صدقہ کر دوں آپنے جواب دیا کہ اے ابو لبابہ تمکو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہی پس میں نے تہائی مال خیرات کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ بدر میں شریک تھے موسی بن عقبہ نے انکو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہے اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے انکو اور انکے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہے انکے اور انکے بھائی کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیلہ صحابی ہیں۔ مجاہد نے انسے روایت کی ہے عمار بن رزیق نے محمد بن عبد الکریم سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہے ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس حدیث کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ یہ سائب ابن ابی و سائب مخزومی ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ انکے والد کا نام صیفی ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہے لیکن ابو عمر نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ انکا نام صرف صیفی ذکر کیا ہے اسی وجہ سے انھوں نے انکو دو شخص خیال کیا ہے دونوں کے ایک ہونے کو اس سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ مجاہد ان دونوں سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علما نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس دعوی کے ثبوت میں یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ انکا نام صرف صیفی ہے اور دارقطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہے کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہے اور انہی بعض نے ابو عمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے کہ انھوں نے انکو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عمرو بن ربیعہ (قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے انکے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبر گیری کرتے تھے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کیطرف سے وہاں کے قاضی اور کوتوال (بھی) مقرر ہوئے تھے یہ قریش کے بڑے لوگوں میں سے تھے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وداعہ (ابی وداعہ کا نام حارث تھا) قریشی سہمی تھے ان سے انکے بھائی مطلب نے روایت کی ہے انکی وفات ...... میں ہوئی ہے کیونکہ ...... انھوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کیسے تھے بخاری نے اسکو بیان کیا ہے سائب بن حارث کے بیان میں انکا پورا ذکر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے انکا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبد اللہ بن حارث بیان کیا ہے یا ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے انکی کنیت ابو یزید ہے بعض لوگوں نے انکو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہے ابن شہاب نے

کہا ہی کہ وہ ازد سے ہیں اور انکا شمار بنی کنانہ میں ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ وہ ہذلی تھے۔ یا امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے ہجرت کے دوسرے سال
پیدا ہوئے ایک روایت میں انھون نے ابن زبیر اور نعمان بن بشیر کو مٹی دی ہی۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حاتم بن اسمعیل نے محمد بن یوسف سے انھون نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے
کہا کہ میرے والد مجھکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے (اسوقت) میں سات برس کا تھا۔ یا وہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے۔ ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر
اور ابو المعالی محمد بن اسمعیل نے اجازۃً خبر دی دونون نے کہا کہ ہمین حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو ادیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو بکر اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین زہری نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے آئے لوگ آپکو لینے کیواسطے
ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگون کے ساتھ گیا میں (اسوقت) لڑکا تھا) اور آپسے ملا۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے جنکا ذکر ہو چکا ہی
اپنی سندون سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حاتم بن اسمعیل نے جعید بن عبد الرحمن سے انھون نے
سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ میری خالہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرا
بھانجہ کے درد ہی آپنے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپنے وضو کیا اور مین نے آپکے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پانی لیا اور آپکے
پس پشت کھڑا ہوا اور آپکے دونون شانون کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا اسکی شباہت پردہ کی گھنڈی سے تھی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن اسحاق سے انھون
نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن علی سے انھون نے معتمر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زہری سے انھون نے سائب بن یزید سے روایت کی
انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپکے موذن (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) اذان کہتے اور جب آپ منبر سے
اُترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ انکا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ ہجری ہی
اور انکی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہی کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے ہیں اور خود قبیلہ کندہ سے تھے مگر قریش کے
حلیف تھے سنہ ۳ ہجری میں پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید عطا کے آقا تھے انکی اولاد مرد اور بچہ ران ملک شام کی سرزمین میں ہی۔ سائب کے غلام عطا نے بیان کیا ہی کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے
چاند تک سیاہ تھے اور باقی بال اور ڈاڑھی سفید تھی میں نے پوچھا اے آقا میں نے تمہارے سے زیادہ تعجب خیز کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا۔
انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں لڑکون کے ساتھ کھیل رہا تھا آپنے مجھسے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ
سائب بن یزید پس آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہو گا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے لکھا ہی کہ بعض

متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہیں واللہ اعلم۔

باب السین والباء

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انھون نے عبید اللہ بن یزید سے انھون نے سباع بن ثابت سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ مین نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان مین طواف کرتے پایا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یا ابن یزید ابو شعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی آئے [جنمین سباع بن یزید بن قنفذ بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی اور ابو حصین بن لقمان خاندان بنی ربیعہ بن معیط بن مخزوم سے تھے] اور اسلام قبول کر لیا آپنے ان لوگون کو دعا دی اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انھون نے سباع بن یزید عبسی سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بوفد مین آئے اور آپسے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ ایسا نبی ہے جسنے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور (بجاے زید کے) یزید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ غفاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور دومۃ الجندل کیطرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ مشاہیر صحابہ مین سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ جعفی۔ ابو سبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبد اللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔ یہ اور انکے والد ابو سبرہ اور انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے چچا عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیون مین سے تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خیثمہ بن عبد الرحمن کے دادا تھے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ سبرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا کہ تمھارے لڑکون کے کیا نام ہین انھون نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبد العزی۔ آپنے عبد العزی کا نام بدل دیا اور انکا نام عبد الرحمن رکھا (ہم اسکو ذکر کر چکے ہین) اور انکے اور انکی اولاد کے حق مین دعاء خیر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس۔ انکی کنیت ابو سلیط ہے۔ انکا نسب انکی کنیت کے باب مین انشاء اللہ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین یہ عبد اللہ بن

ابو سلیط کے والد ہین۔ انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہی بعض لوگ سبرہ اور بعض لوگ اسبرہ بیان کرتے ہین۔ یہ بدر و خیبر مین شریک تھے۔ پالتو گدھون کے گوشت کے متعلق انھون نے حدیث روایت کی ہی جو اسبرہ کے بیان مین گذر چکی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ابن اسحاق نے ان کو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو قعقاع بن معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنو تمیم کے وفد مین آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے انکا نسب انکے بھائی ایمن اور خریم کے بیان مین گذر چکا ہی۔ جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبید اللہ نے انسے روایت کی ہی اور عبد اللہ بن یوسف نے کہا ہی کہ سبرہ بن فاتک وہی ہین جنھون نے دمشق کو مسلمانون کے درمیان مین بانٹ دیا تھا انکا شمار شامیون مین ہی ایمن بن خریم نے بیان کیا ہی کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انھون نے مجھسے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑون انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ترازو خدا کے ہاتھ مین ہی ایک قوم کو بلند کرتا ہی اور دوسری کو پست کرتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی الفاکہ مخزومی ہین۔ اور ابن ابو عاصم نے بیان کیا ہی کہ یہ اسدی خاندان اسد بن خزیمہ سے ہین۔ انسے سالم بن ابو الجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہی۔ انکا شمار کوفیون مین ہی۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے نانا ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابراہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد الرحمن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عقیل عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سبرہ بن ابی الفاکہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے راستون پر (بہکانے کیواسطے) بیٹھتا ہی (جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہی تو شیطان) اسلام کے راستہ پر بیٹھکر کہتا ہی کہ کیا تم مسلمان ہو جاؤگے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دوگے بندہ اسکی نافرمانی کر کے مسلمان ہو جاتا ہی تو ہجرت کے راستہ پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہی کہ کیا تم ہجرت کر جاؤگے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دوگے مہاجر مثل اس گھوڑے کی طرح ہی جو اپنی رسی مین بندھا ہوا ہو (اگر اب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا اور ہجرت کرتا ہی تو پھر جہاد کے راستہ مین بیٹھتا ہی اور کہتا ہی کہ کیا تم جہاد پر جاؤگے حالانکہ اسمین نفس اور مال کی مشقت ہی اور تم لڑوگے اور شہید کیے جاؤگے اور لوگ تمھاری بیوی سے شادی کر لینگے اور مال بانٹ لینگے بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہی اور جہاد کرتا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اسکو کیا اور مرگیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر ڈوب گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر اسکو جانور روند ڈالے خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور جو شخص مقتول ہوا خدا اسکو جنت میں داخل کریگا۔ اسکو ابن عجلان نے ابو جعفر موسی بن مسیب سے انھوں نے سالم سے روایت کی انھوں نے کہا کہ مجھکو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہے اور اسکو ابن ابی شیبہ نے ابن فضل سے انھوں نے موسی سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد اور بعضی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہیں قبیلہ جہینہ سے انکا نسب عوسجہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکی کنیت ابو الربیع ہے اور بعض لوگوں نے ابو سریہ بیان کی ہے ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے میں انسے حدیث روایت کی ہے اور انھی کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کے حکم دینے کی حدیث مروی ہے ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسن بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے انکو انکے والد نے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے یہانتک کہ جب عسفان پہونچے آخر قصہ تک اور اسکے آخر میں ہے کہ میں نے تم لوگوں کو عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی (مگر) خدا نے اسکو قیامت تک کیواسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس ممتوعہ عورتوں میں سے ہوں تو انکو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سبیع (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس انصاری اوسی بنی سالم انصاری کے حلیف تھے جنگ احد میں شریک ہوئے اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ہیشہ کی جگہ پر بعض آدمیوں نے عیشہ لکھا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو موسی نے اسکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی حاجت نہیں۔

(سیدنا) سبیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عیشہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے عامر کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابو عمر نے عامر بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

باب السین و الجیم

(سیدنا) سجار (رضی اللہ عنہ)

سلیطی - ابو موسی نے لکھا ہے کہ ابو زکریا ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انھوں نے انکا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے - ابو موسی نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابو زکریا کی مراد وہ ہے جسکو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ عطاء بن سجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور انکا نام حارثہ ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں بصرہ میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسی کے ساتھ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ انھوں نے جسطرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابو زکریا نے اسمیں تصحیف کی ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) سجل (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے - ایک مجہول شخص ہیں ابو الجوزاء نے ابن عباس سے آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کاتب سجل نامے تھے اللہ تعالی نے اس آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے - یہ حدیث غریب ہے اسکی روایت ابن حمدان بن سعید متفرد ہیں انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے نافع سے اسکو روایت کیا ہے - اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

باب السین والحاء والتاء

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معتمر بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابو الزبیر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس مقتول کی بابت دریافت کیا جسکے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی جابر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا جابر نے کہا مگر یہ میں نہیں جانتا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور احمد بن محمد بن موسی بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آگئے تھے انھیں میں سحیم بن خفاف صحابی بھی تھے - سہیل بن حجر دیلمی نے ان سے روایت کی ہے -

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی اور بعض لوگ سدی بتاتے ہیں۔ یہ عبد اللہ بن سخبرہ کے والد ہیں سخبرہ صحابی ہیں انسے انکے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مصیبت میں) مبتلا کیا جائے صبر کرے اور (نعمت) ملنے پر شکر کرے اور دوسرے کی زیادتی کو معاف کردے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرے یہی لوگوں کیواسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ہمیں ابو جعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن خیثمہ نے ابو داؤد سے انھوں نے عبد اللہ بن سخبرہ سے انھوں نے سخبرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا وہ اسکے لیے گذشتہ برائیوں کا کفارہ ہو جائیگا اس سند میں جو ابو داؤد ہیں انکا نام نفیع ہے اور یہ نابینا تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں انکو ابو عمر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکے بھائی عمرو کے تذکرے میں بیان کیا ہے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت میں انکے مرد و عورتیں سب تھیں راوی نے ایک ایک کے نام گنانا شروع کیئے انمیں عبد اللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حضرمی صحابی تھے مصر میں رہتے تھے اور مصر کی فتح میں شریک تھے اور وہاں ایک خطبہ پڑھا اور اسمیں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کی۔ اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

ابن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ انکی حدیث کو رحیل بن ایاس بن ہلال بن سراج بن مجاعہ بن مرارہ نے اپنے چچا ہلال سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن میں غورہ نام ایک زمین دی اور انکو ایک پروانہ لکھکر دیا جسکا مضمون یہ تھا محمد رسول اللہ کیطرف سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو میں نے غورہ عطا کیا پس اگر کوئی شخص اس بارہ میں انسے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کریں۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مجاہد تھی۔ اہل یمن میں سے تھے ان سے انکے پوتے علی نے روایت کی ہے۔ انکا نام فتح تھا۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دوکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول خدا صلی اللہ علیہ پر نازل ہوئی انھوں نے مجھکو حکم دیا میں نے اسکو توڑ ڈالا انھوں نے مسجد نبوی میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ

آمین کھجور کی شاخیں روشن کیا کرتے تھے آپ نے پوچھا کس شخص نے میری مسجد میں چراغ روشن کیا تمیم نے کہا ہے اس غلام نے آپنے انکا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکا نام سراج ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی عجلانی ہیں جنگ حنین میں ۸ھ میں شہید ہوئے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن ہشام بکائی سے انھوں نے ابن اسحق سے انھیں کے موافق روایت بیان کی ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہ روایت بیان کی ہے جسکی خبر ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھوں نے ابن اسحاق سے شہدائے حنین کے ناموں میں روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ انصار میں سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین میں شہید ہوئے) اور ایسا ہی اسکو دوسروں نے بیان کیا ہے۔ اسکو ہم بعد کے بیان میں ذکر کرتے ہیں۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب انصاری ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے شہدائے انصار کے بیان میں روایت کی ہے کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان بلعجلان سے (حنین میں شہید ہوئے) اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار میں سے سراقہ بن حباب شہید ہوئے ہیں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کیے ہیں اور دونوں کو شہدائے حنین میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شہدائے حنین کے بیان میں سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے پس حق ابن مندہ اور ابو نعیم کے ساتھ ہے وہ دونوں ایک ہیں پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگوں نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہے تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہوں یہ صحیح نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ایک مجہول شخص ہیں۔ عبد الواحد بن عوف نے انسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت تعیین مقرر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مقتول جسکی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان بن سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں مازن بن نجار کے خاندان سے تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے

یہ عروہ اور ابن اسحاق کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے اور انکا نسب نہیں مذکور ہوا سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو (مقام) باب کیطرف روانہ کیا اور ... اللہ عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہیں جنھوں نے اہل ارمینیہ اور ارمن سے (مقام) باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر لکھکر روانہ کی تھی اور وہیں انکا انتقال ہوگیا اور انھوں نے عبدالرحمن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ یہ پہلے سراقہ کے غیر ہیں کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں معرکہ موتہ میں شہید ہوگئے تھے اور انکی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں سواری طلب کی تھی اور آپکے پاس سواری نہ تھی جسپر انکو سوار کرتے پس یہ روتے ہوئے واپس گئے اور اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینہم تفیض من الدمع ابن عباس نے کہا ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن میں سے سراقہ بن عمیر ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عبدالعزی بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر نے اسیطرح بیان کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عبدالعزی عروہ کے بیٹے ہیں اور عروہ غزیہ ہیں جو عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے ہیں سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے اور کلبی نے انکا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی مدلجی ہیں انکی کنیت ابو سفیان تھی (مقام) قدید میں اترا کرتے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے انسے صحابہ میں سے ابن عباس اور جابر نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور سراقہ کے بیٹے ... نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے ... نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن محمد ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے

براء سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک زین تین درہم مین مول لیا اور عازب سے کہا کہ براء سے کہو کہ میرے گھر پہونچا دین انھون نے کہا کہ مین نہ کہونگا یہانتک کہ آپ مجھسے اسوقت کے واقعات بیان کرین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) چلے تھے اور آپ انکے ہمراہ تھے ابوبکر نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہمکو ڈھونڈ رہی تھی اور ہم کو بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ یہ ڈھونڈھنے والا ہمارے پاس آگیا آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہی یہانتک کہ جب ہم سے نزدیک ہوگیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہوگیا ہی وہ کہتا ہی یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزون کے فاصلہ پر رہ گیا یا انھون نے کہا کہ دو یا تین نیزون کے فاصلہ پر رہگیا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ جاسوس آپہونچا اور یہ دیکھکر مین رونے لگا آپنے پوچھا تم کیون روتے ہو مین نے جواب دیا بخدا مین اپنے خوف سے نہین روتا ہون بلکہ مجھکو آپ کا خیال ہی آپ نے اس شخص پر بد دعا کی اور فرمایا ای خدا تو ہمکو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین دھنس گیا اور وہ سوار اسپر سے کود پڑا اور اسنے کہا ای محمد مین نے جان لیا کہ یہ تمھارا ہی کام ہی اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھکو اس حالت سے نجات دے خدا کی قسم مین ان لوگون سے جو میرے پیچھے جستجو مین ہین خبر کو گول مول کردونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دعا دی وہ رہا ہوگیا اور اپنے ساتھیونکی طرف واپس گیا الی آخرہ اور ہمین ابوجعفر بن یحیی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مجھسے محمد بن مسلم نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کیواسطے نکلے قریش نے اس شخص کیواسطے جو ان کو پکڑ لاوے سو اونٹ انعام کے مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کرکے کہا کہ جب مینے ان سب باتون کو دیکھ لیا تو مجھکو یقین ہوگیا کہ یہ غالب ہینگے اور مین نے آواز دی کہ مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون میری طرف نظر کیجیے مین آپسے بات کرونگا خدا کی قسم مین آپکو شک مین نہ ڈالونگا اور میری طرف سے آپکو کوئی ناگوار امر نہ پہونچیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہمسے کیا چاہتا ہی سراقہ کہتے ہین کہ ابوبکر نے مجھسے کہا کہ کیا چاہتا ہی مین نے کہا کہ آپ مجھکو ایک تحریر لکھدیجیے تاکہ میرے اور آپکے درمیان مین نشانی رہے پس آپنے ایک تحریر ہڈی یا جھلی یا کھال پر لکھکر ڈالدی مینے اسکو اُٹھاکر اپنے ترکش مین ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اسکا ذکر کبھی نہین کیا یہانتک کہ جب خدا نے مکہ کو اپنے رسول کیواسطے فتح کردیا اور آپ حنین اور طائف سے فارغ ہوگئے تو مین تحریر لیکر آپسے ملنے کو چلا اور آپ (مقام جعرانہ مین مقیم تھے) مین انصار کے لشکر مین داخل ہوا وہ لوگ نیزون سے مجھکو کھٹکھٹانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہی یہانتک کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگیا آپ (اُسوقت) اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا مین گویا آپکی پنڈلی کو رکاب مین دیکھ رہا ہون گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہی [illegible] اور پھر کہا یا رسول اللہ یہ آپکی تحریر جو آپنے مجکو عنایت کی تھی اور مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہی پس مین آپکے نزدیک ہوگیا اور اسلام قبول کرلیا اور انھون نے گمشدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہی ابن عیینہ نے ابوموسی سے انھون نے

حسن سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج پہنوگے راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج آیا انھون نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزونکو پہنا دیا۔ (سراقہ کے ہاتھ بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوؤن پر بہت تھے) اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی خدا کو ہے جسنے کسریٰ ابن ہرمز سے جو اپنے کو لوگونکا پروردگار کہتا تھا ان چیزونکو لیکر بنی مدلج کے ایک بدو سراقہ کو پہنا دیا حضرت عمر نے اسکو با آواز بلند کہا تھا سراقہ شاعر بھی تھے انھون ہی نے ابوجہل سے خطاب کرکے یہ اشعار کہے تھے ﴿ اباحکم واللہ لو کنت شاہدا ۔ لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ ۔ علمت ولم تشکک بان محمدا ۔ رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ ۔ علیک بکف القوم عنہ فانی ۔ اری امرہ یوما ستبدو معالمہ ۔ بامر یود الناس فیہ باسرہم ۔ بان جمیع الناس طرا یسالمہ ﴾ سراقہ بن مالک ۲۴ھ ابتداء خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

بن معتمر بن عراۃ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی ابن عمر کے والد تھے سراقہ بدر مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سرباتک (رضی اللہ عنہ)

ہندی مکی بن احمد بردعی نے اسحاق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحاق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے مین نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج مین دیکھا مین نے اس سے پوچھا کہ تمھاری کیا عمر ہوگی اسنے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس صحابہ میرے پاس بھیجے تھے جنمین حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید اور ابوموسی اشعری اور صہیب و سفینہ وغیرہم تھے آپ نے اسکو دعوت اسلام کی تھی اسنے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہوگیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو بوسہ دیا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے انکے ترک کرنے مین حق کی جانبداری کی ہے کیونکہ اسکا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہمنے یہ شرط کرلی ہوتی کہ کسی بیان کو جسکو ان لوگون نے یا انمین سے کسی نے بیان کیا ہے نہ چھوڑینگے تو ہم ضرور اسکو اور اس جیسے تذکرونکو چھوڑ دیتے۔

(سیدنا) سریج (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد۔ حافظ ابوموسی نے لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ بن انکا سے نے انکو افراد مین لکھا ہے اور انکا کچھ حال ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سرق (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد جہنی اور بعض لوگ انکو انصاری اور بعض دیلی بیان کرتے ہین۔ شہر اسکندریہ علاقہ مصر مین رہتے تھے یہ صحابی تھے انسے

مروی ہو کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سرق رکھا تھا کیونکہ اُنھون نے ایک بدوی سوار کے دو اونٹ جنکو وہ لیکر مدینے لاین آیا تھا خریدے اور لیکر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اسکی خبر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپنے فرمایا کہ انکو تلاش کرو جب لوگ انکو لیکر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تمکو ایسے کام پر کسنے مجبور کیا یہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ مینے دونونکی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپنے فرمایا کہ انکا دین ادا کرو مینے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہین ہو آپنے فرمایا اے اعرابی انکو لیجا کر اپنا حق وصول کر لے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تاکہ انکا فدیہ اُسکو دیدین پھر اُسنے انکو آزاد کر دیا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جویریہ بن اسما نے عبد اللہ بن یزید بن شیبث کے غلام سے اُنھون نے ایک آدمی سے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو اُنلوگونکے پاس رہتے تھے جنکو سرق کہتے تھے روایت کرکے بیان کی وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو سرق تخفیف را کے ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہل حدیث سرق را کو تشدید دیکر پڑھتے ہین مگر تخفیف را کے ساتھ پڑھنا صحیح ہو ابو عبد الرحمن قینی نے انکو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) سمری (رضی اللہ عنہ)

ربیع کے والد ہین عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے ربیع بن سمری سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ اُنھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو عورتون سے تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی تھی پھر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو دیکھا آپ متعہ کو بسختی کے ساتھ منع فرما رہے تھے ابو موسی نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہی حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہو اور شاید کہ بعض راویون نے سبرہ کو اسمر سے بدل دیا یا بعض راویون سے تصحیف ہو گئی واللہ اعلم

(سیدنا) سریع (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سعدی قبیلہ بنو تمیم سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم کے وفد مین آئے تھے اور آپنے انکو ایک خط لکھکر دیا تھا۔ انکے بیٹے وقاص نے انسے روایت کی ہو کہ اُنھون نے کہا مین بنو تمیم کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

باب السین والعین

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم ان کی کنیت ابوالمغیرہ تھی انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہی کوفہ میں رہتے تھے انسے انکے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہی عیسی بن یونس اور یحیی بن عیسی نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ آپ عرفات مین ہین مین آپکے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اوٹھے آپنے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت انکو لائی ہوگی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ ایسا کام بتا دیجیے جو مجھکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کرے آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو ایک جانو اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے پسند کرتے ہو اورون کیواسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے ناپسند کرتے ہو اورون کیواسطے بھی اس کو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ اسکو عمرو بن علی نے عبداللہ بن داؤد سے انھون نے اعمش سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہین بیان کیا۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے والد تھے انسے انکے بیٹے سہل روایت کرتے ہین (مقام) روحا مین بدر کیطرف جاتے ہوئے انتقال کرگئے عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سہل سے روایت کی ہی انکے والد سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کیطرف چلے (جسوقت) مقام روحا مین تھے فوت ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسباب اور سواری اور تین وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی صاع ایک پیمانہ ہی) جو کی وصیت کی آپنے اسکو قبول کرلیا اور انکے ورثہ کو واپس کردیا اور غنیمت مین (بھی) انکا حصہ لگایا سہل بن سعد سے مروی ہی انھون نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گھوڑے تھے جنکو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہی کہ انھون نے انکے نام لزاز۔ لحاف۔ ظرب رکھے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مجھکو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہی۔ انکا نسب انکے نام سعد بن مالک مین بیان ہوگا۔ انشاءاللہ تعالی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسلمی انسے انکے بیٹے سعد بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسود سلمی ذکوانی حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسنے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا جنت مین داخل ہونے سے باز رکھیگا آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم نہین جبتک کہ تم خدا سے ڈرتے اور رسول خدا کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہوگے انھون نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد خدا کے بندے اور رسول ہین پس (اب) میرے واسطے کیا حکم ہی آپنے فرمایا کہ جو سب مسلمانون کے

واسطے ہو وہی تمھارے واسطے ہو اور جو انپر ہی وہی تمپر ہو اور تم انکے بھائی ہو انھوں نے کہا کہ مین نے ان سب لوگون کو جو آپکے پاس موجود ہیں اور جو نہیں ہین
اپنی شادی کا پیغام دیا سبھوں نے میرے سیاہ اور بدمنظر ہونیکی وجہ سے مجھکو رد کر دیا حالانکہ میں اپنی قوم بنی سلیم کا ایک شریف النسب آدمی ہوں آپنے عمرو
عمرو بن وہب کے پاس جانے کو فرمایا یہ شخص جنکے پاس آپنے انکو بھیجا تھا ثقیف کے ایک نومسلم سخت مزاج آدمی تھے اور فرمایا جاکر دروازہ کھٹکھٹاؤ اور سلام
کرو اور جب اندر جاؤ تو کہو کہ رسول خدا نے تمھاری لڑکی کی شادی میرے ساتھ کردی ہے جنکے پاس آپنے انکو بھیجا تھا انکی ایک لڑکی نوجوان صاحب عقل و جمال تھی انھوں
آپکے حکم کی تعمیل کی اور جب ان لوگون نے دروازہ کھولا انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری لڑکی کی میرے ساتھ شادی کردی ہے۔ ان لوگون نے
سعد کو بری طرح جواب دیا اور یہ نکل آئے اگر وہ لڑکی بھی اپنے پردے سے نکل آئی اور کہنے لگی اے بندۂ خدا لوٹ آؤ اگر رسول خدا نے میری شادی تمھارے ساتھ کردی
تو مین بھی اپنے نفس کیواسطے اسی کو پسند کرتی ہوں جسکو خدا اور رسول خدا نے پسند کیا اور اس لڑکی نے اپنے والد سے کہا کہ قبل اسکے کہ تمھاری فضیحت ہو
اپنے آپکو بچاؤ اپنی نجات کی فکر کرو پھر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے فرمایا تم ہی نے میرے قاصد سے ایسی سخت کلامی کی تھی انھوں نے کہا کہ مین نے ہی ایسا کیا تھا اور
(اب) میں استغفار کرتا ہوں میں نے اسکو جھوٹا خیال کیا تھا اور اب مین نے اسکی شادی کردی آپنے (اس آدمی سے) کہا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ وہ
اس سے بہتر ہو۔ وہ آدمی بھی بازار میں اپنی بیوی کیواسطے سامان ہی خرید رہا تھا کہ ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے خدا کے سوارو سوار ہو تمکو جنت
کی خوشخبری ہو انھوں نے تلوار اور نیزہ اور گھوڑا خریدا اور عمامہ باندھکر سوار ہوئے اور مہاجرین سے جا ملے انمیں سے کسی نے انکو نہ پہچانا اور رسول خدا
نے دیکھا آپنے بھی نہ پہچانا یہ گھوڑے پر سوار برابر لڑتے رہے یہانتک کہ انکا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انھوں نے پیدل لڑنا شروع کردیا اور اپنی آستینیں الٹ لین
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی سیاہی دیکھی انکو پہچان لیا اور فرمایا سعد ہین سعد یہ برابر لڑتے رہے یہانتک کہ لوگون نے کہا کہ سعد گر گئے فوراً
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور سعد کا سر اپنی گود مین رکھ لیا اور انکے ہتھیار اور گھوڑا انکی بیوی کے پاس بھیجدیا اور فرمایا ان لوگون سے
کہدو کہ خدا نے اسکی شادی تمھاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کردی اور یہ انکی میراث ہے یہ قصہ جلیبیب کے قصے سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اطول جہنی۔ یہ سعد اطول بن عبداللہ بن خالد بن وہب بن غیاث بن عبداللہ بن سعید بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے
ہین خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے انکی کنیت ابو مطرف تھی بصرہ مین رہتے تھے ابو نضرہ انسے روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن
بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر عبدالملک نے ابو نضرہ سے انھوں نے سعد بن اطول سے روایت کرکے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر
مرے مین نے چاہا کہ ان درہمون کو انکے عیال پر خرچ کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا بھائی اپنے دین کے عوض مین قید ہے
اسکی طرف سے ادا کردو انھوں نے ادا کردیا اور کہا کہ مین نے اسکی طرف سے ادا کردیا ہے مگر ایک عورت نے دو دینارون کا دعوی کیا ہے اور اسکے پاس گواہ
نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیدو وہ سچی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انصاری انس بن مالک نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے آئے سعد انصاری آپکا استقبال کرنے گئے حضرت نے انسے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمھارے ہاتھوں کو کسنے بانڈھ دیا (یعنی جہاد مین کیون نہ گئے) انھون نے جوابدیا یا رسول اللہ مین پھاوڑا چلاتا ہون محنت مزدوری کرتا ہون اپنے گھر والون کا نان نفقہ دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا ایسا ہاتھ جسکو آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہی اور لکھا ہی کہ انصار مین سعد نامی بہت ہین اور دوسری روایت مین انکا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہی اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہی کہ جسکو کبھی آگ نہ چھوئیگی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ اگر یہ روایت محفوظ ہی تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہین جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہین کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ مین کہتا ہون ابو موسی نے اسطرح بیان کیا ہی کہ شاید خزرجی کے سوا ہین یہ وہم ہی کیونکہ سعد بن معاذ جو ۵ھ مین فوت ہوے تھے وہ اسی خاندان بنی عبد الاشہل سے تھے اور غزوہ خندق مین زخمی ہوے تھے اور بنو قریظہ مین حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا انکے اوسی ہونے مین کچھ شبہ نہین ہی انکا قول ہی کہ انکی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہی لیکن یہ روایت جسمین سعد بن معاذ کا ذکر ہی اسمین تبوک کا ذکر نہین ہی پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید انکی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اسکے مجھے نہین معلوم کہ سعد بن معاذ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ مین گئے ہون اور کوئی پیچھے رہے ہون بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے مین اختلاف ہی کہ بدر مین شہید ہوے تھے یا نہین واللہ اعلم علاوہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہگئے تھے وہ لوگ مشہور ہین انمین سعد نہین ہین اور جو شخص پیچھے رہگیا ہو وہ ملامت و سرزنش کا مستحق ہی پھر کیونکر آپ اسکا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بدری انصاری تھے۔ اسحاق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میرے نانا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپنے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمھارے بیٹے دور نجاؤ جب صبح ہوئی آپ گئے ان لوگونکے پاس گئے اور پوچھا تم لوگون نے کس حال مین صبح کی ان لوگون نے جوابدیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون خیر خوبی سے ہمنے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ جب قریب ہو گئے آپنے اپنی چادر ان لوگونپر پھیلا دی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہین تو انکو آگ سے اسیطرح چھپالے جسطرح مین نے انکو چھپا لیا ہی اور در و دیوار نے (دوسرے) آمین آمین کہی اس حدیث کی سند مین اختلاف ہی چند وجہ سے مروی ہی اسکو کریبی نے عبد اللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہی کہتے تھے مجھسے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ انکی کنیت ابو عمر ہی (خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن بکر بن وائل سے تھے اسلیئے یہ بکری شیبانی ہین ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہی مگر آپ سے کوئی حدیث نہین سنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انھین کے شاگرد مشہور تھے اور انھین سے سماع حدیث بہت کیا ہی سعد سے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سُنی ہین (اسوقت ہم کاظمہ مین اپنے گھر کے اونٹ چراتا تھا لوگون نے بیان کیا کہ تہامہ مین ایک نبی نکلے ہین ۔ سعد نے بیان کیا ہی کہ مین چالیس برس کی عمر مین جنگ قادسیہ مین شریک ہوا تھا سنہ ۹۵ھ مین ایکسو بیس برس کے ہو کر انتقال کیا کوفہ مین رہتے تھے انکے گھر والون مین سے ایک جماعت نے انسے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن بحیر اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ بحیر معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبد اللہ بن قداد بن معاویہ بن ثعلبہ بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے بجلی سحمی انصار کے حلیف ہین ابن حبتہ کے نام سے مشہور تھے حبتہ انکی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھین ۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبد الرحمن سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن حبتہ کیطرف غزوہ خندق کے دن دیکھا اور انھون نے خوب سختی سے جہاد کیا (اسوقت) یہ کم سن تھے انکو آپنے بلایا اور پوچھا اے جوان تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تمکو نیک بخت کرے تم مجھسے قریب ہو جاؤ سعد آپ سے نزدیک ہو گئے آپنے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا ابو قتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ ابو قتادہ نے کہا کہ جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور تلاش کرنے نکلا سعدہ سے میری ملاقات ہوئی مینے اسکو ایسی مار ماری کہ وہ سست ہو گیا اور سعد بن حبتہ نے اسکو پایا انھون نے اسکو مارا کہ وہ گر گیا یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہین کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب ہی وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہین اور خنیس ابو یوسف کے دادا ہی ہین جو کوفہ مین صاحب چہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (چہار سوج چہار سو کا معرب ہی یہ کوفہ مین ایک مقام کا نام تھا جو کو رہتا اور چار و طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے مالک تھے اسوجہ سے انکا یہ نام پڑ گیا) اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہی انکی والدہ حبتہ صحابیہ تھین انکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھین آپنے انکو برکت کی دعا دی اور انکے سر پر مسح کیا ۔ احد کے دن یہ خورد سال سمجھے گئے تھے اسوجہ سے شریک نہین ہوسکے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے انکو بصرہ مین شمار کیا ہی ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عامر صالح بن رستم نے حسن سے انھون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کرکے خبر دی کہ آپ نے ابو بکر سے فرمایا کہ سعد جو یہ ابو بکر کے غلام تھے ا نکی خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھی انکو آزاد کردو۔ ابو بکر نے کہا کہ ہمارے پاس انکے سوا اور کوئی (غلام) نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کردو۔ آدمی تمہارے پاس آئینگے (یعنی اگر تم آزاد نہ کروگے تو لوگ تمکو برا کہینگے اور تمسے انکار کرینگے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپنے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں۔ انکی کنیت ابو بلال تھی دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے انکے بیٹے بلال نے انسے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انھوں نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپکی امت میں کون بہتر ہے آپنے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانے کے لوگ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ دوسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہونگے جو بے گواہی طلب کیے گواہی دینگے اور بغیر قسم لینے کے قسم کھائینگے اور امانت میں خیانت کرینگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن حماز کے بھائی تھے احد اور اسکے بعد کے معرکوں میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے جار جیم اور آخر میں را کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حا مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں۔ اور طبری نے کہا ہے کہ حمارح اور ر کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ عطیہ کے والد ہیں عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔ محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عطیہ سے انھوں نے اپنے والد سعد بن جنادہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز خدا کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر خدا پر قسم کھائے تو خدا اسکو پورا کرے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آکر مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

جہنی سنان بن سعد کے والد ہیں انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نہ کرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا میں شامل کرلے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی سند حدیث مجروح ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صمتہ انکا نسب انکے والد کے نام میں گذر چکا ہے انصاری خزرجی ہیں قبیلہ بنی نجار سے ہیں یہ اور انکے والد دونوں صحابی تھے یہ سعد جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے جہیم بن حارث بن صمتہ کے بھائی تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوہ احد اور نیز اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان مسلمانوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارثہ بن خزرج سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان انصار کے ناموں میں جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن کا نام بھی روایت کیا ہے الغرض علماء نسب نے انکے نسب بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور ابن مندہ و ابو نعیم نے بجائے حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابو عمر نے حارثہ لکھا ہے ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونوں جگہ ایک ہی عبارت ہے غالبا وہ بھول گئے ہوں ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہیں ہے کہ پوشیدہ رہ جاتی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان بلوی انصار کے حلیف ہیں طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے انکا ذکر یوں کیا ہے کہ سعد بن حجاز بن [illegible] ثعلبہ کعب بن حجاز کے بھائی تھے اور جنگ [illegible] میں شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور انکے بھائی غزوہ بدر میں شریک تھے ابو موسی نے ابن مندہ کو عروہ تک پہنچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ میں خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوئے انمیں سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے تھے اور ابو موسی نے اسی طرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن حجاز انصاری ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن حجاز لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد کے نسب کو اسی طرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے درست اسکو صحیح سمجھتا ہوں واللہ اعلم میں کہتا ہوں کہ یہ ابو موسی کا قول ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ ابو موسی کے قول حبان میں ناقلوں کی غلطی ہے اور صحیح وہ ہے جو سعد بن حجاز کے بیان میں ذکر کیا گیا اور یہ شبہ اختلاف علما کو اسی جگہ بیان کر دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ صحیح انکو حبان نہیں کہا ہے اور ابن مندہ نے انکا ذکر اسی جگہ (سعد بن حجاز کے تذکرہ میں) لکھا ہے اور اگر ابو موسی وہاں پر انکا ذکر کرتے تو بہت اچھا ہوتا اور ہم اگر انکے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگوں کو گمان ہوتا کہ ایک تذکرہ رہ گیا ہے [illegible] ہو یا اس [illegible] لیکن [illegible] ان لوگوں کے نام کے متعلق جو دونوں [illegible] شہید ہو گئے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہے میں نہیں جانتا یہ کیا بات ہے مگر یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہیں ہو سکتا اور ان [illegible] ایک روایت میں ان کے والد کا نام حبان مروی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور حرہ کے دن شہید ہوئے انکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور اسمیں اعتراض ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حمزہ۔ ابو بکر بن ابو علی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے انکو افراد میں بیان کیا ہے۔ محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے سعد بن حمزہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے یہ حدیث ابن عجلان کی مشہور ہے سعید وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ سعید وہ ایک آدمی ہے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان ایک اور واسطہ نکلتا ہے اور بعض لوگوں نے انہیں تصحیف کی اور انکو حمزہ سے مرسلا بیان کیا ہے انکا ذکر ابو موسی نے لکھا ہے اور چونکہ انکی تصحیف معلوم ہوگئی اسلیے ہم نے انکا ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور انکے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے یہ وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کردہ حدیث زید بن خارجہ کے وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ انکے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنیکی حدیث انکے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ انصاری۔ یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں انصاری ساعدی تھے احد میں شریک تھے انکی ایک لڑکی عمرہ نامے تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولہ۔ بنی مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبدالعزی عامری کے غلام تھے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں میں سے ہیں ابن اسحق اور موسی بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے انکو اہل بدر میں بیان کیا ہے۔ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے حجۃ الوداع میں مکہ ہی کو پہونچکر مرگئے جس سے سعد کی وفات کے بعد اولاد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت گذر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کرلو سعد بن خولہ کے ہیں حجۃ الوداع کے سال فوت ہوئے ہیں کسی کو اختلاف نہیں کیا مگر طبری کہ انہوں نے لکھا ہے کہ سنہ سات میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے ہم سے ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفرج کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے دن ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہوگیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کردوں اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپ نے جواب دیا

کہ تم میرے بعد پیچھے رہکر جو عمل خدا کی خوشنودی کیواسطے کروگے اس سے بلند ہی درجے میں بڑھتے رہوگے یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کردے اور انکو
الٹے پیروں نہ پھیر سعد نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت میں گئے تھے انکے اور انکے ساتھیوں کے حق میں آیت
نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی آخر تک یعنی ان لوگوں کو نہ ہنکاؤ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا ہی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سعد بن خولی مہاجرین میں سے ہیں اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحق سے بنو عامر بن لوی کے ذکر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہی
کہ سعد بن خولی یعنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوئے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ سعد بن خولی ہی سعد بن خیثمہ ہیں جنکا بیان اوپر گذر الو
بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو الگ عنوان میں بیان کیا ہی اور ابوموسی نے انکا ذکر کیا ہی کہ سعد خولی کے غلام تھے اسکو طبرانی نے بیان کیا ہی اور انھوں نے عروہ
بدریوں کے بیان میں روایت کی ہی کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خیثمہ اور سعد بن خولی کو دو شخص بیان کیا ہی اور دونوں کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہی اور یہ
بیانات مختلف اور باہم خلط ملط ہوگئے ہیں اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہوں [illegible] ابونعیم کے ساتھ ہوا اور یہ دونوں ایک شخص ہیں مجھے
نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے اسکو دو جگہ کیوں بیان کیا حالانکہ انکی عادت اس قسم کے واقعات میں نسب تغیر ہوتی ہی کہ اختلافات کو تفصیل کردیتے ہیں اسطرح بیان کیا گیا ہی کہ ظاہر
کہ یہ تھے پس اگر ابن مندہ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کر لیا تو ایک بات ہی کیونکہ دونوں کا ایک ہونا ظاہر تھا لیکن ابوموسی کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط
ہیں کچھ نہیں ہی اور یہ ہی کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہیں ہی بلکہ وہ سعد بن خولی ہیں اور غرض سے ہی سعد بن خولی کا منقول ہی وہ اور سعد بن خیثمہ ایک ہیں ہم بیان
کر چکے ہیں کہ جو روایت عروہ سے منقول ہی وہ تمام اقوال کے مخالف ہی اور دوسروں کی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام میں پھنس گئے تھے اسکو ابو معشر نے بیان کیا ہی اور بعض لوگوں نے
بیان کیا ہی کہ وہ فارسی تھے بدر میں شریک ہوئے ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسروں نے انکی موافقت کی ہی اس بات میں کسی کا اختلاف
نہیں ہی کہ یہ اور انکے آقا حاطب بدر میں شریک ہوئے تھے ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحق سے بنی اسد بن عبد العزی بن
قصی کے ذکر کا بدر کے بیان میں روایت کرکے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور انکے غلام سعد شریک بدر ہوئے) سعد غزوہ احد میں شہید ہوئے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کیواسطے انصار میں حصہ مقرر کیا تھا اسمعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہی پس اگر سعد احد میں شہید ہوگئے تو اسمعیل کی روایت
مرسل ہوگی اور جابر بن عبد اللہ نے بھی ان سے روایت کی ہی یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد کے نسب اور ولا اور شرکت بدر کے متعلق اسیطرح بیان کیا ہی جو عروہ
اور موسی بن عقبہ اور ابن اسحق و زہری سے ہی کہ سعد بدر میں شریک ہوئے تھے اور اسمعیل بن ابی خالد سے روایت ہی کہ سعد حاطب کے غلام سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے
کہا یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں ہی آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان میں شریک ہوا ہی وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا ابونعیم نے کہا ہی مجھے نہیں معلوم کہ اسمعیل نے

سعد کو پایا ہو یا نہیں واللہ اعلم اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابو زبیر سے انھوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرؤ القیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں انکی کنیت ابو خیثمہ تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہے۔ ابن الکلبی و ابن ہشام اور ابو عمر اور ابن مندہ اور ابو نعیم وغیرہم نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحاق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے اوسیطرح بیان کیا ہے لیکن پھر ابن اسحاق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجب تعجب ہے میرے نزدیک یہ وجہ ہے اسلئے کہ ابن اسحاق نے انکا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اسوجہ سے انکو بنی عمرو سے کہدیا ہو کہ یہ انکے سردار تھے واللہ اعلم یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے ابن اسحاق نے اسکو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوہ بدر میں شہید ہوئے انھیں میں یہ بھی تھے طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمرو بن عبدود نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی جرم میں مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوہ احزاب میں مار ڈالا انکے والد خیثمہ نے بوقت غزوہ بدر میں جانیکا ارادہ کیا تو انکے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کی یہاں (مکان پر) ضرور رہنا چاہئے اسلئے مجھے جہاد میں جانے دو اور تم یہیں گھر میں رہو سعد نے باپ سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہوتا تو میں آپکو اجازت دیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں (اس امر میں طول ہوا قرعہ پھینکنے کی نوبت پہنچی) دونوں نے قرعہ پھینکا تو سعد کے نام قرعہ آیا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ غزوہ بدر میں گئے اور بدر میں شہید ہوگئے انکے کوئی اولاد نہ تھی اور بعض نے کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور انکے والد خیثمہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوہ بدر کے بعد رسولخدا کیساتھ جہاد میں شریک ہوئے غزوہ تبوک میں یہ نبی صلعم سے پیچھے رہگئے تھے لیکن پھر جاملے تھے بعض لوگ کہتے ہیں جو رسولخدا صلعم سے غزوہ تبوک میں ابو خیثمہ جاملے تھے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے جس وقت رسولخدا صلعم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام فرمایا سعد کے مکان کو آپ لوگوں سے ملنے اور بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے مشہور تھا اسوجہ سے لوگ انکو شہید کہا کرتے تھے جب رسولخدا صلعم وہاں سے نبی نجار کے پاس تشریف لائے اور ابو ایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے سعد بن خیثمہ کا بدر میں شہید ہوجانا صحیح ہے اسکو عروہ اور ابن شہاب وغیرہما نے بیان کیا ہے اور جو بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد غزوہ تبوک میں پیچھے رہگئے تھے انکے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوہ تبوک میں جو پیچھے رہگئے تھے وہ خود بھی ابو خیثمہ تھے اور یہ وہی مالک بن قیس ہیں انکے نام میں اور باب الکنیت میں انکا ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

دوسی ہیں انس بن مالک نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسولخدا صلعم سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تو نے قیامت کیلئے کیا سامان کیا ہے پھر مسجد میں تشریف لاکر بہت تخفیف کیساتھ آپنے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے اسی اثنا میں سعد دوسی کا گذر ہوا تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہونچا یہانتک کہ اپنی پوری عمر وہ اچھی طرح بسر کر سکے تو (قیامت کے قریب) کسیکو زندہ نہ پائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ذہلی ہیں ابن ابی علی نے انکا ذکر کرتے وقت کہا کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور انکا نام میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ وہ سعر ہیں اور سعر کے ذکر میں اسی بیانکو دوبارہ لکھا ہے انکا تذکرہ ابو

ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ذباب دوسی حجازی ہیں ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبید اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے۔ ہم کو صفوان بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو منیر بن عبداللہ نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہ میری قوم پر مجھکو سردار کر دیجیے تو آنحضرت نے مجھکو سردار کر دیا پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے اپنے وقت میں عامل بنایا پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھکو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آئے اور کہا کہ اے میری قوم تم لوگ شہد کی زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہیں ہے قوم نے پوچھا کسقدر زکوۃ دیجاوے تو سعد نے کہا دسواں حصہ۔ پھر دسواں حصہ قوم سے لیکر حضرت عمر کے پاس بھیجا انھوں نے مسلمانوں کے صدقہ میں داخل کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب سدی نے مصعب بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اہل مکہ کو امن دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہیں دی۔ اور ابن خطل کو حجاب کعبہ میں لٹکتا ہوا دیکھکر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اسکی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہونچکر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگوں نے بازار میں دیکھا وہیں مار ڈالا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رافع حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونوں کے بعد والوں نے انکا ذکر کیا ہے یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انھوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیواسطے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہانتک کہ سینے آپکے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمھارا دل خراب ہو گیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیوں کے پیسکر تمھارے سینہ پر ملدے۔ یونس نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انھوں نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور اسمعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار ہو گئے اور حدیث گذشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ کہ بعض علما نے کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ میں بیمار ہو گئے آنحضرت صلعم ان کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بنو حجبے سے تھے یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعید بن ربیع ہے اسکو موسی بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور انکا ذکر انشاء اللہ آئندہ آویگا۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی عقبی بدری ہیں انصار کے نقیبوں میں سے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب اور موسی بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبد اللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے یہ سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے عقبہ اولی اور ثانیہ میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے ہمیں ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھوں نے مالک سے انھوں نے انس سے انھوں نے یحیی بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ غزوہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لادے ایک آدمی نے کہا میں (خبر لاتا ہوں) اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں گھومنے لگا سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کیواسطے بھیجا ہے سعد نے کہا کہ آپکے پاس جاؤ اور میرا سلام کہو اور آپکو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابلہ کرنے والوں کو دوزخ میں پہنچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تمکو خدا کے پاس کوئی عذر نہوگا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور تم میں سے کوئی شخص زندہ رہا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس گئے تھے ابی بن کعب تھے اسکو سعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہنا کہ سعد بن ربیع تم سے کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور اس عہد کو جو تم نے لیلۃ العقبہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اسکو یاد کرو۔ خدا کی قسم اللہ کے نزدیک تمہارا کوئی عذر مقبول نہوگا اگر کفار تمہارے نبی تک پہنچ گئے اور تم میں کوئی آنکھ یعنی (کوئی شخص) دیکھتی باقی رہگئی۔ ابی کہتے ہیں کہ میں الگ نہ ہوا تھا کہ سعد کا انتقال ہو گیا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور آپکو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انھوں نے زندگی اور موت میں خدا و رسول کی خیر خواہی کی سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونوں ایک ہی قبر میں دفن ہوئے سعد دو لڑکیاں چھوڑ گئے تھے آپ نے ان دونوں کو دو ثلث دیے اور یہ آیت فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک (یعنی اگر میت کا ورثہ عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو انکے لیے دو ثلث ترکہ کے ہیں) اور اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہو گئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرا دیا تھا سعد نے عبد الرحمن کے سامنے اپنا مال اور اہل پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لیں کیونکہ سعد کے دو بیبیاں تھیں عبد الرحمن نے کہا خدا تمہارے اہل اور مال میں برکت دے تم مجھکو بازار بتا دو تاکہ میں اسمیں تجارت کروں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی انکی کنیت ابو الحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے غزوہ احد میں یہ کم سن تھے (احد کے بعد کی جنگ میں شریک ہوئے)

ابونعیم نے کہا ہے سعد بن زید بن سعد اشہلی انکو نبی صلعم نے نجد کیطرف بھیجا تھا۔ اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا بیان علیحدہ کیا ہے (اور وہ سعد جنکا بیان علیحدہ ترجمہ میں لکھا ہے) میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہیں۔ انکا ذکر اب آویگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید طائی ہیں اور بعض نے انکا نام کعب بیان کیا ہے انسے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہے ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی انھون نے ابی یحییٰ یعنی محمد بن عمر قطان سے اونھون نے جمیل بن زید طائی سے اونھون نے سعد بن طائی سے روایت کی ہے اور بعض انکو انصاری کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھے نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لاکر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرت نے اسکے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہوگئی تو آپنے تمام مہر ادا کردیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزون میں چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اونھون نے کعب بن زید سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن یوسف ذمی نے ابی معاویہ سے انھون نے جمیل سے انھون نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جمیل نے عبداللہ بن عمر سے بن زید کعب سے روایت کی ہے اور کعب عجرہ کے بیٹے ہین چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اسوجہ سے انکی سند مین اضطراب ہے اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ انکو ابن اسحاق نے ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو کہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہے سعد بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن بنی زریق انصاری خزرجی زرقی ہین انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسیطرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن یزید فاکہ ہین اور ابونعیم نے انکا ذکر کرکے کہا ہے کہ سعد بن فاکہ بن زید ہین اور بعض نے انکا نام اسعد بیان کیا ہے اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہوچکا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہین عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان انصار کا نام جو غزوہ بدر مین موجود تھے ذکر کیا پھر بنو عبد الاشہل مین سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہے ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بیشک جسوقت نبی صلعم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو اس قبیلہ انصار مین میرا خیال رکھو بیشک یہ انصار ایسی گروہ ہین کہ جنمین مین داخل ہوا۔ اور یہ میری رازدار ہین انکی نیکیونکو قبول کرو اور انکی برائیونکو درگذر کرو اکیلے ابونعیم نے اسکو روایت کیا ہے اور اکیلے واقدی نے بھی کہا ہے کہ یہ سعد بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اس بیان مین واقدی تنہا ہین اور واقدی کے علاوہ لوگون نے کہا ہے کہ یہ سعد بدر اور اسکے علاوہ کل غزوات مین نبی خدا صلعم کیساتھ شریک تھے ابو عمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ ان دونو نکو مین دو طرح شمار کرتا ہون۔ سعد بن زید وہ شخص ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریظہ کے قیدی دیکر انکا قیدی کیواسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیون کے عوض مین گھوڑے اور ہتھیار وہان سے خرید کر لادین اور یہ وہی سعد ہین کہ جنھون نے مشلل مین انصار کے منات کو ڈھا دیا تھا سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کیوقت بیٹھ رہنے مین مروی ہے۔

بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن زید طائی جنھوں نے قبیلہ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا وہ ان دونوں سے علیحدہ ہیں علاوہ اسکے ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ہمنے ابو نعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے تو وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہیں اور ابو عمر نے ابو نعیم کی موافقت کی ہے اور انکو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جو نجد کی طرف گئے تھے مگر ابو عمر نے انکو دو شخص قرار دیے ہیں اور ہمنے انکا قول اسی تذکرے میں لکھا ہے اور ان سعد کو اور انکو جنھوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انھوں نے ان سعد کو جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ سعد وہی ہیں جنھوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابو احمد عسکری نے ابو نعیم اور ابو عمر کی موافقت کی ہے اور ان سعد کو جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار نذر دی تھی اور جنھوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ایک قرار دیا ہے اور گویا یہی درست ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عبد الملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

زید کے والد ہیں انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی وفات کی [illegible] اپنے کپڑے پہنے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھ کر خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ یہ لوگ میری گٹھری اور میرے صندوق [illegible] ہیں انکے اچھوں کو مقبول کرو اور بروں سے درگذر کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد [illegible] کے بیان میں نقل کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا پس میں نہیں جانتا کہ کیوں اسکے واسطے دوسرا بیان مقصد کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بن سعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوہ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے قواقل انصار کا ایک خاندان ہے غزوہ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہے جسکا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے انکی کنیت ابونائلہ ہے اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے اور جسر ابوعبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت مین شہید ہوے یہ جسر ملک عراق مین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ (انکا نام) صحیح سعد ہے اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ابوعمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ہے کہ (انکا نام) سعد ہے۔ انکا ذکر سلکان اور کنی کے بیان مین انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس۔ انصار بنو خدرہ سے ہین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبہ بن عبدالابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہین احد کے دن شہید ہوے انکا ذکر ابونعیم اور ابوموسی اور ابوعمر نے کیا ہے مگر ابونعیم اور ابوموسی نے (صرف سوید کا ذکر کیا ہے اور) کہا ہے کہ سعد بن سوید انصاری ہین اور دونون نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنو عوف مین سے احد مین شہید ہوے انمین سعد بن سوید بھی تھے ابوموسی نے لکھا ہے کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہے کہ (سعد بن سوید) بنو حارث بن خزرج سے ہین اور سب (کا مفاد) ایک ہے اور اس نسب کا سیاق جسکو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اور جسنے عوف بن خزرج بیان کیا ہے اسنے (عوف کو انکے دادا خزرج کیطرف منسوب کر دیا ہے اور عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل یا سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہے اور یہ عبدالاشہل وہ نہین ہین جنکی طرف سعد بن معاذ اشہلی منسوب ہین (بلکہ یہ دوسرے ہین کیونکہ یہ عبدالاشہل خزرج سے ہین اور وہ اوس سے اور ان عبدالاشہل کیطرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہے اور انکی طرف نہین منسوب ہوتا ہے اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنو دینار بن نجار ہوتی ہے جسنے ان دونون کے نسبون کو دیکھا ہے اسکے نزدیک فرق ظاہر ہے یہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل انصاری۔ خاندان بنو دینار بن نجار سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بنو خنساء سے ہین اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے (سہیل کا نام سہل بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ سعد بن سہیل بنو خنساء سے ہین اور انھی ابن مندہ اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر مین شریک ہوے تھے (انمین سے) سعد بن سہیل بن عبدالاشہل بن حارثہ انصاری جو خاندان بنو خنساء بن مبذول سے ہین بدر مین شریک ہوے تھے اور ابونعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالاشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہین ابوعمر نے اس تذکرے کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن عبدالاشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہین

اور بدر میں شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ اسکو ان دونوں نے اس بیان میں اور اس سے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ عروہ کی اس روایت میں خبط ہے میں نہیں جانتا اسکا کیا حال ہے کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اسکے مخالف ہے اور انھی مختلف مقاموں میں سے یہ بیان ہے کہ انھوں نے سعد بن سہیل کو بنو خنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کیونکہ بنو خنساء بن مازن بن نجار سے ہیں جن میں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انھوں نے خنساء بن مبذول کو اس جگہ شہود دیا ہے کہ دیا پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اسکو اور اسکے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ عنوانوں میں کر دیا ہے حالانکہ نسب اور بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہی ہیں پس میں نہیں جانتا کہ کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اسکے ابن مندہ کی طرف سے کچھ عذر ہو سکتا ہے کیونکہ انھوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انھی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے واللہ اعلم

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیر ضمری ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں انکی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگوں نے انکی کنیت ابو ضمیر بیان کی ہے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ انکے والد اور دادا حنین میں شریک ہوئے اور دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف گئے اقرع بن حارث تمیمی و عیینہ بن حصن فزاری آپ کے پاس کھڑے ہو کر عامر بن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جنکو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیسی تھے اور اقرع بن حابس محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ سعد اور انکے والد دونوں صحابی تھے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ظفری خاندان بنو ظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے انسے عبدالرحمن بن حرملہ نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (حمیم گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی اور ابو عمر نے کیا ہے اور ابوموسی نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں۔ یا اور ہیں۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ مؤذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کہ جس سے دباغت کرتے ہیں) کی

تجارت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو برکت کی دعا دی تھی و مسجد قبا کا مؤذن قرار دیا تھا اور (حضرت) بلال
(رضی اللہ عنہ) کی عدم موجودگی مین انکی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین انکو اپنا قائم مقام کر دیا۔
جب حضرت ابوبکر (صدیق) و عمر (فاروق) (رضی اللہ عنہما) کی خلافت مین شام کیطرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت مین موذنی برابر چلی آئی۔
انکی اولاد انسے حدیث روایت کرتی ہے عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے
دادا سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیون کو کانون مین داخل کر لیا کرین اور انھون نے
یہ بھی بیان کیا ہے کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار پکارتے تھے اور اقامت مین ایک ایک بار۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ سعد قرظ حجاج
کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ
بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابو ثابت یا ابو قیس تھی اور پہلا قول صحیح ہے یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے اسپر سب کا اتفاق
ہے اور بعض کے نزدیک یہ شریک بدر تھے ابن عقبہ و ابن اسحق نے انکو اہل بدر مین نہین ذکر کیا ہے اور واقدی و مدائنی اور ابن کلبی نے انکو بدریون مین
ذکر کیا ہے یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد مین انصار کا علم انھی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار مین صاحب وجاہت و ریاست تھے انکی سرداری کو
انکی قوم تسلیم کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر دن ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے جو ترید کے ساتھ برابر گھومتا رہتا
تھا کہا جاتا ہے کہ اس وقت خزرج مین ایسا کوئی گھر نہ تھا جسمین چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے قیس بن سعد بن عبادہ بن دلیم کے یہ اور انکا
گھرانا سخاوت مین مشہور تھا۔ ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی
انھون نے کہا کہ مین نے یحیی بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت
کر کے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کیواسطے ہمارے گھر مین آئے اور فرمایا السلام علیکم و رحمۃ اللہ قیس نے
بیان کیا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنیکی کیون نہین اجازت دیتے سعد نے
جواب دیا کہ اسکو چھوڑ دو آپ پھر زیادہ سلام کرینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام کر کے واپس چلے سعد آپکے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ
مین آپکے سلام کو سنتا تھا اور آپکو آہستہ سے جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہمپر زیادہ سلام کرین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سعد کیساتھ لوٹ آئے
سعد نے آپکے نہانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعد نے آپکو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپ نے اسکو اوڑھ لیا پھر آپ نے
اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر قیس بن سعد لوگون مین بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جسکو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے کہ قیس بن سعد بخشش کے کرنے سے ہین سعد بن عبادہ
اور سعد بن معاذ کی بابت خبر (مشہور) ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابو قبیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا ؎ فان یسلم السعدان یصبح محمد
بمکة لایخشی خلاف مخالف ٭ راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہین پھر دوسری
رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا ؎ ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ٭ ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف ٭ اجیبا الی داعی الہدی وتمنیا ٭ علی اللہ فی
الفردوس منیة عارف ٭ وان ثواب اللہ للطالب الہدی ٭ جنان من الفردوس ذات رفارف ٭ جب کہا کہ یہ دونون سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
ہین جب غزوہ خندق کا واقعہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی تہائی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لیکر واپس
ہو جائے اور اپنے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے مین خاصکر مشورہ لیا اور ان دونون نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپکو ایسا کرنیکا حکم
ہوا ہے تو آپ کیجئے اور اگر ایسا نہین ہے تو بجز ہم انکو سوا تلوار کے اور کچھ نہ دینگے آپنے فرمایا مجھکو کچھ حکم نہین ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جسکو مین تمسے
بیان کرتا ہون دونون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ان لوگون نے جاہلیت مین کبھی ہمسے ایسی طمع نہین کی پھر کیونکر آج (ایسا ہو سکتا ہے)
باوجودیکہ خدا نے ہمکو آپکے ذریعہ سے ہدایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کے جواب سے بہت خوش ہوئے۔ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اسکو لیے ہوئے ابو سفیان کے پاس سے گذرے (ابو سفیان اسوقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے
کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائیگی آج کے دن خدا نے قریش کو ذلیل کیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے لشکر مین ہو کر
گذرے ابو سفیان نے آپکو آواز دی یا رسول اللہ آپنے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہین کہ وہ ہمارے قاتل ہین عثمان اور عبد الرحمن
بن عوف نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ نہ کرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو جواب دیا کہ اے ابو سفیان آج رحم کرنیکا دن ہے
آج خدا نے قریش کو عزت دی اور سعد سے نشان لیکے انکے بیٹے قیس کو دیدیا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپنے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ
کہتے ہین کہ آپنے حضرت علی کو حکم دیا تھا انھون نے اسکو لے لیا اور اسکو لیے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی کو اپنے اس قول مین ارادہ کیا ہے کہ سعد غیرت مند آدمی ہین اور مین انسے زیادہ غیرت مند ہون اور اللہ مجھسے زیادہ غیرت مند
ہے اور اللہ کی غیرت اسکے محرمات کے کرنے مین ہے اس حدیث مین قصہ ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو انکو خلافت کی
خواہش ہوئی اور سقیفہ بنی ساعدہ مین اپنی بیعت لینے کے واسطے بیٹھے تھے مین انکے پاس ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے اور لوگون نے ابو بکر کی بیعت کر لی
اور سعد کو چھوڑ دیا سعد نے نہ ابو بکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور شام کیطرف چلے گئے اور مقام حوران مین اقامت کی یہانتک کہ ۱۵ھ یا ۱۶ھ اور
بروایتے ۱۱ھ مین انتقال کر گئے اس پر سب مورخون کا اتفاق ہے کہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوئے پائے گئے انکا بدن سبز ہو گیا تھا دیکھنے والون کو
ان کے موت کی خبر نہین ہوئی یہانتک کہ کسی کہنے والے کو کنوین کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے ؎ نحن قتلنا سید الخزرج
سعد بن عبادہ ٭ فرمیناہ بسہمین ٭ فلم نخط فوادہ ٭ جب غلامون نے یہ آواز سنی تو گھبرا گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اسکو ٹھیک وہی دن پایا کہ جسمین سعد

شام میں انتقال کر گئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس کنوئیں سے آواز آئی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ بیر سکن تھا ابن سیرین نے کہا ہے کہ سعد کھڑے ہوئے پیشاب کر رہے تھے کہ یکایک تکیہ لگا لیا اور مر گئے انکو تو جن نے قتل کر ڈالا تھا اور دونوں شعر کہے تھے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اکہا گیا ہے کہ سعد کی قبر منیحہ میں ہے جو دمشق کا ایک گاؤں ہے انکا مزار مشہور ہے جسکی زیارت آجتک ہوتی ہے ابن عباس وغیرہ نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھکر پھر اسکو بھولا دے وہ خدا سے کوڑھی ہوکر ملیگا اور جو شخص دس (آدمیوں) کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئیگا حتی کہ اسکو عدل (آکر) چھوڑا دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ مجہول شخص ہیں۔ انسے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ آپ سے لوگوں نے آیہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم ہیں سے ایک گروہ ہے اگر وہ لوگ کانے دجال سے سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہوتے تو میں ان پر بددعا کرتا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ پہلے تذکرہ کے لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اطول کے بیٹے ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابو نعیم نے کہا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ابن اطول ہیں بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ علیحدہ کیا ہے اور وہی جسکو ابن اطول نے نقل کیا ہے بعینہ انکی روایت سے ذکر کیا ہے۔ واصل بن عبد اللہ بن بدر ابو الحسین قشیری نے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن بدر بن واصل بن عبد اللہ بن سعد بن خالد قحطانی نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے جب تستر پہنچتے تو وہاں (تین دن) ٹھہرتے لوگ انسے کہتے کاش (اور) ٹھہرتے عبد اللہ جواب دیتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت سے منع کیا ہے اور جو شخص خراج کے شہروں میں (تین دن) ٹھہرتا ہے اسنے غفلت کی اسکو اسیطرح ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن واصل بن عبد اللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا۔ پس ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ ابن اطول کا نسب جسطرح بیان کیا ہے اس سے انھی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام سعید ہو اور انکا ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالی ہوگا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ تھے عمیر بن سعد کے والد ہین بدر مین شریک ہوے اور انکی نسل منقطع ہوگئی اسکو عروہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا نام سعید بیان کیا ہو اور انشاء اللہ اسکا ذکر سعید کے بیان مین آویگا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہو قاری بنو قارہ انصاری کیطرف منسوب ہی۔ جنگ قادسیہ مین ۱۵ھ مین بعمر ۶۴ سال شہید ہوے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینون تک زندہ رہکر مرے ابن نمیر نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو زید تھی اور یہان چار شخصون مین سے ہین جنھون نے انصار مین سے قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حفظ کیا تھا انسے عبدالرحمن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہو انکا شمار کوفیون مین ہو سفیان نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت کی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہین اور ہم شہید ہونگے پس تم ہمسے خون کو نہ دور کرنا اور ہمکو سوا اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی مین کفن دینا اسکو شعبہ و مسعر نے قیس بن مسلم سے انھون نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہو انھون نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن اسیطرح بیان کیا مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ سعد اہل کوفہ سے ہین اور ابو عمر اور انکے سوا اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ سعد قادسیہ کے دن شہید ہوگئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور مدائن کے بعد ہی لہذا انکے کوفہ کیطرف منسوب ہوسکنے کی کوئی وجہ نہین ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہین انکا وہم ہو سعد قارہ مین سے کیونکر ہوسکتے ہین حالانکہ قبیلہ قارہ دیس محلم بن بن غالب بن عائذہ بن شبیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہین اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہین اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہین پھر کیونکر دونون متفق ہوسکتے ہین بلکہ یہ سعد قاری قرات سے ہین اور (اوپر) مذکور ہوچکا ہو کہ یہ انصار مین سے پہلے شخص ہین جنھون نے قرآن کو حفظ کیا اور قبیلہ اوس مین انکے سوا اور کسی نے قرآن کو نہین حفظ کیا اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو لیکن مین اسکو مستبعد سمجھتا ہون کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار مین سے ہون کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہین اور انھی انس بن مالک نے بیان کیا ہو کہ ابو زید میرے چچاؤن مین سے ہین اور انس بنو عدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہین پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہوسکتے ہین اوسی ہونے کی حالت مین یہ بالکل ہی مستبعد بات ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا عتبہ کے ساتھ بدر مین شریک ہوے تھے۔ عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیۃ لا تطردوا الذین

یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ کی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ یہ آیت عتبہ اور اُنکے غلام سعد اور حاطب اور انکے غلام سعد کے بارے مین نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین انکی کنیت ابوعبادہ تھی بدر مین شریک ہوے اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحق نے بیان کیا ہی یہ ان لوگون مین تھے جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینون نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام سعید بن عثمان ہی۔ انشاء اللہ اسکا ذکر وہین آئیگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عرجی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو انھون نے مقام عرج سے مدینے تک راستہ بتایا تھا ابوعمر نے بیان کیا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سعد قبیلہ لعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن سے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہی ابوعمر نے لکھا ہی کہ بعض لوگ انکو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہین اور انکو عرجی اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام عرج مین ملاقی ہوے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راہبر تھا مقام عرج سے مدینہ تک مین نے آپکو تکیہ لگائے ہوے کھاتے دیکھا عبادل کے غلام فائد نے ابن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہمراہ ابوبکر تھے اور دونون کے ساتھ اپنے بیٹے تک آنیکا واقعہ بیان کیا اور آپ بنو عمرو بن عوف سے ملے اور انھون نے پوچھا کہ ابو امامہ کہان ہین سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھسے پہلے یارسول اللہ گئے ہین انکو خبر کردون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے سعد اسلمی کا ذکر کیا ہی اور ہم بھی وہان انکا ذکر کرچکے ہین اور اس جگہ انھون نے سعد عرجی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اسلمیون کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے حالانکہ دونون ایک ہین کیونکہ یہی وہ ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ تک آئے تھے اور البتہ بنو عمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ تھے جیسا کہ ہمنے اسکو بیان کیا پس ہم نہین جانتے کہ کیون ان دونون کو الگ الگ کہدیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر انکی کنیت ابوالحارث ہی غزوۂ احد مین یہ چودہ سال کے تھے اسوجہ سے شریک نہین ہوسکے اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہی غزوۂ خندق مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا ابن مبذول۔ جنگ احد اور خندق مین شریک ہوے یہ حمزہ بن عمارہ کے بھائی تھے۔ ان کے عقب نہین ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عمارہ سعد کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو سعید ہے قبیلہ بنی زرق مین سے ہین یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے انکے نام مین اختلاف ہے اکثر لوگ انکو سعد بن عمارہ کہتے ہین انسے عبداللہ بن مرہ اور عبداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ ابن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے ابو الفضیل سے انھون نے عبداللہ بن مرہ سے انھون نے ابو سعید زرقی سے روایت کرکے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کی بابت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ رحم مین جو مقدر ہے وہ ہوکر رہیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور اسکو ہم کنی کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کرینگے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ بنو سعد بن بکر سے ہین بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور بخاری نے عمرو بن محمد سے انھون نے یعقوب بن ابراہیم سے انھون نے ابن اسحٰق سے انھون نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے بنو سعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے جو صحابی تھے سعد سے انھون نے عمارہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھکو نصیحت کرو خدا تمپر رحم کرے انھون نے کہا کہ جب تم نماز کیواسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو کیونکہ جسکو وضو نہین اسکی نماز نہین اور جسکی نماز نہین اسکا ایمان نہین اور حاجت سے زیادہ طلب نکرو کیونکہ یہی فقر ہے اور احتیاج ہے اسکے کچھ لوگون کے ہاتھون مین ہے اس سے ناامید ہوجاؤ کیونکہ یہی غنی ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب کہتے ہیں کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکون کو جمع کیا اور انکو وصیت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری ہیں اور انکے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ صفین مین حاضر ہوئے تھے ابن کلبی وغیرہ نے ان دونون کو ان صحابہ مین ذکر کیا ہے جو صفین مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثقف ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوئے اور انکے بیٹے طفیل دونون احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین دونون شہید ہوئے تھے۔ محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ مین انکے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف بن قیس وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے لیکن صحیح نہین ہے ہمکو ابو [illegible] یحییٰ بن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیون نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اسکو لیکر آگئے آپنے فرمایا کہ اسمین مت جھگڑو کیونکہ اسمین جھگڑنا کفر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے تذکرے کو لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے احد اور اسکے بعد کے واقعات مین شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہین انکا ذکر ابن دباغ اندلسی نے روایت کرکے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس ملائی نے محمد بن حجادہ سے انھون نے اپنے والد سے انکی حدیث روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض ثمالی۔ انکی روایت کردہ حدیث مرسل ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے بلکہ یہ تابعی ہین یہ ابن مسعودؓ سے حدیث روایت کرتے ہین انکی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی مین سب سے زیادہ سخت تھے انسے ابو اسحق ہمدانی نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی مین سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر ہوئے۔ ابونعیم اور ابوموسی نے انکو اس مقام پر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے انکو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہے اور سب ایک ہی ہین ہمنے سب کا ذکر کیا ہے اور ہمنے ہر ایک بیان مین اسکے ناقل کا نام ذکر کردیا ہے اور ابوموسی نے بیان کیا ہے کہ سعد عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہین اور یہ بھی وہی ہین اور ابوموسی نے ابن شہاب سے نقل کرکے خاندان بنی زریق کے شرکاء بدر مین سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہے مین کہتا ہون کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ سعد ان سعد کے غیر ہین اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جو بدر مین شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہے پس اگر دونون ایک ہوتے تو دونون کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونون کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اسکے بعد لکھا ہے کہ اور اسعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ اسعد ہی سعد ہی ہین انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہے اس سے معلوم ہوگیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد دو شخص ہین۔ ابوموسی نے انکے نسب مین خلدہ کو دیکھکر گمان کیا کہ سعد بن عثمان انہی مین سے ایک ہین حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہین اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہین اور سعد بن عثمان الگ ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیون نے انکو ۳۷ھ مین عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کرڈالا۔ ان کے صحابی ہونے مین شبہ ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرحا صحابی تھے۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے سعد بن قرحا سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی نکاح میں جمع کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عنزی اور بروایتی قریشی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعد خیر رکھا تھا ان سے انکے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے حسن نے سعد بن قیس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن آدم چار رکعت نماز اول دن میں پڑھا کر میں تجھکو اُسدن کے آخر تک محفوظ رکھونگا عثمان بن عمر نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے انھوں نے حارث بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھکو خبر دیجیے کہ وہ جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جنکو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ (بھی) تقدیر الٰہی سے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انھی کی روایت سے ایک حدیث سود کے بارے میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے۔ واقدی نے ابن عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کیواسطے سامان کیا تھا مگر انتقال کر گیا انکی قبر بنو قارظ کے مکان کے پاس ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں انکا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی انکی شرکت بیان فرمائی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجر جنکا نام خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہے انکی کنیت ابو سعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنسے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ غزووں میں شریک رہے تھے ان سے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عطا بن یسار اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلند درجوں والوں کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جیسا کہ تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے

کناروں میں سے کسی کنارے میں طلوع کرتے ہیں اور ابوبکر اور عمر انھی میں سے ہیں (بلکہ ان سے بڑھ گئے) حضرت ابو سعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوئے اور ہمکو بغیر مال کے چھوڑ گئے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپ نے جب مجھکو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہی خدا اسکو غنی کر دیتا ہی اور جو طالب عفت ہوتا ہی خدا اسکو عفت عنایت کرتا ہی میں (اپنے دلمیں) کہا کہ آپ یہ باتیں مجھی کو کہتے ہیں (پس میں بغیر مانگے واپس چلا آیا) سنہ میں جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوے یہان صحابہ میں سے ہیں جنکی اولاد باقی ہین یہ اپنی مونچھونکو مونڈواتے تھے اور ڈاڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے ہم انکا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ اس سے زیادہ کرینگے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد میں جو قبیلۂ قضاعہ کا ایک بطن ہو آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اور یہی سعد بن ابی وقاص ہیں اور ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور بروایتی اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ تھا قریشی زہری تھے انکی کنیت ابو اسحق تھی سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حمنہ ابو سفیان بن امیہ کی بیٹی تھیں سعد چھٹے اور بقول بعض چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے مسلمان ہونے کیوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہی کہ میں نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکے جنتی ہونیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہی اور صحابہ کے دس سرداروں میں سے ایک شخص ہیں اور اصحاب شوری کے چھے صحابہ میں یہ بھی ہیں جنکی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے خوش گئے بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا میں مبتلا ہوے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے فی سبیل اللہ (کافرونکا) خون بہایا اور تیر چلایا ہمیں ابو الفرج بن ابی رجا بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے باین طور خبر دی کہ انپر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میں عرب میں پہلا شخص ہوں جسنے خدا کے راستے میں تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا سبز انگور کی پتی اور صحرائی خار دار درختوں کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ مثل بکریوں کی مینگنیوں کے خشک پاخانہ پھرتے تھے جسمیں رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد مجھکو دین کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں بخدا (اگر میں اب بھی ان لوگوں سے کم رہا تو) میں ناکام ہوا اور میرا کیا برباد ہو گیا (یہ سعد نے اسوجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے انکی شکایت کرتے تھے جسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ سے معزول کر دیا تھا اور اہل کوفہ میں سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص انکی شکایت کیا کرتا تھا۔ ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے بیان کیا انھوں نے کہا ہمیں ابو اسامہ نے مجالد سے انھوں نے عامر سے انھوں نے جابر سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ سعد سامنے سے آرہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص (ایسا ماموں) اپنا مجھے دکھائے تو میں جانوں آپ نے سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ سعد قبیلۂ زہرہ سے ہیں اور رسول خدا صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں اور یہ سعد آپکی والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف میں ملجاتا ہے اور (عرب) میں ماں کی طرف والوں کو ماموں کہتے ہیں اور ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے تھے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نماز دن کو اپنی قوم سے پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن سعد بن ابی وقاص صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا اور انکے دین کی برائی کی یہانتک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلا اوٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہوگیا پس یہ پہلا خون تھا جو اسلام میں بہایا گیا۔ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا تھا جسکو فارسیوں کے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تھا۔ یہی اس لشکر کے سردار تھے جسنے فارسیوں کو قادسیہ و جلولا میں شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کیطرف روانہ کردیا تھا جسنے جاکر وہاں شکست دی انھوں ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں یہ عراق کے والی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کردیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا انکو اصحاب شوریٰ میں کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو تو خیر ورنہ میرے بعد خلیفہ ہو میں اسکو وصیت کرتا ہوں کہ انکو عامل مقرر کرے کیونکہ میں نے انکو نالائقی یا خیانت کیوجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر انکو معزول کرکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو انکی جگہ پر مقرر کردیا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رجاء بن محمد عدوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اسکو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے مقبول ہوتی تھی اور لوگ اسکو جانتے تھے اور انکی دعا سے ڈرتے تھے اسمعیل بن علی نے کہا ہے کہ اور ہمیں یحییٰ بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن صباح بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (فداک ابی و امی) ماں اور باپ دونوں کو ملا کر نہیں کہا بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد کے دن انسے فرمایا اے سعد تیر مارو تجھپر میرے ماں اور باپ قربان ہوں تیر چلاؤ مروی ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی حضرت نے ماں اور باپ کو ملا کر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے تھے۔ جب عثمان (رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہے اور لڑنے والوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے [illegible] ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے چاہا کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اپنی خلافت کی دعوت دیں [illegible] سعد رضی اللہ عنہ

نے انکی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کیطرف رغبت کی اور ان لوگوں کو خط بھیجکر بلایا تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون طلب کرنیمین انکی مدد کرین اور کہاکہ تم
لوگ حضرت عثمان کی مدد نکرنے کا کفارہ سوا اسکے اور کسیطرح نہیں کرسکتے انہیں سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور انکے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب
مین چند اشعار لکھے ۔ معاوی لا اوک الدار العیاء ۔ ولیس لما تجی بہ دوار ۔ ایدعونی ابو حسن علی ۔ فلم ارد علیہ بشار ۔ وقلت لہ اعطنی سیفا قصیرا تمیز بہ
العداوۃ والولاء ۔ اتطمع فی الذی اعیا علیا ۔ علی ما قد طمعت بہ العفاء ۔ لیوم منہ خیر منک حیا ۔ ومیتا انت للمرء الفداء ۔ سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے
روایت کی انھوں نے کہاکہ مین نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا مین تاریکی مین ہون مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہی کہ ناگاہ میرے سامنے چاند
روشن ہوگیا اور مین اسکے پیچھے چلا جاتا ہون اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اس چاند کیطرف مجھپر کون سبقت لیگیا ہی اور زید بن حارثہؓ اور علی بن ابی طالب اور
ابوبکر کو دیکھتا ہون اور انسے پوچھتا ہون کہ تم لوگ اس جگہ کب پہنچے انھوں نے جواب دیا کہ ابھی پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
پوشیدہ دعوت اسلام کرتے ہین پس مین اجیاد کی گھاٹی مین آپسے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہوگیا اور سوا ان لوگون کے (جنکو خواب مین دیکھا
تھا) اسلام مین مجھپر کوئی سبقت نہیں لیگیا تھا داؤد بن ابی ہند نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیۂ وان جاہدک
علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا میرے ہی بارے مین نازل ہوئی تھی۔ سعد نے کہا کہ مین اپنی والدہ کا بہت مطیع
تھا جب مین مسلمان ہوگیا والدہ نے کہا کہ ای سعد یہ کیا دین ہی جسکو تو نے پیدا کیا ہی قسم ہی کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ مین کھانا پینا چھوڑ دونگی۔
یہانتک کہ مرجاؤنگی اور لوگ تمکو بہت مطعون کرینگے سعد نے کہا ای والدہ (ایسا) نہ کرنا کیونکہ مین اپنا دین نچھوڑونگا سعد کہتے ہین کہ انھوں نے ایکدن
اور رات کھانا نہیں کھایا اور سخت تکلیف مین رہین مین نے کہا کہ اگر تمھاری ہزار جانین ہوتین اور ایک ایک کرکے نکل جاتی تو بھی مین اپنے اس دین کو
کسی وجہ سے نہ چھوڑتا جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگین اور خدا نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابو منہال کہتے ہین عمرؓ بن خطاب نے عمرو
ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہین اپنے خیمہ مین عربی ہین اپنے صوف کے لباس
مین شیر ہین اپنے بیشہ مین مقدمات مین عدل کرتے ہین اور تقسیم برابر کرتے ہین اور دور رہتے ہین لشکر مین اور ہمپر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہین
اور ہمارا حق ہم تک پہونچاتے ہین مثل چھوٹی چیونٹی کے ۔ سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور انسے ابن عمر اور ابن عباس
اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور انکے بیٹون یعنی عامر اور مصعب اور محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ چارون سعد کی اولاد ہین) اور ابن مسیب اور
ابو عثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہی ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی
دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمسے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ بن عیاض بن عبدالرحمن سے
انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے پوچھا

ترجمہ اگر تیرے ماں باپ اسبات پر مجبور کرین کہ تو میرے ساتھ شرک کر تو توان کا کہنا نہ مان ۱۲

اسے میرے والد میں آپکو دیکھتا ہون کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ کچھ کرتے ہین جو دوسرون کے ساتھ نہین کرتے انھون نے جواب دیا کہ اے میری بیٹی کیا تمھارے دلمین انکی طرف سے کچھ ہے مین نے جواب دیا کہ نہین لیکن مجھکو آپکے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے سعد نے جواب دیا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ہی انکو دوست رکھیگا اور منافق ہی انسے بغض رکھیگا واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات سنہ ۵۵ھ مین ہوئی اور ابو نعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد سنہ ۵۸ھ مین فوت ہوے اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے سنہ ۵۴ھ مین سعد کا انتقال ہونا بیان کیا ہے اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد کا گندمی رنگ دراز قد چوڑی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ سعد بہت پست قامت فربہ سر وار سخت انگلیون والے تھے مدینہ سے سات میل کے فاصلہ پر مقام عقیق مین انتقال کیا اور مدینہ مین کندھون پر لادکر لائے گئے اور مسجد نبوی مین مروان اور ازواج مطہرات نے نماز جنازہ پڑھی سعد کے بیٹے ہاشم نے بیان کیا کہ مہاجرون مین سعد کا انتقال سب کے آخر مین ہوا جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالون کا ایک پرانا جبہ منگاکر کہا کہ مجھکو اسی مین کفنانا کیونکہ بدر کے دن مین اسی کو پہنے ہوے مشرکون سے لڑا تھا اور اسکو اسی دن کیواسطے پوشیدہ کر رکھا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ صحابی تھے فتح مکہ اور (دیگر) مشاہد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مین نے اسکو عبد اللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے۔ انکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو محمد ہے انصاری تھے انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ حماد بن ابی حماد نے اسماعیل بن محمد بن سعد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو مختصر وصیت فرمادیجیے آپنے فرمایا کہ لوگون کے ہاتھ مین جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ اور اپنے آپکو لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی فقر حاضر ہے اور اپنی نماز کو رخصتی کی حالت مین ادا کرو (یعنی نماز پڑھتے وقت یہ خیال کرو کہ آخری نماز ہے اسکے بعد اب کوچ ہو جائیگا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملیگا) اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے کو بچاتے رہو انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون اس بیان کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن عمارہ کے بیان مین ذکر کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور دونون نے انکو وہان (خاندان بنی سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو اس مقام پر انصاری بیان کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ابو نعیم نے سعد کو اس جگہ قبیلہ سعد سے اور یہان انصار سے دیکھا اور یہانکی روایت بیان کرنے والے وہان کے راویون سے الگ تھے کسلیے انھون نے سعد کو دو شخص قرار دیدیے اور شاید ابن مندہ نے دونون کو ایک ہی شخص خیال کرکے انکا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ جو اسماعیل بن محمد اس سند مین مذکور ہین وہ محمد بن سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین مین سے ہین انصار سے نہین ہین اور یہی درست ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیصہ بعض لوگون نے انکا نام سعید و ساعدہ بیان کیا ہے یہ اور ان کے والد دونون صحابی تھے معمر نے زہری سے انھون نے حرام بن سعد بن حبیصہ سے

انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اسکو خراب کرڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مال والے اپنے مال کی نگرانی دن میں کیا کریں اور جانور والے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بہتیرے تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن حرام کے والد کو سند میں ذکر نہیں کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاس انکا شمار اہل حمص میں ہے علقمہ نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبدالرحمن بن عائذ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعد بن حاس سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اسکو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھیں خدا کے خوف سے آبدیدہ ہوں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود انصاری ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا کہ اور ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی ابو نعیم اور ابوبکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابو نعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد اور زکریا ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عقبہ بن سنان دارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ میں خندق کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان میں آدھے آدھے کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ میں سعود (جمع سعد کی ہے جنکا ذکر آگے آتا ہے) سے مشورہ کرلوں اور سعد ابن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو یکسان رتبہ کا سمجھتے ہیں اور حارث تم سے مدینے کے پھلوں میں نصف کے خواستگار ہیں تاکہ تم سے صلح کرلیں پس اگر تم چاہو تو انکو دیدو تاکہ اسکے بعد اپنے معاملہ میں غور کرو سعود نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے اگر ایسا ہے تو خدا کا حکم واجب التسلیم ہے یا یہ آپکی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپکی رائے کے تابع ہیں اور اگر آپ ہم پر مہربانی کرنا چاہتے ہیں تو قسم ہے خدا کی آپ جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انھوں نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے اور ان لوگوں سے جو پھل مانگنے آئے تھے فرمایا کہ سنتے ہو جو یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو واپس کر دیا اسی سند سے ابو نعیم اور ابوبکر بن ریذہ نے کہا ہے کہ ہمیں سلیمان بن احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسمعیل سے انھوں نے قیس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہینگے کاش میرے اس تابوت میں چنگاریاں ہوتیں جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگوں نے دیکھا تو انھیں ایک پٹا دو ہزار درہم نکلے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے لکھا ہے کہ طبرانی نے اس خبر کو اس جگہ میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی صحیح ہے میں کہتا ہوں ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ

تین سال سے بھی زیادہ بعد کو ہوا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک تک باقی رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپ سے مل گئے اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس قائل نے اپنی بات خود ہی رد کی ہے کیونکہ پیچھے رہنے والے کا نام اسنے ابو خیثمہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ اسکے سوا ہیں اور اسکے متعلق سعد بن خیثمہ اور مالک ابن قیس کے بیان میں گفتگو ہو چکی ہے جسکو تلاش کرنا ہو وہاں تلاش کرے اور یہی حال سعد بن ربیع بن عمرو کا ہے کیونکہ یہ سعد بھی شہید ہو گئے تھے خندق کے واقعہ کو پایا ہی نہیں اور سعد بن ربیع بن عدی تو اس مقام پر موجود ہی نہ تھے تاکہ اُن سے مشورہ لیا جاتا واللہ اعلم اور ابو موسیٰ نے جو کہا ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں تو اگر ابن مندہ نے کسی اور کتاب میں علاوہ اس معرفت صحابہ کے انکو ذکر کیا ہے تو میں نہیں جانتا ہوں لیکن معرفت صحابہ کی کتاب میں تو انھوں نے اسکے متعلق کچھ نہیں ذکر کیا ہے اور میں کندی کے بیان میں ابن مندہ کے تمام اقوال کو ذکر کرونگا تاکہ معلوم ہو جائے کہ انھوں نے اسکی بابت کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ثقفی۔ بخاری نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے طبرانی نے بیان کیا ہے کہ صحابی تھے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابتہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابو غالب اور ابو شیروان نے خبر دی دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی نیز ابو موسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان لوین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عیاش نے خبر دی سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور ابو بکر بن عیاش تینوں نے ابو حصین سے انھوں نے عبداللہ بن سنان سے انھوں نے سعد بن مسعود ثقفی سے روایت کی انھوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام جب کپڑے پہنتے خدا کی تعریف کرتے اور کھاتے یا پیتے خدا کا شکر ادا کرتے اسوجہ سے انکا نام بندہ شکر گذار ہو گیا یہ ابو علی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ ابو حاتم اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود کندی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں صحابہ میں انکا ذکر ہے انسے قیس بن ابی حازم اور مسلم بن صبیح نے روایت کی ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے انھوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی کہ سعد بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رنج کو ظاہر کیا اسنے صبر نہیں کیا پھر پڑھا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یعنی میں اپنے رنج و غم کی شکایت خدا ہی کی طرف کرتا ہوں ہمیں عمر بن محمد ابن طبرزد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں ابن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن ... بن اسماء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انھوں نے سعد بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم سے دریافت کیا گیا کہ کون مومن زیادہ عقلمند ہے آپ نے جواب دیا کہ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اسکی اچھی تیاری کرتا ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا انصاری اوسی اشہلی تھے۔ انکی
کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں سعد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب کو مدینہ کیطرف مسلمانوں کو
(احکام دین) سکھانے کیواسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہوگئے انھوں نے عبد الاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمھارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھپر حرام ہے جبتک
کہ تم لوگ مسلمان نہ ہوجاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے اور سعد اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوے یہ بدر (میں) شریک ہوے تھے اسمین کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے
اور احد اور خندق میں شریک ہوے تھے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے
عبد اللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ انکے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ
عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ جب خندق کیطرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے
قلعوں میں داخل کردیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ گذرے اور وہ زرہ پہنے ہوے نکلے جسسے انکا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور انکے ہاتھ میں ہتھیار تھے
اور وہ کہہ رہے تھے کہ ع لبث قلیلا یلحق الہیجا حمل ٭ ما احسن الموت اذا حان الاجل[۱] ٭ سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے ملجاؤ بخدا تم پیچھے رہگئے ہو عائشہ نے کہا
اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ جتنی ہے اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے
عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھا) نے سعد کو تیر مارا اور انکی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔
حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اسکو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں سعد نے جواب دیا کہ خدا تیرے چہرے کو آگ میں جلادے۔ اے اللہ اگر تونے قریش کی
لڑائی کو کچھ باقی رکھا ہو تو مجھکو اسکے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھکو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور انکی
تکذیب کی اور انکو نکالدیا اور اگر تونے ہمارے اور انکے درمیان میں لڑائی کو ختم کردیا ہے تو اسکو تو میری شہادت کردے اور تو مجھکو اسوقت تک نہ مار جب تک کہ میری آنکھ بنو قریظہ
کے بارے میں ٹھنڈی ہوجائے۔ یہ حبان کسرہ حا اور با موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اسکے سوا بیان کیا ہے اور صحیح یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن
معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اسکو ابن عرقہ اسوجہ سے کہتے تھے کہ عرقہ اسکی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک مشہور عورت تھی انھوں نے کہا کہ ہمسے
یونس نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اس شخص نے جسکو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرکے
بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق کے دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابو اسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انھوں نے کہا کہ جسوقت سعد
کے تیر لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد کے اندر رفیدہ اسلمیہ کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ قریب سے انکی عیادت کرسکیں جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم قبیلہ قریظہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کرلیا (اسکی خبر اگلی حدیث سے نکلتی ہے) ہمیں عبید اللہ بن احمد
بن عبد القاہر خطیب نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے
ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو

[۱] (ای حمل بن) تھوڑی دیر ٹھیر جا میدان جنگ میں (میرا اونٹ) بھی پہنچ جاتا ہے موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آجائے

بنو قریظہ میں حکم دینے کیواسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے آپنے فرمایا کہ اپنے سردار کیطرف یا اپنے میں سے
بہتر کیطرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان لوگوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے
لڑنیوالے لوگ قتل کیے جائیں اور انکی اولاد قید کیجائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے خدا کے حکم کے موافق حکم دیا ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند
سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کیطرف کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تمکو تمھارے دوستوں کا والی بنادیا ہے تاکہ تم انکے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ تم خدا کو درمیان دیکر عہد کرتے ہو کہ میرے حکم کو مانو گے
ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں سعد نے کہا اس عہد میں وہ لوگ بھی شریک ہیں جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو لوگ انکے
ہمراہ ہیں (سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کیوجہ سے آپکی طرف سے منہ پھیرے ہوئے تھے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (جب
دونوں طرف سے عہد ہو گیا) تب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مرد قتل کیے جائیں اور مال تقسیم کردیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد
بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلا
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمسے یزید بن محمد بن عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ نے عیاض بن عبد الرحمن سے
انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپنے فرمایا کہ یہ تمھارے سردار ہیں سعد جب زخمی ہوئے اور انھوں نے وہ دعا کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے انکا خون
بند ہو گیا اور جب قبیلہ قریظہ میں حکم دیچکے انکی رگوں سے خون بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر اور تمام مسلمان انکی عیادت کیا کرتے تھے
حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ابو بکر اور عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ سعد بن معاذ
کا زخم جب بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑ رہا تھا پس ابو بکر (رضی اللہ عنہ)
آئے اور کہا ہائے کمر ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموش ہو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے آئے اور پوچھا اے خدا کے نبی یہ کون شخص ہے جسکے واسطے آسمان کے دروازے
کھل گئے اور جسکی وجہ سے خدا کا عرش اعظم ہل گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے آپکے آنسو آپکی ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپکا آپکی ڈاڑھی میں تھا سعد کی والدہ
سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی تھیں ویل ام سعد سعدا براعۃ ونجدا ویل ام سعد سعدا حزامۃ وجدا[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رونے والے جھوٹے ہیں
سوا سعد کی رونے والی کے ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد بن عبد اللہ بن بطر نے اجازۃً اگرچہ عام ہمیں
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الملک بن محمد ابو قلابہ رقاشی نے

[1] ترجمہ سعد کی ماں سعد کو روتی ہے جو صاحب نسب و بزرگی تھے + سعد کی ماں سعد کو روتی ہے جو صاحب [illegible]

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے اعمش سے انھوں نے ابو سفیان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے
خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا اعمش نے بیان کیا
اور ہم سے ابو صالح نے جابر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے (اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں نے پوچھا کہ براء بیان کرتے
ہیں کہ سعد کی وفات سے تخت ہل گیا جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس و خزرج کے درمیان میں کینے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا ہمیں اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحق سے انھوں نے براء سے روایت
کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پارچہ حریر بھیجا گیا لوگ اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس سے
سے تعجب کرتے ہو قسم ہے سعد کے رومال جنت میں اس سے عمدہ ہیں اسمعیل نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انھوں نے انس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب سعد بن
معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا منافقوں نے کہا کہ انکا جنازہ کس قدر ہلکا ہے اور یہ بنو قریظہ کے بارے میں حکم کرنے کی وجہ سے کہا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے انکو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے آئے جنھوں نے زمین پر کبھی پیر نہیں رکھا تھا اور خدا نے انکو حق سے یہ مرتبہ عنایت کیا۔ انکے
مقامات اسلام میں بہت سے اور مشہور ہیں اور اگر انکی اور کوئی خدمت بجز غزوۂ بدر کے (تو وہ بھی فخر کیواسطے کافی ہے) نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کیطرف چلے
اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر ہوئی آپ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسی طرح ابوبکر اور عمر نے
بھی مشورہ دیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد انصار سے تھی کیونکہ یہی لوگ زیادہ تھے سعد بن معاذ نے کہا بخدا گویا کہ آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں
آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپکی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم نے
آپکو طاعت کرنے پر اپنے قول دئیے ہیں پس یا رسول اللہ آپ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اسکو پورا کیجیے ہم آپکے ساتھ ہیں خدا کی قسم اگر آپ ہمکو لیکر
اس دریا میں گھسنا چاہیں تو ہم آپکے ساتھ اسمیں گھس جائیں ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہیگا پھر بھلا ہم اسبات کو کیوں ناپسند کرینگے کہ آپ ہمکو ساتھ لیکر دشمنوں سے
مقابلہ کریں ہم لڑائی کے وقت صابر ہیں مقابلہ میں سچے ہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپکو ہم لوگوں سے وہ بات دکھائے جس سے آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو پس آپ خدا کا نام لیکر
ہمیں ساتھ لے چلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپکو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے کشادہ کر دیا۔
اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور یہی فخر کیواسطے کافی ہے اسکے سوا جو کچھ واقعات انکے ہیں ان سے قطع نظر کرتا ہوں۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ صحابی ہیں حبان بن واسع نے انکی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انھوں نے حبان سے انھوں نے اپنے والد سے

انھون نے سعد بن منذر سے روایت کرکے بیان کیا ہو ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور انکا نسب نہین بیان کیا ہو ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور بیان کیا ہو کہ سعد بن منذر بن حمیر بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ کے بیٹے انصاری ہین یہی بدری حدی ہین بیان ہو گو ہین یہ ہین جو تمام مشاہد مین شریک تھے انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے حبان بن واسع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن منذر انصاری سے روایت کی کہ انھون نے پوچھا یارسول اللہ مین قرآن کو تین دن مین پڑہا کرون آپ نے جواب دیا کہ اگر تم سے ہوسکے پڑہو اسیطرح پڑہتے رہے اسکو ابو نعیم نے نقل کیا ہو اور اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہو اور انکے مشاہد ذکر کیے ہین اور کہا ہو کہ انکا نسب بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسیطرح بیان کیا ہو اور انکی نسبت عقبہ و بدر کیطرف کی ہو اور مین نے انکا ذکر زہری اور ابن اسحاق کی کتاب مین عقبہ و بدر مین نہین دیکھا اور انھی ابو نعیم نے قرأت قرآن کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہو ہشام بن کلبی نے سعد کے دادا عمیر کا ذکر کیا ہو اور بیان کیا ہو کہ عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ قاری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کی حالت مین دی کہ ایک یہودیہ نے آپکی ہجو کی تھی انھون نے اسکو مار ڈالا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر ابو حمید ساعدی کے والد ہین۔ انکا نسب ان کے صاحبزادے ابو حمید کے تذکرے مین انشاء اللہ کیا جائیگا اسیطرح ابن ابی حاتم نے انکا ذکر کیا ہو۔ ابو عمر کہتے ہین کہ میرا گمان ہو کہ یہ وہی پہلے شخص ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو ابو موسی نے نہین لکھا

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہین اور خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہین انھی کو ابو سفیان بن حرب نے گرفتار کرکے اپنے بیٹے عمرو کے فدیہ مین یا تھا سیر نے بیان کیا ہو کہ سعد بن نعمان عمرہ کرنے مکہ مین آئے جب عمرہ ادا کرکے لوٹے انکے ہمراہ منذر بن عمرو بھی تھے ابو سفیان نے دونون کا تعاقب کیا مگر سعد کو گرفتار کر لیا اور منذر نکل گئے انھی کے بارے مین ضرار بن خطاب نے کہا ہو لیس تدارکت سعدا عنوۃ فاخذتہ وکان شفاء لو تدارکت منذرا ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ذریعہ سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمرو بن ابی سفیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی تھے تو لوگون نے ابو سفیان سے کہا کہ اپنے لڑکے عمرو کا فدیہ دو انھون نے جواب دیا کہ ان لوگون نے حنظلہ کو قتل کر ڈالا اسی حال مین اب عمرو کا فدیہ دونگا مجھکو خون بہا دینا پڑیگا (یعنی) انکو تم پاس رہنے دو جو کچھ وہ چاہین کرین اسی حال مین کہ لوگ ابھی مدینے کے قیدی ہو رہے تھے سعد بن نعمان بن اکال خاندان بنو عمرو بن عوف سے عمرہ کی نیت سے نکلے اور انکے ہمراہ ایک بڑا قبیلہ تھا اور مسلمان تھے انکو یہ معلوم نہ تھا کہ انکے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا جب وہ مکہ پہنچے ابو سفیان نے ان پر زیادتی کی اور انکو اپنے لڑکے عمرو کے عوض مین قید کیا اور کہا ہے ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تعاقدتم لا تسلموا السید الکہلا فان بنی عمرو لئام اذلۃ لئن لم یفکوا عن اسیرہم الکبلا پھر اسکے جواب مین حسان نے اشعار کہے بیان کیا اور عمرو بن ابی سفیان کی رہائی کی تاکہ اسکے عوض مین سعد کو چھوڑ دیں تب عمرو کو مدینے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا انھون نے سعد کو رہا کرا دیا حسان نے کہا ہو لو کان سعد یوم مکۃ مطلقا لاکثر فیکم قبل ان یوسر القتلا بعضب حسام او بصفراء نبعۃ تحن اذا ما انبضت تحفز النبلا ہشام بن کلبی نے سعد بن نعمان کا ذکر کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہین بدر مین شریک ہوئے تھے ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان لوگون کے نامون مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوئے تھے روایت کرکے ذکر کیا ہی کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (بھی) تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیل اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ ہزیم۔ حارث کے والد ہین انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہی عثمان بن عمر نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو خزامہ سے انھون نے حارث بن سعد بن ہزیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے ادویات جنسے ہم علاج کرتے ہین اور گنڈے تعویذ جنکو ہم کرتے ہین تقدیر الٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہین آپنے جواب دیا کہ یہ بھی خدا کی تقدیر سے ہین اسکو لیث بن سعد اور سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہم نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو خزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہین) انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی ان دونون سندون مین فرق ہی کہ پہلی سند سعد تک پہونچتی ہی اور دوسری سعد کے بیٹے حارث ہی تک پہونچتی ہی اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان مین گذر چکی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بلال کے بیٹے ہین ابو موسی نے بیان کیا ہی کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھکر کچھ حالات نہین ذکر کیے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عمرو عبدی جزامی اہل فلسطین سے ہین رملہ مین رہتے تھے ابو معاویہ حکم بن سفیان عبدی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اسکے واسطے جنت ہی حکم عبدی نے قبیلہ قرنطہ کے ایک شیخ سے انھون نے سعد ابن وائل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ انکے والد نے انکو انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ جاہلیت مین انکا نام غیان تھا اور انکے گھر والے (جسوقت یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کیواسطے آئے تھے) جہینہ کے ایک شہر غوا نامی مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے انکا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والون کو کہان چھوڑا ہی انھون نے جواب دیا میرا نام غیان (جسکے معنی گمراہ ہین) ہی اور گھر والون کو مقام غوا مین چھوڑا ہی آپنے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی راہیاب) ہو اور تمھارے گھر والے رشاد مین ہین راوی کہتا ہی وہ شہر آجتک رشاد کے نام سے موسوم ہی اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا رہا۔ ابن کلبی نے بیان کیا کہ بنو غیان جاہلیت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم بنو غیان ہین آپنے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام

ان پر غالب ہوگیا اور انکی دادی جو غوا کے نام سے موسوم تھی رقیہ کے نام سے موسوم ہوگئی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خاندان بنونضیر سے ہیں ابن عباس نے انکو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بنونضیر میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی نہیں اسلام لایا انہیں سے ایک سفیان بن عمیر ہیں اور دوسرے سعد بن وہب اپنا اموال کیوجہ سے فرمانبردار ہوگئے تھے اور انکو بچالیا تھا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن یزید اور سعد بن فاکہ کے بیان میں پورے حالات گذر چکے ہیں جنکے دوہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے انسے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکا نام سعد تھا زکوۃ لینے کیواسطے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا عبدالسلام بن حرب نے یونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے انھوں نے سعد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ یارسول اللہ ہمارے شوہروں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے واسطے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا کھجور کہ جسکو تم خرچ کرو یا ہدیہ دو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انھوں نے کہا کہ بعض حفاظ نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اسکو ثوری نے بھی یونس سے انھوں نے زیاد سے انھوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعدی (رضی اللہ عنہ)

ابن منده نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انھوں نے اسکو ابن سعد سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد ابن سعدی ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعر (رضی اللہ عنہ)

کنانی دولی ہیں انسے انکے بیٹے جابر نے روایت کی ہے۔ روح بن عبادہ نے زکریا بن اسحق سے انھوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انھوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے انکے والد کو انکی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھکو بعض قوم کی ایک گروہ کی زکوۃ وصول کرنیکے لئے مقرر کیا میں ایک بڈھے کے پاس آیا جسکو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنے مویشیوں کی زکوۃ مجھکو دو واسطے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے کون حق لوگے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لینگے

بوڑھے نے کہا خدا کی قسم مین گھاٹی مین اپنے مویشیون کے ساتھ تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمھاری طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوے ہین تاکہ تمھارے مویشیونکی زکوۃ لین مین نے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ ایک بکری مین نے
ایک بکری کا جو گوشت اور چربی سے پُر تھی دینا چاہا اور اسکو نکال لایا دونون نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمکو شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا کہ تم کون چیز لوگے انھون نے جواب دیا کہ نر بکری لینگے یکسالہ ہو یا دوسالہ ہو چنانچہ اسی قسم کی
ایک بکری نکالی گئی وہ دونون اسکو اپنے ساتھ لیئے چلے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے
الجبلیہ دول سے ہین انکی روایت کردہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ زکوۃ مین یکسالہ یا دوسالہ بکری لی جائے۔ انسے انکے بیٹے جابر نے روایت کی ہے
اور بشر بن سری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہین اور یہ لوگ انکے لڑکے ہین اس جگہ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اسمین
چند غلطیان ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثغنہ کے بیٹے ہین اسیطرح اسکو
ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن مین نقل کیا ہے ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان
بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے ذکریا بن اسحاق مکی سے
انھون نے عمرو بن ابی سفیان جمحی سے انھون نے مسلم بن ثغنہ یشکری سے روایت کرکے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ
روح کہتے ہین کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہین) انھون نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو انکی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور انکو
حکم دیا کہ ان سے زکوۃ وصول کرین مسلم کہتے ہین میرے والد نے مجھکو ایک جماعت مین بھیجا مین ایک بوڑھے کے پاس جنکا
نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھکو میرے والد نے تمھارے پاس زکوۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انھون نے پوچھا اے برادرزادے کس
قسم کا مال لوگے مین نے جواب دیا کہ پسند کرینگے یہانتک کہ ہم جانورون کے تھنون کو آزمائینگے سعر نے کہا کہ اے برادرزادے
مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون کہ مین ان گھاٹیون مین سے ایک گھاٹی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین مویشیون مین تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمھاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم اپنے جانورون کی زکوۃ ادا کرو مین نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانورون مین کیا ہے انھون
نے جواب دیا کہ بکری مین نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پُر تھی اور اسکو دونون کے پاس نکال
لایا انھون نے کہا یہ شافع ہے اور ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا
پھر کون چیز تم لوگے انھون نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دوسالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دیگئی معتاط اُس
بکری کو کہتے ہین جسنے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہو گئی ہو پس انھون نے کہا کہ ہان یہ بکری زکوۃ مین
لینے کے قابل ہے پھر اسکو اپنے ہمراہ اونٹ پر کر لیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور انھون نے مسلم کے والد کا نام ثغنہ بیان کیا ہے

اور کہا ہے کہ ابن علقمہ نے عامل مقرر کیا تھا اور ابو عمر کا بیان ہے کہ بشر بن سری نے کہا ہے کہ وہ سعد ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر نے وکیع پر رد کرنیکے واسطے کہا ہے کیونکہ انھوں نے شعبہ کی جگہ پر ششنہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ تو شعبہ ہیں مسلم کے نسب ہیں ہے نہ سعد کے نسب ہیں (جیسا کہ ابو عمر کو وہم ہو گیا) پھر ابو عمر نے شعب بن کنانہ بیان کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں (انھوں نے من کو ابن سے بدل دیا ہے جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پر پسر کنانہ ہو گیا) ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا حق جذعہ اور ثنیہ ہیں ہے حالانکہ اسکو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا بلکہ انھوں نے اسکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت ہیں رہا ہے یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے انکے والد کو عامل مقرر کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے۔ شیبانی۔ مخضرم تھے (مخضرم) اسکو کہتے ہیں جسنے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہو۔ طبرانی نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انکا سعد کے باب ہیں ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن بجیر جشمی۔ انکا شمار اہل حمص ہیں ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابو حبیب جشمی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی اور نیز عطیہ سے بروایت سلیم مروی ہے (ان دونوں سندوں ہیں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہونچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہیں حاضر ہوئے آپ نے انکا نام سلیم رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن بختری۔ انکا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ ہیں کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھوں نے بکیر طائی سے انھوں نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ خدا کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے گذرے اور اس غلام نے کہا کہ ہیں خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں۔ انھوں نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس غلام نے خدا کی پناہ مانگی تم نے اسکو نہ چھوڑا اور اسنے میری پناہ مانگی تمنے اسکو چھوڑ دیا۔ حالانکہ خدا اپنی پناہ مانگنے والوں کی حمایت کرنیوالا ہے۔ سعید نے کہا کہ ہیں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ خدا کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسی سے انھوں نے لیث سے انھوں نے عقیل سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے اسامہ ابن زید سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے (یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ ہیں کہتا ہوں کہ میرا

گمان ہے کہ اسمیں وہم ہے اور حدیث صحیح روایت میں یون ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے قبیلہ بنو حارث بن خزرج مین گئے اور ابو عمر نے ان لوگوں کی جنھوں نے اسمین وہم کیا ہے پیروی کی ہے اور وہم اسمین ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انھوں نے اسکو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اسکو ایک جماعت نے جنمین سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہین زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہے جیسا کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعید رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہین۔ انکی والدہ خاندان بنو سواءہ سے تھین۔ ابو نعیم اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروہ بن سعید بن حذیم بن سعد بن سہم تھین۔ انھون نے اور انکے تمام بھائیون نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور ہمنے انمین سے ہر ایک کو اپنے باب مین ذکر کیا ہے انھین مین سے تمیم بن حارث ہین یرموک کے معرکہ مین رجب ۱۵ھ مین شہید ہوے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انکی اولاد منقطع ہو گئی۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ اجنادین مین شہید ہوے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے مین کہتا ہون کہ انلوگون میں کے جو اجنادین اور یرموک مین شہید ہوے انمین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مقامات ملک شام مین ہین اور اسی طرح مورخون مین اختلاف ہے کہ ان واقعات مین سے کون واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہین۔ انکو بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انھون نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے حسن بن صالح نے اپنے والد سے انھون نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہین۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ اسوقت انکی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ مین اقامت گزین ہوے اور خراسان مین جہاد کیا اور مقام جہرہ مین شہید ہوے ان کے ایک غلام نے انکو شہید کیا تھا۔ ابن مندہ کا بیان ہے کہ یہ کوفہ مین چلے گئے تھے اور انکی قبر کوفہ مین ہے اور انکی کوئی اولاد نہین ہے۔ ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے ہمکو اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قیس بن ربیع نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے عمرو بن حریث سے انھون نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائداد یا مکان فروخت کیا اور اسکی قیمت کو اسی کی مثل مین نہ صرف کیا تو اسمین برکت نہوگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھین ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہمسے انصار کے لڑکے ملے اور انھون نے سعید بن حصین

کو انکی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونے لگے۔ عائشہ کہتی ہیں میں نے اُن سے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور سابقین اولین میں سے ہو تمکو کیا ہوا کہ ایک عورت کے واسطے روتے ہو انھوں نے جواب دیا کہ تم نے سچ کہا ابن سعد بن معاذ کے مرنے کے بعد (اب) کسی پر نہ روؤنگا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہل گیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کیلیے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ ان سے انکے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت میں حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا۔ یارب ردّ الیّ محمداً ٭ ردہ الیّ واصطنع عندی یدا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیدہ کے بیٹے ہیں اور بیان کیا ہے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو کندیر سے ایک حدیث عبد المطلب کے قصہ میں مروی ہے جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی میں گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ سرزمین حبش میں جب انکے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے حبشہ میں اقامت کی تھی یہاں تک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں آئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابو احمد عسکری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی راشد جمحی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ ان سے عبد الرحمن بن سابط اور ابو الزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبد الرحمن بن سابط سے انھوں نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہوگا (خسف کے معنی زمین میں دھنسنا مسخ کے معنے صورت بدل جانا قذف کے معنے تہمت لگانا مراد اس سے تیر چلانا ہے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ انصاری ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگوں کے ناموں کے بیان میں جو جنگ یمامہ میں خاندان بنو حجبا سے شہید ہوئے تھے سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی) انہیں میں سے ہیں۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے مگر انھوں نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔

لہ ترجمہ اے میرے رب میرے سوار محمد کو واپس کر دے یعنی محمد کو الٰہ میری طرف لوٹا دے اور میرے ساتھ احسان کر یہ شعر عبد المطلب پڑھتے تھے جب آنحضرت گم ہو گئے تھے ۱۲

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ انسے عیسی بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے۔ ان لوگون کے واسطے مسجد مین خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان مین مسلمان ہوے۔ آپنے ان لوگون کو باقی روزونکے رکھنے کا حکم دیا اور گذشتہ کے قضا کا حکم نہین دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ صحیح وہ ہی جسکو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیون سے نقل کیا ہی۔ انھون نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہوگئے تو بلال ہمارے پاس آتے تھے اور ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن قتیش بن ثابت بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنو جحش یعمر میں مل جاتے ہین۔ یہ یزید بن قتیش کے بھائی ہین اپنے گھر بار سے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجرون مین ہین یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ پھر مہاجر پے در پے مل کر آنیلگے بنو غنم بن دودان مسلمان تھے انکے مرد اور عورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف اُمنڈ پڑے انہین مین سے سعید بن قتیش تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی اور ابوعمر نے لکھا ہی۔ ابونعیم نے لکھا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہی۔ اور انھون نے انکو سعید بن قتش انصاری خاندان بنو غنم بن دودان سے بتایا ہی اور انسے وہم ہوگیا ہے کیونکہ بنو غنم قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے ہین نہ انصار سے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد طائی۔ انکا ذکر خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انھون نے سعید بن زیاد طائی سے روایت کر کے کیا ہی۔ یہ صحابہ مین سے ہین انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اسکے پاس گئے اور اُسکو کپڑے اتارنیکا حکم دیا اُسنے اُتار آپنے اسکے سفید (داغ) دیکھے حدیث آخر تک بیان کی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہے کہ اس روایت مین اسی طرح ہی۔ اور ان صحابی کے نام مین جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہی بعض لوگون نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہی

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد۔ انصاری۔ اشہلی ہین اور بعض لوگون نے سعد بن زید بیان کیا ہی۔ عبداللہ بن عبدالوہاب جمحی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے انسے نقل حدیث کی ہی وہ کہتے تھے ہمین ہم مین سے ایک آدمی نے جسکا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جو انکو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابونعیم ذکر کیا ہی کہ بعض متاخرین نے اسمین وہم کیا ہی اور صحیح سعد ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی ہین۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں نفیل میں ملجاتے ہیں۔ انکی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے انکو فاطمہ بنت خطاب بیاہی تھیں اور انکی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے انسے شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور بروایتے ابوثور تھی لیکن پہلی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور انکی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیشتر مسلمان ہوے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالی لکھینگے یہ مہاجرین اولین سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگوں نے نہ حاضر ہونیکی یہ وجہ بیان کی ہو کہ یہ (مدینہ) میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا۔ اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی۔ واقدی نے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر جانیسے پہلے طلحہ بن عبیداللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنیکے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا حصہ اور اجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی اسیکے مثل بیان کیا ہی۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہی کہ بدر میں شریک ہوے تھے لیکن پہلا قول صحیح ہو۔ اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری دمشقی اور قاضی ابو نصر عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو عبداللہ حسین بن احمد بن علی بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعلی محمد بن اسمٰعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمن بن عباس مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن حمید بن عوف نے اپنے والد حمید سے انھوں نے انکے دادا عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انھوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انھوں نے سعید بن زید سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوت تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا انکی شکایت کی کہ انھوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے انکے پاس (آدمی) بھیجا انھوں نے جواب دیا کیا تم مجھکو خیال کرتے ہو کہ میں اسپر ظلم کرونگا حالانکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات زمینوں کا طوق قیامت کے دن اسکی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اسکو اندھا کرکے مار دے اور اسکی قبر اسکے کوئیں میں کردے۔ پس وہ نہیں مری یہانتک کہ اسکی آنکھ جاتی رہی اور ایکدن اپنے مکان میں چل رہی تھی کہ اپنے کوئیں میں گر گئی اور وہی کنواں اسکی قبر بن گیا اروی کہتا ہو کہ اہل مدینہ میں یہ مثل پڑ گئی تھی کہ

یعنی خدا انکو اندھا کرے جیسا کہ (اس عورت) اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے کہ اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا انکو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو پہاڑ میں ہوتی ہے) اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہی اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ یہ بدر کیا اور حصار دمشق میں شریک ہوئے تھے ان سے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابو الطفیل اور عبداللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابو عثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبدالرحمن نے ہلال بن یساف سے انھوں نے عبداللہ بن ظالم تمیمی سے انھوں نے سعید بن زید ابن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہوا انھوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) حرا نامی پہاڑ ہلنے لگا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر سوا نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ سعید نے کہا کہ رسول خدا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد اور میں تھا سعید نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور نماز میں آپکے پیچھے رہتا تھا سعید کی وفات ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۸ھ میں ہوئی۔ انکا انتقال مقام عقیق میں ہوا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور انکو غسل دیا اور خوشبو ملی اور انکی نماز پڑھائی۔ اسکو نافع نے بیان کیا ہے۔ اور عائشہ بنت سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور انکے خوشبو لگائی پھر گھر میں آ کر غسل کیا جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلانے کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ))

ابن سعد بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے اور انکے والد اور انکے بھائی قیس صحابی تھے۔ ان سے انکے بیٹے شرحبیل اور ابو امامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہمارے گھروں میں ایک شخص کمزور بیمار آدمی تھا سب نہیں معلوم ہوا کہ وہ مگر اس حال میں کہ وہ انکی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو حد مار دو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم اسکو حد لگائینگے تو وہ مر جائیگا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنکوں کو دیکھو جس میں سو شاخیں ہوں اسکو لیکر ایک مرتبہ اسکے مار دو۔ اسکی روایت ابو الزناد اور زہری نے ابو امامہ سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور ابن عیینہ نے ابو الزناد سے اسکو نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید نے ابو امامہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے اسکی روایت کی ہے لیکن مشہور ابو امامہ (سے) مرسل ہے اور ابو معشر نے عبدالوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعید بن سعد سے اسکے مثل روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ))

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کی پھوپھی تھیں یہ طائف میں شہید ہوئے۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن انکو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف گئے یہ آپکے ہمراہ گئے اور اسی معرکہ میں شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ رعلی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انھوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو سوارقیہ کے باغ اور نخل بلاشرکت غیرے عنایت کئے اور جو شخص انکے حق میں مزاحمت کرے اسکا حق نہیں ہے اور حق انھیں کا ہے اور خالد بن سعید نے اس حکم کو لکھا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس بن عامر بن عباد (او بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے) ابن ابجر یعنی خدرہ انصاری خدری ہمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے انکے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبد الملک نے روایت کی ہے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ اوزاعی نے ثابت بن ثوبان سے انھوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الملک بن سعد بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ یعنی گری ہوئی چیز کے بارہ میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اسکو پہچنواؤ پھر اسکی گرہ اور بندکی حفاظت کرو اسکے بعد اس سے نفع اٹھاؤ۔ لیکن صحیح وہ ہے جسکی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید ابن خالد سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسکو ایک سال تک پہچنواؤ آخر حدیث تک منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارث بن دینار بن نجار۔ اسیطرح موسی بن عقبہ اور واقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابو معشر اور ابن اسحاق نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ہم انکو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ۔ اکرمین کندی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے انکے ہمراہ وفد میں انکے بھتیجے معروف بن قیس ابن شرحبیل تھے اور یہ معروف مرتد ہوگئے تھے اور ارتداد ہی کی حالت میں مقام نجیر میں قتل کئے گئے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی اموی۔ انکے دادا ابو احیحہ کی کنیت سے مشہور تھے اور قریش کے شرف لوگون مین سے تھے سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عامریہ تھین۔ سعید ہجرت کے سال پیدا ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوے۔ انکے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے۔ علی بن ابی طالب نے انکو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے ہین مین نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مثل شیرون کی طرح بکرچ رہے تھے حضرت علی نے انکو قید کیا اور انکو قتل کر ڈالا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدن سعید بن عاص سے کہا مین نے تمھارے والد کو نہین قتل کیا بلکہ مین نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور مین مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہین کرتا ہون۔ سعید بن عاص نے کہا اگر تم انکو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے۔ عمر نے انکے جواب سے تعجب کیا۔ سعید کے دادا ابو احیحہ جب عمامہ باندھتے تھے انکی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا۔ اور یہ ذو التاج کے لقب سے مشہور تھے۔ اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحا مین سے تھے۔ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے قران کو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے حکم سے لکھا تھا۔ انکو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کرکے اسکو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اسکو (بھی) فتح کر لیا۔ (یہ واقعہ) ۲۹؁ یا ۳۰؁ مین ہوا۔ آذربائیجان نے عہد توڑ دیا تھا ایک روایت مین ہے اسکو بھی لڑکر فتح کیا۔ جب عثمان شہید ہوے یہ خانہ نشین ہوگئے اور فتنون سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل مین شریک ہوے اور صفین مین۔ اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہوگئی انکے پاس آئے انکی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی حضرت معاویہ نے انکو انکے جنگون مین نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انھون نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے انکے عذر کو قبول کر لیا پھر انکو مدینہ کا والی کیا۔ اور جب مروان کو مدینہ سے معزول کرتے تو انکو والی کر دیتے اور جب انکو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے۔ یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے۔ جب ان سے کوئی سائل سوال کرتا اور انکے پاس کچھ نہ ہوتا تو میسرت کے وقت تک کیلیے قرضہ کی دستاویز لکھدیتے۔ اور اپنے بھائیون کو ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع کرکے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور انکے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے اور انکے بال بچون کے ساتھ بہت احسان کرتے۔ اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد مین اپنے غلام کو اشرفیون کی توڑے دیکر بھیجا کرتے تھے کہ اسکو نمازیون کے آگے رکھ آوے کوفہ کی مسجد مین جمعہ کی رات کو نمازیون کی بہت کثرت ہوتی تھی الغرض یہ بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے۔ اور ان سے انکے دو بیٹون یحیی اور عمر اشدق اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے یحیی بن سعید بن عاص سے انھون نے اپنے والد سعید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر مین لیٹے ہوے تھے آپ نے انکو اجازت دیدی اور آپ اسی حالت مین رہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کرکے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے انکو اجازت دیدی اور اسی حالت مین (لیٹے) رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کرکے پھر واپس چلے گئے۔ عثمان کہتے ہین پھر مین نے آپ سے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑونکو درست کر لیا اور مین اپنی حاجت پوری کرکے واپس چلا آیا۔ عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ابو بکر اور عمر کی وجہ سے آپ نہین سنبھلے جیسا کہ عثمان کیلیے سنبھلکر بیٹھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہین اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر مین اپنی اسی حالت پر رہون تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کرین۔ سعید بن عاص کا انتقال ۵۹؁ مین ہوا۔ جب انکی

وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میری وصیت کو قبول کریگا۔ انکے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد میں (قبول کرتا ہوں) سعید نے کہا میں میرے قرضہ کا ادا کرنا ہے انھوں نے پوچھا تمھارا قرضہ کتنا ہے انھوں نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیاں انکے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام میں اسکو لیا تھا سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے میں اور اس شخص کی حاجت روائی میں جو صاحب ضرورت تھا مگر سوال کرتے ہوئے شرم کی وجہ سے اسکا خون خشک ہوا جاتا تھا تو میں نے اسکی حاجت اسکے مانگنے سے پہلے پوری کر دی۔ ابو احیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب منقطع ہو گئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح۔ قرشی جمحی۔ یہ نسب بیان کرنیوالوں کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان میں حریج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن حریج بن سعد۔ زبیر نے کہا ہے کہ کلبی یا اس شخص کی جس نے اسکو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ حریج کے لڑکیوں کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہیں سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ یہ زاہد اور بزرگ صحابہ میں سے تھے۔ انھوں نے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو ایکدن نصیحت کی انھوں نے انسے پوچھا کہ کون شخص اسکی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہیں کیونکہ آپ بیان کرینگے اور لوگ آپکی پیروی کرینگے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکو حمص کا والی مقرر کیا تھا انکو خبر پہونچی کہ سعید کو جنون ہو جاتا ہے عمر نے انکو اپنے پاس آنیکا حکم (بھیجا جب وہ آئے) تو انکے ساتھ سوا ایک عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے انسے پوچھا کہ تمھارے پاس اسکے سوا کچھ نہیں ہے جسکو میں دیکھ رہا ہوں۔ سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہوں اور پیالہ میں کھاتا ہوں۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا کیا انکو جنون ہے سعید نے جواب دیا نہیں حضرت عمر نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جسکی خبر مجھکو پہونچی کہ انکو ہو جاتی ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو بددعا دی اور میں بھی انھیں میں تھا تو کبھی میں اسکو یاد کرتا ہوں تو میرے ہوش جاتے رہتے ہیں یہانتک کہ مجھپر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انھوں نے انکار کیا اور انکو قسم دی کہ مجھکو معاف کر دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معاف کر دیا اور بعض کا بیان ہے کہ جب ابو عبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہو گیا حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرنے وقت تک انکے والی رہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے انکو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکو برقرار رکھا۔ مروی ہے کہ جب یرموک میں رومیوں کا مجمع زیادہ ہوا ابو عبیدہ نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے کمک طلب کی حضرت عمر نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے واسطے روانہ کیا۔ زہد میں انکی عجیب و غریب خبریں ہیں جنکو ہم طوالت دینا نہیں چاہتے ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن دینار نے شہر بن حوشب سے روایت کرکے خبر دی

انھون نے کہا کہ جب عمر حمص مین پہونچے اہالی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہان کے فقیرون کے نام لکھکر پیش کرین کاتبون نے (لکھکر) پیش کیا انمین سعید بن عامر کا (بھی) نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہین ان لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین (وہ) ہمارے سردار (ہین) حضرت عمر نے پوچھا کیا تمھارے سردار فقیر ہین ان لوگون نے جواب دیا ہان۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمھارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہان گئی انکی تنخواہ اور کہان گیا انکا وظیفہ لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے ہین راوی کہتا ہی کہ عمر رو پڑے پھر ایک ہزار دینا تھیلی مین کرکے سعید کے پاس روانہ کیے اور فرمایا انکو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیرالمومنین نے اسکو تمھارے پاس بھیجا ہی اس سے اپنی حاجت مین مدد لو راوی کہتا ہی کہ قاصد ان تھیلیون کو لیکر انکے پاس آیا انھون نے اسکی طرف دیکھا تو وہ تھیلیان تھین (یہ دیکھکر) وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے انسے انکی بیوی نے پوچھا تمھارا کیا حال ہی کیا امیرالمومنین کو کوئی مصیبت پہونچی انھون نے جواب دیا اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہی انکی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انھون نے کہا اس سے بھی زیادہ انکی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی انھون نے جواب دیا اس سے بھی بڑھکر انکی بیوی نے پوچھا پھر تمھارا کیا حال ہی انھون نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہی فتنہ میرے پاس آیا ہی اور اُسنے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا اسمین تم جو چاہو کرو سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمھارے پاس مدد ہی انکی بیوی نے جواب دیا ہان۔ انھون نے دینارونکو تھیلی مین بھرکر ایک جھوتے مین ڈالدیا پھر رات بھر نماز پڑھا کیے یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر اسکو لیکر مسلمانون کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دینارونکو بانٹ دیا۔ سعید سے انکی بیوی نے کہا کہ کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورتمین) اعانت لیتے سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتون مین سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دیگی پس مین خدا کی قسم انپر کسیکو اختیار نکرونگا۔ انکی وفات قیساریہ ملک شام مین سنہ ۱۹ھ مین ہوئی (اسوقت) یہ وہان کے سردار تھے اسکو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہی ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ مقام رقہ مین انکی وفات ہوئی اور یہین انکی قبر ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکی وفات حمص مین عیاض بن غنم کے بعد والی ہونیکی حالت مین ہوئی بعض لوگون نے کہا کہ انکی وفات سنہ ۲۰ھ مین اور بعض نے کہا کہ سنہ ۲۱ھ مین ہوئی۔ انکی عمر چالیس برس کی تھی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انسے عبدالرحمن بن سابط نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگون سے ستر برس پہلے جنت مین داخل ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ انکا شمار صحابہ مین ہی انسے انکے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ شخصون کے بارہ مین دریافت کیا گیا جو سفر مین تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر انکو نماز پڑھائی آپنے اس فعل کو اُنپر نہین بدلا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

بن عبد بن قیس اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کے دوسری بارہجرت کرنے والون مین ہین اس مین سب کا اتفاق ہے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور

اور ابوموسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون اسی طرح انکا نسب ابوعمر اور ابوموسی نے بیان کیا ہی اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب مین بیان کیا ہے یعنی انھون نے کہا کہ نافع عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور رفیعہ اور ظرب ہین اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہین اور امیہ سے عامر پیدا ہوے اور عامر ابن امیہ سے عبد اللہ اور لقیط پیدا ہوے پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہی کہ لکھنے والون سے ہمین غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوے پھر انھون نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہین ہبار بن اسود کیساتھ انکا نام بھی زینب بنت رسول اللہ صلعم کیساتھ نکاح کرنے کو واسطے آیا گیا تھا کلبی نے انکے نسب مین اسبات پر موافقت کی ہے کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہین اور ہمنے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کردین واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عبید ثقفی طائفی۔ طائف کے دن انکو تیر مارا گیا اور انکی ناک پر لگا۔ انسے انکے بیٹے اسمعیل نے روایت کی کہ ابوسفیان نے انکے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور انکی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس آنکھ کو خدا کی راہ مین مصیبت پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین خدا سے دعا کرون اور خدا تمھاری آنکھ کو واپس کردے اور اگر چاہو تو (اسکی عوض مین تمھارے واسطے) آنکھ جنت مین ہو سعید نے جواب دیا کہ جنت مین آنکھ ہو نیکو مین اختیار کرتا ہون۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (انکا نام) سعد ہے اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا۔ عبد الرزاق نے ثوری سے انھون نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے انھون نے سعید بن عبید سے روایت کی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کرنے مین بھاگ گئے تھے حضرت عمر نے انسے کہا کیا تمھاری خواہش شام کے جانے کی ہی شاید اللہ تمکو شہادت عنایت کرے انھون نے جواب دیا نہین مگر اس دشمن کے مقابلہ مین جس سے مین بھاگا تھا راوی کہتا ہے کہ انھون نے قادسیہ مین مسلمانون سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالی کل ہم دشمن سے مقابلہ کرینگے اور ہم شہید ہونگے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمکو سوا ان کپڑون کے جو ہم پہنے ہون کفن نہ پہنانا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے کیا ہی۔ ابوموسی نے کہا کہ انکا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی اور ابوزکریا کے دادا نے انکا تذکرہ سعد کے بیان مین لکھا ہی مگر طبرانی وغیرہ نے انکا تذکرہ سعد و سعید دونون مقامون مین لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے انکا تذکرہ دونون مقامون مین لکھا ہی۔ اور بعض علما یعنی عبد الغنی ابن سرور مقدسی نے ابونعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہی اور کہا ہے کہ ابونعیم نے بیان کیا کہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہین۔ اور سعد بن عبید کے تذکرہ مین جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی انکا بدر مین شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہی پھر عبد الغنی نے کہا کہ ابونعیم نے بہت سے تذکرون کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر مین شریک ہوے۔ عبد الغنی نے کہا کہ ابونعیم نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگون کے بیان مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوے روایت کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری (شریک بدر تھے

ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور انکو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہیں۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ
کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ میں سعید کے باب میں ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انھوں نے دشمن سے مقابلہ کیا اور انسے بھاگ گئے پھر حضرت
عمر نے انسے دریافت کیا کیا تمھاری رغبت شام میں (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اسکو اسی تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ
یہ تینوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہیں جنکا ذکر پہلے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور جس
تذکرہ میں انھوں نے (انکا نام) سعید بیان کیا ہے اسکا کوئی قائل نہیں۔ میں کہتا ہوں انکا یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے
اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہیں اور ابوموسی نے بیان کیا جیسا کہ ہم انسے شروع تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں کہ انکا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک
کرنیکے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے انکے تذکرہ کو سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے انکا تذکرہ سعد اور سعید دونوں بابوں میں ذکر کیا
ہے۔ ابوموسی کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسی نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا
اور لوگوں نے بھی سعد و سعید دونوں کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے) لہذا عبد الغنی کا کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے
پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اسکا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جسجگہ انھوں
نے انکا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ سعید ہیں پس (عبد الغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔
اور عبد الغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہیں۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور انکا نسب انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے
اور انھیں سعد کو اس روایت میں جسکو انھوں نے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابوالاسود سے انھوں نے عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اور
انکے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے عبد الغنی نے (دوسرے کی) موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد متروک
غیر معتبر ہے اور ناقابل وثوق ہے کیونکہ انھیں لوگوں کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں ایک ہیں اور ابونعیم اور ابوموسی نے
(انکے ایک ہونے پر) تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہیں اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبد الغنی نے جو سعد بن عبید
کو سعد بن نعمان بنایا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو انکے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ انکے دادا (نعمان) کی طرف
منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف
بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہیں کیا ہے انھوں نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب
تھا جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ دونوں سعد چند پشتوں کے بعد مالک بن اوس میں ملتے ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ عبد الغنی
نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ میں ابونعیم کی کتاب میں دیکھا کہ انھوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابوالاسود سے انھوں نے
عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کی کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (شریک بدر تھے) اور یہ موقع طعن کر دی
یہ نام ہمارے بیان کے خلاف ہے لہذا اسپر کیونکر وثوق (اعتماد) ہو سکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع میں بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہیں۔ اور

ابو نعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسی بن عقبہ اور ابن سحاق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنو امیہ بن زید یعنی خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہین واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ۔ انصاری ۔ زرقی ۔ عقبہ کے بھائی ہین ۔ محمد بن اسحاق نے یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے زبیر سے روایت کی انھون نے کہا خدا کی قسم مین معتب بن قشیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال مین کہ غنودگی ہمپر چھائی تھی مین اسکی بات نہین سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اسنے کہا کہ لوکان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ھہنا پھر کہا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم یعنی جن لوگون کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر انکے خدا نے معاف کر دیا عثمان بن عثمان اور سعید بن عثمان اور عاقبہ بن عثمان ہین ۔ طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر مین شریک ہوے تھے ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ نے انکا ذکر سعد بن عثمان کے بیان مین کیا ہی۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

عکی ۔ آہلی ۔ ابوبکر بن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی اور کہا ہی کہ ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ احاد و مثانی مین کیا ہی ۔ حالانکہ وہ سوید آہلی ہین بعض لوگون نے اسکو بدل دیا ہی اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان مین انکا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہی ۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

بعض لوگون نے سعید بن عمرو بیان کیا ہی تمیمی ۔ بنو سہم کے حلیف ہین بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ تمیم بن حارث بن قیس سہمی کے اخیافی بھائی ہین ۔ اسکو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہی ۔ اور واقدی اور ابو معشر نے بیان کیا کہ سعید بن عمرو ہین اور دونون (یعنی واقدی اور ابو معشر) انکو حبشہ کیطرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والون مین بیان کیا ہی ۔ زبیر کا بیان ہی کہ اجنادین مین شہید ہوے ۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ ۔ انصاری ہین ۔ ابوعمر نے انکا ذکر انکے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن مین کیا ہی ۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ۔ کندی ۔ انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انھون نے سعید بن حریث کندی سے انھون نے صلت ابن حبیب شیبی سے انھون نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن قشیب ازدی ۔ بنو امیہ کے حلیف تھے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جرش کا والی مقرر کیا تھا ۔ انکا تذکرہ ابوبکر نے مختصر لکھا ہی۔

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ (سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) انصاری سلمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انصار کے گروہ بدریہ کے ناموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس ابن صخر شریک بدر تھے اور انکا نسب اسی طرح بیان کیا جس طرح ہم نے اسکو ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

کثیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا یحیی بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انھوں نے کہا مجھ سے میری مالکہ کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا (انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں اپنی چار لڑکیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تمھارے باپ سعید اور انکے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا ذکر حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن میناؤں میں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں انسے عطاء ابن ابی رباح نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند سال انھوں نے پائے ہیں۔ یرموک کے معرکہ میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے انکو مع حجر کے شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے انکو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے انکو چھوڑ دیا۔ جب مختار کوفہ پر غالب آگیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار ہو گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انھوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر انکو معزول کرکے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے اور انسے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے انھیں سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش - اسدی - بنو غنم دودان سے ہین اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی - ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے در پے آنکلے اور بنو غنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے - ان لوگون کے مرد اور عورتین مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انھین مین سے سعید بن وقش تھے - انکا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے - اور ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا ذکر سعید بن رقیش کے بیان مین کیا ہے اور یہ اوپر گذر چکا اور اسپر گفتگو اس جگہ ہوچکی مین کہتا ہون ابن مندہ نے اسجگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہین قبیلہ بنو غنم بن دودان سے - پھر ابن اسحاق سے نقل کرتے ہین کہ بنو غنم بن دودان اہل اسلام تھے انھین مین سے سعید بن وقش ہین یہ کیونکر انصاری ہوسکتے ہین حالانکہ وہ بنو غنم بن دودان سے ہین جو قبیلہ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انھون نے رقیش کو دیکھکر غلط خیال کرلیا اور وقش انصار بنو عبد الاشہل کے نامون سے انکو انصاری قرار دیدیا اور اسکا خیال نکیا کہ یہ تناقض ہے - واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خیوانی - ہمدانی - زمانہ جاہلیت کو پایا تھا - کوفی ہین - صحابہ سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم - قرشی مخزومی - انکی کنیت ابو ہود - اور بقولے ابو عبد الرحمن ہے - انکی والدہ ہند بنت سعید بن رباب قبیلہ سہم سے تھین - زبیر نے بیان کیا کہ انکی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن سہم بن عمرو تھین - بعض لوگون نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوچکے تھے اور فتح مین شریک ہوے اور بعض کہتے ہین کہ فتح کے دن مسلمان ہونیوالون مین ہین - انکا نام حرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھدیا - اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ انکا نام صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہین - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - لیکن یہ کچھ نہین ہے - عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ انکا نام صرم تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے دریافت کیا ہم مین کون بڑا ہے مین یا تم انھون نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ مجھسے بڑے اور بہتر ہین اور مین پیدایش مین آپسے پرانا ہون - اور انکو مولفۃ القلوب مین بیان کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیے تھے - انھون نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن ضبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا - اور ابو سرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوے - سعید نے ۵۴ھ؁ مین بعمر ۱۲۴ اور بقولے ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ مین انتقال کیا - انکا گھر مدینہ مین تھا - یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ مین آنکھون سے معذور ہوگئے تھے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) انکو آنکھون کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نہ چھوڑنا - انھون نے کہا میرے کوئی پکڑنیوالا نہین ہے حضرت عمر نے قیدیون مین سے ایک شخص کو پکڑانے کے واسطے بھیجدیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ ازدی قبیلہ ازد بن غوث سے ہین انکا شمار مصریون مین ہے۔ انسے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ صحابی ہین۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجیے آپنے فرمایا مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ تو خدا سے شرم کر جس طرح اپنی قوم کے ایک نیکمرد سے کرتا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا کہ ہمنے انکی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سُعَید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ انکا ذکر شرکاے بدر مین ہے۔ ابن اسحاق نے انکو نہین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے انپر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر اسکو سعید بن سہیل مین ذکر کر چکے ہین اور اسجگہ انکا ذکر دوہرا دیا۔ لیکن ابو عمر پر یہان کچھ طعن کا موقع نہین کیونکہ وہ بنو عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہین اور انکی طرف اشہلی کی نسبت نہین ہوتی اور جب اشہلی مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے عبد الاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہین۔ اور انھین کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے اور ابو عمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور راویون نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر مین شریک ہوے تھے اور ابو عمر نے اسکو بیان کر کے کہا کہ ابن اسحاق نے انکو شرکاء بدر مین نہین ذکر کیا۔ ممکن ہے کہ ابو عمر نے انکی تصغیر مین خطا کی ہو اور چونکہ انھون نے اسکی تصغیر بنائی اسلئے ابن اسحاق کا ذکر کرنا انکو معلوم ہوا۔ لیکن اس فاضل امام سے بعید ہے کہ انپر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کرین

(سیدنا) سُعَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اپنے عتوارہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ وہ سفیان بن سوادہ ہین حالانکہ ابن مندہ نے اسکو اس تذکرہ مین نہین ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے انسے عتوارہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام سفیان بن سوادہ ہے مگر ابن مندہ نے انکو اس مقام پر نہین لکھا۔

باب السین مع الفاء

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد۔ اور بعض لوگ ابن اسید کہتے ہین۔ اسد حضرمی شامی ہین انسے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے ہمین ابو الفرج ابن ابی رجا ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حوطی عبد الوہاب بن نجدہ نے انھون نے بقیہ بن ولید سے انھون نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے

انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھوں نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری بیاضی اور انکے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو واقدی نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم بن سفیان ثقفی ہیں ہمیں ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحق بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے منصور سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا شعبہ اور وہیب نے منصور سے انھوں نے حکم ابن سفیان سے انھوں نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن جاتک بن جابر بن عبد رجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر ازدی شنوی ازد شنوءہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اسکو ابن مدینی اور شباب نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہیں بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہیں لیکن اول (یعنی) زیادہ مستعمل ہے اور انکے ازد شنوءہ سے ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہذا ان کے اجداد میں کوئی شخص نمر یا نمیر نامی ہونگے انھی کی طرف انکی نسبت کیگئی۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہیں اسکے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ساقط ہو گیا ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے ہمیں یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند ان سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا

اور ایک قوم مدینے سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی اور مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہو کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی پھر وہ مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہو کاش وہ جانتے ہمسے ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انھوں نے مالک بن انس سے انھوں نے یزید بن خصیفہ سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا جو اسکو کھیتی اور جانور (کی حفاظت سے) کچھ بے پروا نہ کرے اسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہو جاتا ہو راوی نے پوچھا تمنے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انھوں نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سفیان ابو العوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابو العوجاء لقب ہو اور ابن ابی عاصم نے انکو ثقفی بیان کیا ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ازدی قبیلہ ازدشنوءہ سے ہیں انکا ذکر محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان یزید کے بیٹے ہیں انسے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہو۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل شریک نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے قبیصہ بن جابر سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہبند کو پکڑے ہوئے تھے سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرماتے تھے ٹخنوں سے نیچے تہبند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن صہابہ جہری یہی خریق شاعر ہیں اسکو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد۔ انکا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہو۔ انہیں اعتراض ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی طائفی ہیں اسی طرح انکا نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو یہ صحابی صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہاں سے معزول کرکے انکو عامل مقرر کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی طرف منتقل کر دیا تھا سفیان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور یعقوبی ابو الحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد اللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت کی ہو ابن شہاب نے محمد بن عبد الرحمن بن ماعز عامری سے انھوں نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھسے

ایسی بات بیان کیجیے جسکو مین مضبوطی سے پکڑے رہون آپنے جواب دیا کہ کہو میرا رب خدا ہی پھر جمے رہو اور اسکی روایت شعبہ نے یعلی بن عطا سے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کی ہی اور اسکو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے محمد بن عبداللہ بن ماعز بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن عبدالرحمن بن ماعز بیان کیا ہی اور یہی زیادہ صحیح ہی ہمین ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالخطاب نصر بن احمد بن بطر نے اجازۃً (اگرچہ انھون نے سماعۃً ہمین) خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن یحیی بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجیے کہ آپکے بعد اسکے بارے مین کسی سے دریافت کرون آپنے جواب دیا کہ کہو مین اللہ عزوجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہین قبیلہ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے عیسی بن عبداللہ سے انھون نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قدوم کے حاضر ہوے آپنے ان لوگون کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ ماہ رمضان مین مسلمان ہوے آپنے انکو بقیہ رمضان کے روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہوگئے تھے انکی قضا کا حکم نہین دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب قبیلۂ بنو نضیر سے ہین ہم انکا ذکر سعید بن وہب کے تذکرے مین کر چکے ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العوجاء انکی کنیت ابو لیلی ہی انصاری ہین طبرانی وغیرہ نے انکو اس باب مین ذکر کیا ہی۔ انشاء اللہ انکا ذکر کنیت کے باب مین وارد ہوگا کیونکہ یہ اسکے ساتھ مشہور ہین انکے نام مین بہت اختلاف ہی بعض لوگون نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بیان کیا ہی اور کنیت وغیرہ مین انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے بیان کیا ہی کہ سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہین صحابی نہین ہین انکی کنیت ابو لیلی بھی ہی لہذا ان دونون کا ابو لیلی کے نام مین سفیان کا ذکر کرنا وہم ہی مسلم نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء نے ابو شریح سے روایت کی اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابو شریح سے روایت کی اور ابو احمد نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی سے روایت کی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہین انھی کا بیان ہی دونون ایک ہین یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جنکا ذکر اوپر گذر چکا اور شاید ابو العوجاء انکا لقب ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابان ثقفی طائفی ہیں یہ اور انکے بھائی وہب بن قیس صحابی ہیں امیہ بنت رقیقہ نے ان دونوں سے انھوں نے رقیقہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے میں نے آپکو ستو پلائے آپنے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتوں کی پرستش نہ کرو اور نہ انکے واسطے نماز پڑھو میں نے کہا اسوقت یہ لوگ مجھکو مار ڈالینگے آپنے فرمایا جب تمہارے پاس آویں تم کہو میرا رب اس بُت کا رب ہے اور نماز پڑھتے وقت اسکی طرف پیٹھ کر لیا کرو رقیقہ کہتے ہیں مجھسے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹوں نے بیان کیا انھوں نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہو گیا ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ کا کیا حال ہے ہمنے جواب دیا کہ اسی حال پر جسپر آپنے چھوڑا تھا مگر تین آپنے فرمایا تمہاری والدہ اسوقت مسلمان ہو رہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس کندی اشعث بن قیس کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے انکو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے وقت تک برابر مؤذن رہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں انھی سفیان کو بعض لوگوں نے سیف بھی بیان کیا ہے جو اشعث کے بھائی ہیں۔ اور ہم انکو سیف کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن مجیب بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں انسے حجاج بن عبید نخالی نے جہنم کی صفت میں روایت کی ہے کہ اسمیں ستر ہزار وادیاں ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے ابو عمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب کے بیان میں ذکر کیا ہے اور بخاری و ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابن ماکولا نے انکی موافقت کی ہے اسکا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئیگا مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو سفیان میں ذکر کیا ہے ابو احمد عسکری نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی جمیل بن معمر کے بھائی ہیں انکی کنیت ابو جابر ہے یہ حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان انکو سر زمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹوں یعنی جابر اور جنادہ اور انکی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنو زریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں تھے مکہ میں آئے اور یہیں اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑ لیا اور انھوں نے انکو اپنا متبنی کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کر دی اور انھی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر ان سفیان اور انکے بیٹوں کے نسب پر غالب ہو گئے اور یہ لوگ انھی کیطرف منسوب ہونے لگے۔ انھی ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال کر گئے

زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں انکی اولاد نہ تھیں یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے ہین اور انکی زوجہ حسنہ تھین جنکی طرف شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہین اور انھون نے انکو اپنا متبنٰی کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے نہ تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھین انھین زبیر نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہوگئی۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نامون مین جو سرزمین حبشہ کیطرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ بنو جمح میں سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلۂ بنو جشم بن حارث بن خزرج سے ہین بدر اور احد مین شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہین اور اسی کے مثل ابن کلبی اور ابو موسی و عبدالملک بن ہشام اور واقدی و عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے (بجائے نسر کے) بشر بیان کیا اسنے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے بکائی نے محمد بن اسحاق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح (اور زیادہ مشہور) ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انھی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہین ہین بلکہ وہ انصار کے حلیف ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نضر ہے۔ ازلی ہین۔ ان سے انکے بیٹے نضر نے روایت کی انھون نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ مین شام کیطرف گئے جسوقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان مین تھے اخیر شب کو سونے کیواسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار آسمان اور زمین کے بیچ مین کہہ رہا تھا کہ اے لوگو بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہین ہے احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کیطرف واپس آئے کہ وہ مکہ مین قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ انمین عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے انکا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے انسے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوزی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن قمر بن عمرو بن لعفر بن جریب بن شرحبیل اور بعض لوگ شرحبیل ثوب کہتے ہین انکی کنیت ابو سالم ہے جیشانی تھے انکا شمار مصریون مین ہے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے پاس وفد مین آئے تھے انھون نے علی اور عقبہ بن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی ہے علوی المذہب تھے۔ انسے حارث بن یزید اور وہب بن عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱؎ یعنے حضرت علی کے اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اسکو کہتے ہین جو امام ابوحنیفہ کی تقلید کرے ۱۲

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبدالقیس سے ہیں۔ یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اپنی قوم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کرو کیونکہ وہ خدا اور رسول خدا کیطرف سے حرام ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے انکو قبیلہ عبدالقیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کو بکر نبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبدالقیس میں محارب تھے جنکی طرف نسبت کیجاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہیں اور ابن مندہ اسی کے مثل ابن محاربی کے ذکر میں بیان کرچکے ہیں اور اسپر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خولانی انکی کنیت ابو ایمن تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں گئے تھے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقیہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی انسے ابو الخیر مرثد بن عبداللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے عبدالرحمن ابن شریح سے انھوں نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہیگا اور لیث نے غیاث ابن ابی شبیب سے جو بیٹا جبیر بن الوان میں سے تھے روایت کی انھوں نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گذرتے (اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے) تو وہ ہمکو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جسکا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو عشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے انکو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے ہمکو انسے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عقیقہ کے بارے میں روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ ابن مندہ نے انکو دو تذکرہ میں بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابو نعیم نے انکا ایک ہی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنے

سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابو عمر نے انکا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) سفینہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انھوں نے انکو آزاد کر دیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں انکی کنیت ابو عبدالرحمن اور بقول بعض ابو البختری تھی۔ اور پہلی زیادہ مشہور ہے انسے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے انسے روایت کی انھوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اسکے ایک تختے پر سوار ہو لیا اسنے مجھکو ایک کنارے پر ڈالدیا ایک شیر مجھسے ملا میں نے کہا اے ابو الحارث (ابو الحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھکو اپنے پہلو یا مونڈھے سے ڈھکیلنے لگا یہاں تک کہ مجھکو راستے پر کھڑا کر دیا جب مجھکو راستے پر کھڑا کر چکا تو کچھ گنگنانے لگا میں نے خیال کیا کہ وہ مجھکو رخصت کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سفینہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ یہ کہتے تھے ایک سفر میں آپکے ہمراہ تھے جب قوم میں کوئی شخص تھک جاتا تھا تو وہ اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر لاد دیتا یہانتک کہ میں نے بہت کچھ اٹھا لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام انکا باقی رہا۔ یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔ یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور انکا نام سقبہ بن مارقنہ تھا اور جب ان سے کوئی پوچھتا تمھارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تمکو اپنا نام نہ بتاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اسکے سوا اور نام نہیں چاہتا۔ یہ کہتے تھے مجھکو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو مجھپر شرط کیا۔ ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسی بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سفینہ نے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اسکے بعد بادشاہت ہے (راوی کہتا ہے) کہ پھر مجھسے سفینہ نے کہا ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کو لو پھر کہا علی کی خلافت کو لو تو تمنے ان سب کو تیس برس پایا سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت انھیں ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقا جھوٹے ہیں بلکہ وہ بُرے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

(سیدنا) سکبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اسلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انھوں نے کہا محجن نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہانتک کہ بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ میں مذاق کی عادت تھی انھوں نے کہا

اے مجھن تم کیون نہین سکھہ کیطرح نماز پڑھتے ہو مجھن نے انکو جواب دیا۔ اسکی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابوعوانہ سے انھون نے ابوبشر سے انھون نے رجاء سے کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سکران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سہیل بن عمرو کے بھائی ہین یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے ہین انھون نے (جب) حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی انکی بیوی سودہ بنت زمعہ انکے ہمراہ تھین انھون نے وہین وفات پائی اسکو موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور زبیر نے بیان کیا ہو۔ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کیطرف لوٹ آئے تھے اور یہین ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بعد انکی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سکن (رضی اللہ عنہ)

ضمری بعض لوگ (انکا نام) سکین بیان کرتے ہین انسے عطاء بن یسار نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت مین کھاتا ہو اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سکینہ (رضی اللہ عنہ)

حسن بن عبید اللہ بن عبد اللہ نے زیاد یا ابن زیاد بن سکینہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا مین لٹکا ہوتا تو اسکو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے سکینہ کہتے ہین مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی کسی سے کچھ نہ مانگون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہم ہو اور صحیح ابن عبید بن اسود بن سعید بن زیاد بن سفینہ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) ہو ابن عبید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا اسود سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سفینہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہو اور یہی درست ہو انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

باب السین و اللام

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

عبد اللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور انکے ہمراہیون کے بارے مین آیہ یاایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ نازل ہوئی تھی۔ انکا ذکر عبد اللہ ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو صحابی ہین ابوعوانہ نے ابوبشر سے انھون نے سلام بن عمرو صحابی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں تجس نہین

اہل فارس سے مطلب ۱۲ ترجمہ اے ایمان والو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ ۱۲

لیکن صحیح وہ ہے جسکو شعبہ نے ابو بشر سے انھون نے سلام بن عمرو سے انھون نے ایک شخص سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ (مسلمان) تمھارے بھائی ہین ان کیساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آجاوے اسپر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب ہووے تم انکی مدد کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اسکو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اسمین عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اسمین نہرین جاری کین پھر ہمارا رب تبارک و تعالی اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کیطرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ مین کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث ابن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ ان کی کنیت ابو حدرد ہے اسلمی ہین بسکو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی ہین۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابو حدرد کا نام عبد ہے اور انکا ذکر عبد کے نام مین کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا انھون نے سنہ مین انتقال کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر حضرمی بعض لوگون نے (انکا نام) سلمہ بیان کیا ہے۔ ان کا شمار مصریون مین ہے بیت المقدس کے والی تھے۔ ان سے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ یزنی اور ابو الشعثا عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے انھون نے لہیعہ بن عقبہ سے انھون نے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکدن خدا کی رضا مندی طلب کرنے کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہان تک کہ (اڑتے اڑتے) بوڑھا ہو کر مر جائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ نہ انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ ملنا ثابت ہے سوا اس حدیث کے۔ اور ابو زرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ انکی روایت ابو ہریرہ سے ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

اور یہی لہب ہین۔ ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ لہب کے نام

زیادہ مشہور ہیں اور باب لام میں ان شاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل۔ سلکان انکا لقب ہے۔ اور بعض کے نزدیک انکا نام سعد ہے۔ اور انکی کنیت ابو نائلہ ہے اور ہم انکا ذکر سعد اور اسعد کے بیان میں کر چکے ہیں کنیتوں کے بیان میں انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ واقدی نے انکو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے

(سیدنا) سلم (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر۔ بصری۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ بن شعراحیل بن اصہب جعفی۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور مقام قہ میں فروکش ہوگئے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور انکی ایک مسجد قہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد خزاعی۔ طبرانی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سلمان ابن خالد سے روایت کی۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلہ خزاعہ سے ہیں انھوں نے (ایک دن) کہا اسوقت میرا جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھ لیتے اور آرام کرتے لوگوں نے انکی اسبات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز میں ہوگا) تو انھوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال نماز قائم کرو اور مجھکو آرام دو۔ اسی طرح اسکو طبرانی نے معجم میں لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اسکی روایت مسعر سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے سالم بن ابی جعد سے انھوں نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جسکا نام نہیں بیان کیا گیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اسکو مسعر سے

انھون نے عمرو سے انھون نے ایک آدمی سے انھون نے عبد اللہ بن محمد بن علی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابو حمزہ ثمالی نے سالم سے انھون نے عبد اللہ بن محمد حنفیہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمی صحابی سے اسکو نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ میں قاضی مقرر ہوئے پھر مدائن کے قاضی ہوئے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکو بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یہ سلمان ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے باہلی ہیں ابو عمر نے بیان کیا کہ انکو عقیلی اور ابو حاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابو عمر نے کہا میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابو امامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا ابو وائل نے بیان کیا ہے میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے انکے پاس کسی مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے کام پر مقرر ہوئے تھے انکو سلمان الخیل کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کیواسطے تیار کیے تھے انھی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑون پر سوار ہو کر ان سے لڑنے کیواسطے کوشش کر کے پہونچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑون کے والی تھے سلمان بن ربیعہ نے آذربیجان میں جہاد کیا تھا پھر اران اور خزر کے کنارون پر بمقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہین سنہ ۲۹ھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگون نے سنہ ۲۵ھ اور بعض نے سنہ ۳۰ھ نقل کیا ہے۔ انسے عدی بن عدی اور ضبی بن معبد اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو [illegible] ہیں انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور بعض لوگ انکو سلیمان بیان کرتے ہیں یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلیمان میں انکا ذکر پورے طور پر آئیگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن الحارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی بصری ہیں بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے اور وہین انتقال کیا مسلم [illegible] نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں انکے سوا کوئی ضبی نہ تھا [illegible] رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے ہمسے ابن اسمعیل ابن علی بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند ابو عیسی ترمذی تک خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے [illegible] بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا ہمسے حفصہ بنت سیرین نے رباب سے انھون نے سلمان بن عامر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی روزہ کھولے تو چاہیے کہ چھوہارے پر روزہ کھولے اور اگر نہ پاوے تو پانی پر روزہ کھولے کیونکہ وہ پاک ہے اسی طرح اسکو شعبہ نے انھون نے خالد حذا اور عاصم احول سے انھون نے حفصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ)

فارسی۔ انکی کنیت ابو عبداللہ ہی اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لوگون نے انسے انکا نسب دریافت کیا انھون نے
جواب دیا کہ مین سلمان ابن اسلام ہون۔ انکی اصل فارس رام ہرمز سے ہی اور بعض لوگ کہتے ہین جیّ سے ہین جو اصفہان کا ایک شہر ہی۔ انکا نام اسلام سے پہلے
مابہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہین فارس مین مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور انکے مسلمان ہونے کا
سبب وہ تھا جسکی خبر ہمین ابو المکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن محمد بن صفوان عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس خطیب ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرح محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد
طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ذکریا یزید بن محمد بن ایاس قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف
بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحق نے بیان کیا نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمین عمران بن موسی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن عبد اللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمسے عبد الصمد بن عصام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور
ہمین بشیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود ابن لبید سے انھون نے ابن عباس سے
روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مجھسے سلمان نے بیان کیا کہ مین اہل فارس علاقہ اصفہان کے شہر جیّ کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی
روایت مین ہی اور میرا باپ زمیندار تھا اور مین انکو تمام خلق مین سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث مین ہی کہ تمام بندون سے زیادہ محبوب تھا
انھون نے مجھکو گھر مین مثل لڑکیون کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور علی بن جابر کی حدیث مین ہی کہ مین مجوسیہ مین
کوشش کرتا تھا اور مین اس آگ مین تھا جو روشن کیجاتی ہی اور نہین گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداد اور مکان والے تھے جسکا انتظام کیا
کرتے تھے ابن ادریس نے اپنی حدیث مین اتنا اور بڑھایا ہی کہ اپنے گھر مین (یعنی اپنے یہان مکان بنواتے تھے) انھون نے مجھسے ایک دن کہا اے
بیٹے لڑکے تم دیکھتے ہو مین یہان مشغول ہون تم باہر کھیتون پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ مین جائداد کا خیال چھوڑ کر تمہاری فکر مین پڑ جاؤن
مین جائداد دیکھنے کیواسطے نکلا اور نصرانیون کے گرجا کے پاس ہو کر گذرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے مین انکی طرف جھکا اور مجھکو انکا یہ کام اچھا معلوم ہوا
اور مین نے کہا کہ خدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہی اور مین انکے پاس کھڑا ہوا یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا مین کھیت پر گیا اور نہ مین گھر باپ کی طرف
لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے مین دیر ہونے سے قاصدون کو میرے بلانے کو بھیجا اور مین نے نصاری سے جب مجھکو انکا فعل پسند آیا پوچھا کہ
اس دین کی اصل کہان ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ شام مین۔ مین اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انھون نے پوچھا اے صاحبزادے مین نے تمہارے
بلانیکو قاصد روانہ کیے تھے مین نے جواب دیا مین ایسی قوم کے پاس ہو کر گذرا جو گرجا مین نماز پڑھ رہے تھے مجھکو انکا دین پسند آیا اور مین نے جان لیا کہ
انکا دین ہمارے دین سے بہتر ہی میرے والد نے کہا تمہارا اور تمہارے اجداد کا دین انکے دین سے بہتر ہی مین نے کہا بخدا ہرگز نہین انکو میرا اندیشہ ہوا اور انھون نے
مجھکو قید کر دیا مین نے نصاری کی طرف کہلا بھیجا اور انسے مین نے انکے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور انسے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہو

مجھکو آگاہ کرو انھون نے ایسا ہی کیا مین نے بیڑیون کو اپنے پیر سے اُتارا اور انکے ساتھ نکلا یہانتک کہ شام مین پہونچا اور مینے انکے عالم کو دریافت کیا انھون نے اسقف کو بتایا مین اسکے پاس آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا مین تمھاری خدمت کیا کرونگا اور تمھارے ساتھ نماز پڑھونگا اسنے کہا رہو مین اسکے ساتھ رہا وہ اپنے دین مین برا تھا اور لوگون کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اسکو کچھ دیتے اسکو اپنے واسطے ذخیرہ کر رکھتا یہانتک کہ اسنے سات مٹکے سونے اور چاندی کے بھر کر جمع کیے اور مرگیا مینے لوگون کو اسکے حال سے آگاہ کر دیا وہ لوگ مجھکو پھیر کر لے آئے مین نے انکو اسکا مال بتا دیا ان لوگون نے اسکو لٹکا دیا اور دفن نہین کیا اور اسکو سنگسار کیا اور اسکی جگہ پر ایک بڑا دیندار زاہد آخرت مین رغبت کرنیوالا شخص بٹھایا خدا نے اسکی محبت میرے دل مین ڈالدی یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اُس سے کہا مجھے وصیت کر اسنے موصل مین ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم دونون ایک ہی دین پر ہین یہانتک کہ وہ ہلاک ہوگیا اور مین موصل مین چلا آیا اور مین اس شخص سے جسکا ذکر اسنے کیا تھا ملا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلان شخص نے مجھکو تمھارے پاس آنیکا حکم دیا ہے اسنے کہا ٹھہر مین نے اسکو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے اس سے کہا مجھکو وصیت کر اسنے کہا مین کسی کو نہین جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوا ایک شخص کے جو عموریہ مین رہتا ہے مین اسکے پاس عموریہ مین آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اسنے مجھکو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہوگیا اور مینے کچھ بکریان اور گائین لے لین جب اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے کہا مجھکو کسکے پاس جانیکی وصیت کرتا ہے اسنے کہا اے بیٹا مین اسوقت کسی کو نہین جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اُس نبی کا زمانہ قریب ہے جو دین ابراہیم پر مبعوث ہوگا اسکی ہجرت کی جگہ کھجورون والی زمین ہے اور اسمین کھلی ہوئی نشانیان اور علامتین ہین اُسکے دونون شانون کے درمیان مہر نبوت ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہین کھاتا پس اگر تجھسے ہوسکے تو اُسکے پاس پہونچ جاؤ (وہ یہ کہکر) مر گیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہو کر گذرا مین نے انسے کہا مین تمھارے ساتھ چلونگا اور تمکو اپنی یہ بکریان اور گائین دیدونگا تم مجھکو اپنے شہر کی طرف لے چلو وہ مجھکو وادی القری کی طرف لے گئے اور مجھکو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا مین نے کھجور کے درختون کو دیکھکر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جسکی صفت مجھسے بیان کی گئی تھی اور مین اپنے مشتری کے پاس رہا اسکے پاس قبیلہ بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا اور اسنے مجھکو اس سے خرید کیا اور مجھکو مدینے مین لے آیا مینے اسکے اوصاف سے اسکو پہچان لیا اور اس شخص کے پاس اسکی کھجورون مین کام کرتا رہا خدا نے اپنے نبی کو مبعوث کیا لیکن مین انکے حال سے ناواقف رہا یہانتک کہ آپ مدینہ مین تشریف لے آئے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف مین اُترے مین کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اسنے کہا اے فلان خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے مین ابھی انکے پاس ہو کر گذرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے جمع ہو رہے ہین مین اسکو سنکر خوش ہوگیا اور مجھ پر لرزہ پڑنے لگا یہانتک کہ مین گرنے کے قریب ہوگیا اور جلدی سے اُتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے ہاتھ اٹھا کر ایک گھونسا مارا اور کہا تمکو اس سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو مین اپنا کام کرنے لگا یہانتک کہ شام ہوگئی مین نے کچھ جمع کیا تھا اور اسکو لیکر آپکے پاس آیا آپ قبا مین تھے مینے کہا میرے پاس کچھ جمع ہوگیا مین چاہتا ہون کہ اسکو صدقہ کرون مجھکو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہین اور آپکے ساتھ کچھ آپکے اصحاب محتاج ہین مین آپ لوگون کو اسکا زیادہ مستحق جانتا ہون اور اسکو آپکے سامنے رکھدیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے مین نے (اپنے دل مین)

کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور آپ بھی قبا سے مدینہ چلے آئے میں نے کچھ اور جمع کیا اور اسکو آپکے پاس لیکر آیا اور کہا میں نے آپکی بزرگی کو دوست
رکھا اور آپکے واسطے ہدیہ لایا ہوں اور یہ صدقہ نہیں ہے آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپنے اور آپکے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں پھر واپس آیا پھر
میں آپکے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد میں تشریف لیے جاتے تھے آپکے گرد پیش آپکے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کر آپکی پشت
میں مہر نبوت دیکھنے لگا آپنے میرا ارادہ معلوم کرکے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور اسکو بوسہ دیکر رونے لگا آپنے مجھکو اپنے سامنے بٹھایا میں نے
آپ سے اپنا کل حال بیان کیا جسطرح اے ابن عباس میں تم سے بیان کرتا ہوں آپنے اسکو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنائیں اور بدر
اور احد میں آپکے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کیوجہ سے مجبور ہو گیا آپنے مجھسے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ میں ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہانتک
تک کہ میں نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس اوقیہ سونے پر کتابت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے
مدد کرو ان لوگوں نے پانچ (پانچ) دس (دس) سے مدد کی یہانتک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے آپ نے مجھسے فرمایا انکے واسطے تھالے کھودو اور انکو
بٹھاؤ نہیں یہانتک کہ میں اپنے ہاتھ سے انکو بٹھاؤں میں نے تھالوں کو کھودا اور صحابہ نے میری اعانت کی یہانتک کہ میں فارغ ہو گیا اور آپکے
پاس آیا میں آپکو درخت لاکر دیتا تھا اور آپ اسکو بٹھاتے تھے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختوں میں سے
ایک بھی نہیں ضائع ہوا اور سونا باقی رہ گیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپکے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو کسی کان میں ملا تھا
آپنے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اسکو ادا کر دے میں نے کہا یا رسول اللہ جو کچھ مجھپر ادا کرنا ہے اسکو یہ کہاں پورا کر سکتا ہے۔ اور
ابو الطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اسکو پہاڑ احد سے وزن کرتا
تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے بعض حواریین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں
مسلمان ہوئے تھے لیکن یہ کچھ نہیں ہے اور سب سے پہلے یہ آپکے ہمراہ خندق میں شریک ہوئے اور خندق کے بعد کسی مشہد میں پیچھے نہ رہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو الدرداء کے درمیان میں بھائی چارا کیا تھا ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی ذئب نے سعید بن ابی سعید سے
انھوں نے عبد اللہ ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے
دن غسل کرے اور جہانتک ہو سکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگا دے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالی ہو اور
جب امام نکلے خاموش رہے خدا اسکے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اسکو آدم بن ابی ایاس نے
ابن ابی ذئب سے انھوں نے سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان سے نقل
کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے ابو ذر سے اسکی روایت کی ہے

اور ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسمٰعیل بن علی بن عبداللہ اور ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حسن بن صالح سے انھون نے ابو ربیعہ ایادی سے انھون نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین شخصون (یعنی علی اور عمار اور سلمان) کی مشتاق ہے سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہین کہ سلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہانتک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین سبقت لیجائین حضرت علیؓ سے سلمان کے بارے مین دریافت کیا گیا آپنے جواب دیا کہ انکو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسے دریا ہین جو خشک نہین ہوتا وہ ہم مین سے یعنی اہل بیت سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء مین بھائی چارہ کیا تھا۔ ابوالدرداء شام مین ٹھہرے اور سلمان عراق مین۔ ابوالدرداء نے سلمان کو خط لکھا کہ تمپر سلام ہو امابعد خدا نے مجھکو تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور مین پاک زمین پر فروکش ہوا سلمان نے انکو جواب لکھا تمپر سلام ہو۔ امابعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تمکو مال و فرزند عنایت کیے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہین ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اور تمہارا علم تمکو نفع دے۔ اور تمنے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ مین وارد ہوے ہو حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہین کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپکو مُردون سے شمار کرو۔ ابوالدرداء نے سلمان سے کہا تمہارا گھر نہ بنوا دین سلمان نے پوچھا کیون (کیا اسواسطے کہ) مجھکو بادشاہ بنادو اور میرے واسطے ایسا گھر بنادو جیسا کہ تمہارا گھر مدائن مین ہے؟ انھون نے جواب دیا نہین بلکہ پھوس سے اور اسکی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمہارے سر پر گرنے کے اور جب لیٹو تو تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دل مین تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا) انکا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اسکو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے بوریان بناتے تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احزاب مین خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار مین سلمان کے بارے مین گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم مین ہین اور انصار کہتے تھے سلمان ہم مین سے ہین آپنے فرمایا سلمان ہم مین سے ہین یعنی اہل بیت مین انسے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور کعب بن عجرہ اور ابو عثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابو منصور بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین [illegible] انھون نے

ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے قرثع ضبی سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے مین نے کہا خدا اور رسول زیادہ جاننے والے ہین آپنے فرمایا یہ وہی دن ہے جسمین خدای عزوجل نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن پاک صاف ہو پھر جمعہ مین آوے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک بات نہ کرے خدا اسکو اسکے اگلے گناہون کا کفارہ کردے گا انکی وفات حضرت عثمان کی آخری خلافت ۳۵ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۳۶ھ کے اوائل مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خلافت مین وفات ہوئی۔ لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہین کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو برس مین کسی کو شک نہین ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ سلمان بڑے عمر والون مین سے تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عیسی بن مریم کو پایا تھا اور دونون کتابین پڑھی تھین اور انکی تین لڑکیان تھین ایک لڑکی اصبہان مین اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصبہان انھین کی اولاد ہین اور دو لڑکیان مصر مین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ادرع۔ یہ وہی ہین جنکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابن ادرع کے ساتھ ہون (جبکہ آپنے اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ مین ابن ادرع کے ساتھ ہون۔ انکے والد کا نام ذکوان تھا مین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انھون نے ابن ادرع سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھکو دیکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گذر ایک آدمی پر ہوا جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہین مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم نماز پڑھتے ہین اور قرآن باواز بلند پڑھتے ہین آپنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اسکو مغالبہ سے نہین پا سکتے سلمہ کہتے ہین پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کیواسطے نکلے مین پہرا دے رہا تھا آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گذرے جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا مین نے کہا شاید یہ ریاکار ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہین یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین سلمہ کہتے ہین مین نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذوالبجادین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہین انکی کنیت ابو سعد ہے بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ مین ۳۸ سال کے ہوکر شہید ہوے

اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت انکی عمر ۶۳ برس کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں ہی نے سائب بن عبید و نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔ یہ سب ابو حاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے انکی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو عبدالاشہل او قبیلۂ اوس سے بدر میں شریک ہوئے سلمہ ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کو بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے اسکی اسپندیدگی اپنے قول سے کہ وہ انکے حلیف تھے کی لیکن ابن مندہ نے انکا حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق او پر دال ہے کیونکہ انکے نسب میں عبدالاشہل نہیں ہیں بلکہ وہ حارثہ بن حارث بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبدالاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبدالاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے واسد اعلم اور ابن اسحاق نے انکو عبدالاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن عبداللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ وہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہے اسیوجہ سے انکا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن حبیب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ انکی مسجد کوفہ میں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہم)

اصید کے والد ہیں۔ انکا ذکر انکے بیٹے اصید کے ذکر میں ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ ابن اکوع یعنی سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے بیٹے اسلمی تھے۔ انکی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو ایاس اور بعض ابو عامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ ابو ایاس انکے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے شجرہ کے نیچے دو مرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے یہ شجاع تیرانداز احسان کرنے والے بزرگ تھے انسے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں آپ نے اسکو غزوہ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چھڑایا تھا انسے مروی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن معنی ایک ہی ہیں کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اسکی شجاعت کے بیعت لی ہے۔ ابن اسحاق

بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ یہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزووں میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور انکی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں بستے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آگئے انسے انکے بیٹے ایاس اور انکے غلام یزید بن ابی عبید وغیرہما نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابو الفضل عبداللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن محمد بن اسمٰعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سینک قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن عمرو رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جسکو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا تا ہے سلمہ ۷۴ھ ہجری مدینہ میں بعمر اسی سال وفات کر گئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں ۶۴ھ میں انتقال کیا یہ اپنی ڈاڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی یعلی بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انھوں نے مع اپنے بھائی کے ہجرت کی انکا شمار کیوں میں ہے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے صفوان بن یعلی سے انھوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے انسے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور انکی بانہہ میں کاٹا انھوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا انکے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اسکو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپنے اسکو معاف کر دیا۔ انکی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطا سے انھوں نے صفوان سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبدالحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں انکی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیے جانے کی بابت جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبدالحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا انکی روایت کردہ حدیث کو عثمان بن عبید نے عبدالحمید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہدیل بن ورقاء خزاعی۔ ابن ابی حاتم انکے صحابی ہونے کے قائل ہیں مگر میں نے انکی روایت انکے باپ ہی سے پائی ہے۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ سلکان و سلامہ (جو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی اور انکے بھائی عمرو بن ثابت بھی انکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سلمہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو ابو سفیان نے شہید کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ دراوردی نے سعد ابن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے انھوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انھوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہتے تھے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے آپنے فرمایا تم اسکو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ برا ہے اور اسکی روایت ابو ضمرہ سعد بن سہل بن جاریہ سے کی ہے اسکا ذکر سہل کے بیان میں انشاء اللہ آئیگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم انکا مع انکے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے ہم انکا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن مدینی نے اپنی سند سے روایت کی انھوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازور کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھے [۱] الی وناقتی بحضرموت مختلف منا الهوی اذ بلغنا منزل المستبین
حبست لارجها خلفی فقلت لها انک ان تبلغنی تنعشی دینی تذکرت مرتعا منہا بنا صفتھم الی انال وقلبی مبتغی الدین

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

[۱] ترجمہ۔ میں اور میری گردن ہوتی انکی دالی اونٹنی مختلف خواہش رکھتے ہیں جبکہ ہم انجیر کی جگہ (شام) میں ہوتے ... ... ہے کہ میں اسکو پیچھے واپس کر دوں ...

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

خزاعی ہیں انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی اور انکا حال کچھ نہیں ذکر کیا۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خطل کنانی۔ خاندان بنو عوف ... بن مناۃ بن کنانہ سے ہیں حجاز میں رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق میں خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوے اور انسے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انھون نے کہا تم کو اس سے کیا گویا میں تمھارا خراب گھر مقام جحفہ میں دیکھ رہا ہون اسکے ایک خیمہ میں بیٹھے ہیں اور ایک خیمہ میں گلہ ہے اسکے صحن میں تھوڑی سی بکریان ہیں سلمہ نے جواب دیا کہ میں نے اسوقت میں دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اسکے اندر خوبی ہی بغیر کثافت کے تو کیا تمنے دیکھا کہ میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حرام مال کمایا ہو معاویہ نے کہا تم کہان ہوتا کہ میں تمکو دیکھون اور کون مسلمان ہی جسپر تم قابو پاؤ تاکہ اسکو مار ڈالو اور کونسا مال ہی جسپر تمکو قدرت ہو تاکہ تم اسکو حاصل کرو۔ بیٹھو۔ (تمکو بیٹھنے کی توفیق نہو) سلمہ نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن میں اس جگہ چلا جاؤنگا جہان سے تمھاری آواز نہ سن سکون اور چلے گئے معاویہ نے کہا انکو واپس لاؤ لوگ انکو واپس لے آئے معاویہ نے کہا میں خدا سے تمھارے بارے میں بخشش چاہتا ہون میں نے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت صلعم کو سلام کیا انھون نے تمکو جواب سلام دیا اور تمنے آنحضرت کو ہدیہ دیا انھون نے تمھارا ہدیہ قبول کرلیا اور تم مسلمان ہوے اور تم اپنی قوم میں نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم میں شریف ہو اور تم میرے ماموں ہو اور تمھارے والد نے سرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا۔ تم بیٹھو یہانتک کہ میں فارغ ہوجاؤن جب وہ فارغ ہوے ان سے ملے اور انکے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ انکا تذکرہ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عنزی۔ انکا ذکر ابن شاہین نے لکھا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی اور انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر سمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ ہجرت کیواسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہون نے انکو قتل کرڈالا ام البنین بنت شرحبیل عبدی نے عائذ بن سعد جسری سے روایت کی انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے سمیر بن زہیر نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کیواسطے نکلا تھا اسکو مہینہ حرام میں قتل کرڈالا آپنے پچاس اونٹ انکو دیت میں دیے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے سوید بن ہبیرہ کا بھائی ہونا بیان کیا ہی اور انکا ذکر سوید میں نہیں کیا بلکہ سمیر میں کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسجگہ انھون نے وہم کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم ہمیر بن نضلہ بن سکن بن سلمہ بن سحیم امدی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ بن سحیم سے روایت کی انھون نے کہا میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار ہوا تھا جو تندرست نہ تھی اسپر سے گر کر مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اسپر نماز پڑھو مگر آپنے نہ پڑھی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عنزی ہیں۔ بعض لوگ سلمہ بن سعید بن حریم عنوی بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے۔ ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور انکے گھر والونکی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپسے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپنے پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپنے فرمایا بخ بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں کلبی نے ابوصالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے کہا یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے اور سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسیطرح یعنی سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جاتے اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوار بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں۔ انکی والدہ سلمی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں انکی کنیت ابوعوف تھی عقبہ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک ہوئے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکو اور انکے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا انسے محمود بن لبید اور خبر زید کے والد نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انھوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انھوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہانتک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ (سلمہ کہتے ہیں) میں اسوقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خوابگاہ تھا) اور اسنے

بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اسنے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو شرک اور بت پرست تھے انھون نے کہا تیرا برا ہو اے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کیطرف اوٹھائے جائینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے جسمین اپنے اعمال کا بدلہ پائینگے۔ اسنے جواب دیا ہان قسم ہے خدا کی انھون نے کہا اسکی کیا نشانی ہے اسنے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہرونکی طرف سے مبعوث ہونگے اور انھون نے مکہ کیطرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیرہ سے انھون نے محمود بن جبیرہ سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونون ولیمہ مین داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انھون نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا تمکو وضو نہ تھا انھون نے جواب دیا ہان لیکن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولیمہ مین گئے اور آپ باوضو تھے ہم نے کھایا اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا آپکو وضو نہ تھا آپ نے فرمایا ہان لیکن امور حادث ہوا کرتے ہین اور یہ محدثات مین سے ہے اور لیث بن محمود جبیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور انکی وفات ۳۴ھ مین بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ انکا انتقال ۴۵ھ مین ہوا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد بن عبد اللہ بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے انکی والدہ ام سلمہ تھین انکو لیکر ان کے والد ابو سلمہ اور انکی والدہ ام سلمہ نے مدینہ مین ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انھی کے نام سے دونون کی کنیتین ہین اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبد المطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ مین نے انکی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمر و بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبد الملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکی روایت معلوم نہین ہوتی اور نہ انکے اولاد ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہین اور سلمہ بن نفیع کے ذکر مین اس سے زیادہ انکا حال بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ کے بیان مین لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ ہمدانی اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جسکی ابتدا الفاظ ابعد تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سنان ہے انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اسکو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں اسکی روایت ابو قلابہ نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبد الصمد بن حبیب سے انھوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ انکا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ سلمہ بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہانتک کہ رمضان گذر جائے اور جب نصف رمضان گذر گیا ایک رات انسے ہم بستر ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسکو بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو انھوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپنے فرمایا پے در پے دو مہینے روزے رکھو انھوں نے جواب دیا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا آپنے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انھوں نے جواب دیا میرے پاس نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن عمرو سے فرمایا انکو ایک عرق دیدو (عرق ایک پیمانہ ہے جسمیں ۱۵ صاع بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن حنتبہ بن صخر بن حضیر بن حارث بن عبد العزی بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل ہذلی ہیں۔ یہ سلمان بن محبق ہیں محبق کا نام صخر ہے

اصطلاح الکا نسب ابن کلبی اور امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بیان کیا ہے بعض لوگون نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق
بیان کیا ہے انکی کنیت ابو سنان انکے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں شریک ہوے اور سعد بن ابی وقاص کے
ساتھ مدائن کی فتح مین شریک ہوے۔ انکا شمار بصریون میں ہے انسے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے
روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگون نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپنے فرمایا اسکی طہارت اسکی دباغت سے ہوجاتی ہے اسکی روایت
غطفان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اصطلاح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے
سلمہ سے اسکی روایت کی ہے اور جون بن قتادہ کو ذکر نہین کیا۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب ابن علی امین نے (جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہین)
اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو قتیبہ نے بیان کیا نیز ابو داؤد
نے بیان کیا کہ ہمسے حامد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن حبیب بن عبد اللہ
ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حبیب بن عبد اللہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا
وہ اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ
آسودگی بھر کھانا پاتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جسجگہ اسکو پاوے ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ اصحاب حدیث محبق بفتح با
پڑھتے ہین اور مین نے انکو ابو بکر جوہری کے سامنے پڑھا انھون نے اسکا انکار کیا اور کہا محبق بکسر با ہے مین نے کہا اصحاب حدیث تو محبق
پڑھتے ہین انھون نے کہا محبق کے معنی مین مفرط (یعنی گوز کردہ شدہ) کے ہین کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے اور محبق بالکسر
کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے۔ اور ابن کلبی نے اسکو محبق بالفتح نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرادہ ضبی۔ ان لوگون میں سے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو ضبہ کیطرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنو ضبہ کے اخبار مین
بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب حقائق جسنے قبیلۂ بنو ضبہ اور انکے شاعرون کے حالات مین کتاب لکھی ہے بیان کیا کہ انھی مین سے سلمہ بن عرادہ بن
مالک ہین انھون نے کہا کہ مجھے حوذی یعنی ابو صفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوے پانی پر جھگڑا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کو وضو کرنے دو انھون نے وضو کیا اور جو بچ رہا
اسکو پی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن اکوع اسلمی۔ انکا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان مین گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں ان سے ہلال بن یساف اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے منصور سے انھوں نے ہلال بن یساف سے انھوں نے سلمہ بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو طاق لیا کرو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر ابو موسی نے بیان کیا کہ ابو زکریا بن مندہ نے ابو یعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ انکے دادا وغیرہ نے انکا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونوں (یعنی سلامہ اور سلمہ) کہتے تھے۔ ہمیں ابو الفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن لہیعہ نے زبان بن فاید سے روایت کرکے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے اپنے عمرو بن جمیع انھوں نے سلمہ بن قیصر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن خدا کی رضا جوئی کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک سلمی انکا ذکر عمار بن یاسر کی حدیث میں ہے عمار نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک سلمی کو جاگیر دی اور انکو ایک تحریر لکھدی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما قطع محمد رسول اللہ سلمۃ بن مالک اقطعہ ما بین الحیاطی الی ذات الاساود فمن حاقہ فہو مبطل وحقہ حق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن محبر انکی مسجد کوفہ میں ہے انکو محبر اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکے نیزہ لگا تھا اور ان ہی میں ٹوٹ کر رہگیا اور اجبار ٹوٹے ہوے کے جوڑنے کو کہتے ہیں انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

بن مسعود بن سنان انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہیں یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

بن ملیا جہنی۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انکا حال کچھ نہیں بیان کیا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے میں نے اسکو دو صحیح نسخوں سے

نقل کیا ہی جنکی سماعت ان سے ثابت ہی اور میرا گمان ہی کہ ابو موسی نے جس کتاب سے نقل کیا ہی وہ غلط ہوگی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ میلا تبقدیم الیا رہی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے خالد بن ولید کے سواروں میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن میلا جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے خالد بن ولید کے سواروں میں تھے راہ میں چوک گئے اور شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن مسعود اشجعی انکا نسب انکے والد کے بیان میں وارد ہوگا کوفہ میں فروکش ہوئے انسے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہی۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے سلمہ بن نعیم سے روایت کرکے خبر دی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے) انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال میں ملیگا کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اور اسکی روایت منصور نے سالم سے انھوں نے سلمہ بن قیس سے کی ہی اور یہ وہم ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیع جرمی صحابی ہیں انسے جابر جرمی نے روایت کی ہی اسکو ابو عمر نے اسیطرح مختصر بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہیں اور یہی بن نفیع جرمی ہیں ان دونوں نے مسعر بن حبیب سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور انکی قوم کے چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسوقت آئے جب لوگ مسلمان ہوچکے تھے اور اسلام قبول کیا اور تعلیم قرآنی حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہمکو نماز پڑہاوے آپنے فرمایا تم لوگوں کو وہ شخص نماز پڑہائے جسنے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو اور جب یہ لوگ مکان پر آئے تو کسیکو مجھسے زیادہ قرآن کا حاصل کرنیوالا یا جمع کرنیوالا نہیں پایا اور میں ان لوگوں کو نماز پڑہاتا تھا اور میں جرم کے کسی مجمع میں نہیں حاضر ہوا مگر میں انکا امام رہا ہوں اسوقت تک۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہی جسطرح کہ ہمنے اسکو بیان کیا ہی اور وہ حدیث جسکی روایت ان دونوں نے کی ہی وہ دلالت کرتی ہی کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہی کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہی اور سبھوں نے انکو سلمہ بفتح اللام کے درمیان میں ذکر کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے سوا غیر کا ذکر نہیں کیا ہی لیکن ابو عمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہیں طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انکا حال کچھ نہیں بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل سکونی۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ تراغمی اہل حمص سے ہین صحابی تھے انسے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحیی بن جابر نے روایت کی ہی ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن طبری وغیرہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبشر نے ارطاہ بن منذر حمصی سے انھون نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہو انھون نے کہا مین نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سُنا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یارسول اللہ کیا آپکے پاس آسمان سے کبھی کھانا آتا ہی آپنے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہی اُس نے پوچھا کیا اسمین سے کچھ بچ رہتا تھا آپنے جواب دیا ہان اُس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپنے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا اور وحی ہو جو میری طرف آتی ہو دیکھو تم ہمیشہ نہین رہوگے [illegible] اور تم میرے بعد نہین رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم الگ الگ ہو جاوگے اور تم ہین سے ایک دوسرے کو موت کی خبر دیگا پیشتر سخت موتین ہونگی پھر زلزلون کے سال ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ان لوگون کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والون کو کبھی یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ تناقض ہی حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہی کیونکہ تراغمی تراغم کیطرف منسوب ہی اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلۂ کندہ سے ہین اور ابن ابی عاصم نے انکو حضرمی بیان کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہین۔ انکی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر تھین یہ ابوجہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین بہترین اور بزرگ صحابہ مین سے ہین انھون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہین کرنے پائے اور خدا عزوجل کی راہ مین یہ بہت ستائے گئے اور رسولخدا صلعم قنوت نماز مین انکے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانون کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسیوجہ سے بدر مین نہ شریک ہوسکے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز مین قنوت پڑھتے تھے یہ دعا مانگتے تھے کہ انج اللّٰہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو جو کہ مکہ مین ہین انکو نجات دے یہ تینون بنی مخزوم سے ہین ولید بن ولید خالد کے بھائی ہین اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہین سلمہ نے مدینہ کو معرکۂ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہین کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو انکی والدہ نے کہا اللّٰہم رب الکعبۃ المحرمہ[1] اظہر علی کل عدو سلمہ لہ یدان فی الامور المبہمہ کف بہا یعطی وکف منعمہ سلمہ موتہ مین شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے اسیوجہ سے نماز مین نہین شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ انکو اور ان لوگون کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے تم خدا کی راہ مین بھاگے ہو) کہکر پکارتے تھے

[1] ترجمہ اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر اسکے دو ہاتھ ہین ہر مشکل امر مین ایک ہاتھ سے دیتا ہی اور ایک سے منع کرتا ہی ۱۲

یہ مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی تب یہ شام کیطرف جہاد کیواسطے نکلے حضرت ابوبکر صدیق نے لشکرون کو شام کیطرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر سنہ ۱۴ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت مین شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین بلکہ اجنادین کے واقعہ مین ماہ جمادی الاولی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۲۴ روز قبل شہید ہوئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے انسے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے علقمہ سے انھون نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اور میرے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے اور ہمنے پوچھا یا رسول اللہ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانون کو کھانا کھلاتی تھی اور نیکی کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت مین مرگئی تو کیا اسکو یہ کچھ نفع دیگا آپنے جواب دیا نہین وہ کہتے ہین ہمنے پوچھا اسنے ہماری بہن کو جاہلیت مین زندہ درگور کردیا تھا آپنے جواب دیا زندہ درگور کرنیوالی اور جسکو زندہ درگور کیا ہے دونون دوزخ مین ہین مگر یہ کہ زندہ درگور کرنیوالی اسلام کو پائے اور خدا اس سے درگذر کرے۔ اسکی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے ہمین خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے جابر سے انھون نے یزید بن مرہ سے انھون نے سلمہ بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اللہ تعالی کے قول (انا انشانا ہن انشاء فجعلنا ہن ابکارا عربا اترابا) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیبا اور غیر ثیب ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردون مین ہین انکے نام مین اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا کہ وہ سلمہ بن یزید ہین اور بعض کہتے تھے وہ یزید بن سلمہ ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ انکی کنیت ابو یزید ہے انکا شمار اہل بصرہ مین ہے بعض لوگ کہتے ہین وہ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین وہ ضمری قبیلہ بنو کنانہ سے ہین۔ عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ انکے دادا مسلمان ہوئے اور انکی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونون کے درمیان مین ایک چھوٹا لڑکا تھا دونون اسکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونون کے درمیان مین اختیار دیدو جسکو چاہے پسند کرلے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے خدا تو اسکو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کیطرف لوٹ آیا۔ عثمان بتی سے مروی ہے کہ انھون نے عبدالحمید بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور انکی بیوی مسلمان نہوئین

ملاقی ہے۔ اجماع ہے مین خود اختلاف ہے حنفیہ کا مسلک ۱۲ اس بارے مین سکوت ہے ۱۲

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا ہے شاید انھون نے دونون کو ایک شخص خیال کر لیا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کے مسلمان ہونیکی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے یہ وہی ہین جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور انکے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے انکی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو ہمسے چھپالو۔ اسکو بخاری نے ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

(سیدنا) **سلمی** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ سحیمی بنو سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ سے ہین۔ ہوذہ بن علی حنفی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہین دونون یمامہ مین ملجاتے ہین انکی کنیت ابو سالم ہی عبد اللہ بن جابر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی اور انھون نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابو سالم سلمی بن حنظلہ سحیمی سے روایت کرتے ہین انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکی ہی بنو امیہ کو فلان شخص سے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ انکی روایت سے ایک حدیث ہی اور اسکے سوا کوئی نہین ہی۔

(سیدنا) **سلمی** (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سلمی سے روایت کی ہی کہ ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے بالون کو چار لٹین کر کے گوندھتی تھین اور جب نہاتی تھین انکو چندیا پر جمع کر لیتی تھین اور اسپر سے پانی ڈالتی تھین اور انکو کھولتی نہ تھین اور جعفر سے دوسری روایت مین سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہی جسکا ذکر اوپر ہو چکا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمی** (رضی اللہ عنہ)

ابن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہی کہ سلمی ابن قین صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی صحابی ہین مہاجری ہین عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ مین تھے۔ انھون نے انکو ایک لشکر مین اہواز کیطرف روانہ کیا انھون نے فارسیون کے مقابلہ مین خوب نیک نامی حاصل کی۔ ہم انکا ذکر حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ مین کر چکے ہین۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

تیمی صحابی۔ انکا شمار بصریون مین ہو انسے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہی اور ابن سیرین کی روایت سے ہی کہ انھون سے کہا کہ یوم الدار مین (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کو باغیون نے گھیر لیا تھا حضرت عثمان نے ہم لوگون کو باغیون کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دیدیتے تو ہم انکو مار کر مدینہ سے نکالدیتے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش۔ انصاری ہین۔ انکا نسب انکے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ غزوۂ احد مین شہید ہوئے اسکو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہین۔ انکی روایت کردہ حدیث ابو الملیح ہذلی کے پاس ہی۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہی کہ ابو الملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے تجب رکھدیا گیا لوگونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اپنی صفون کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابو الملیح نے کہا مجھسے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر آدمیونکی ایک امت نماز پڑھتی ہے انکی شفاعت مقبول ہو جاتی ہی امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہوتا ہی اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہی اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہی اور دوسرون نے اسکی روایت یون کی ہی کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (اسمین سلیط اور آنحضرت کے درمیان مین ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند مین نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہین۔ یہ ان تینون شخصون مین سے ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکون کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیط ابن عمرو۔ عامری ہین۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جنھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی روایت کی ہی انھون نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے انکے ساتھ انکی بیوی بھی ہجرت کر گئی تھین انسے وہان سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا

کہ یہ وہین شہید ہوے اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ وہان شہید نہین ہوے اور یہی صحیح ہی کیونکہ زہیر نے انکی خبر مین بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حُلّے پہنائے ایک حلہ انکے پاس بچ رہا انھون نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اوسکے والد دونون نے ہجرت کی ہو لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو بیان کیا انھون نے کہا نہین بلکہ سلیط ابن سلیط ہین اور انکو وہ حلہ پہنایا۔ انکا ذکر اس حدیث مین جسکی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہو آتا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون یہ سلیط ابن سلیط ہین جنکا ذکر آگے آتا ہو اور انکے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہین اور انکے والد یمامہ مین شہید ہوے اور شاید اسیوجہ سے ابن اسحق کو شبہہ ہو گیا کہ انھون نے دیکھا کہ سلیط یمامہ مین شہید ہوے انھون نے انکو خیال کر لیا حالانکہ وہ انکے والد ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان ہی۔ انصاری بدری ہین محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیواسطے نکلے آپکے ساتھ ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابوبکر صدیق کے غلام اور ابن اریقط تھے جو انکو راستہ بتاتے تھے (آپکا گذر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپکو پہچانتی نہین) آپنے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہی انھون نے جواب نہین دیا خدا کی قسم بکریونکی تھن خشک ہو گئے اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اسکو آخر تک بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابو موسی نے بیان کیا کہ ابو نعیم نے انکے اور سلیط بن قیس کے درمیان مین فرق کیا ہی اور یحیی نے انکی پیروی کی ہی اور طبرانی نے دونون کو جمع کیا ہی اور دونون کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہین انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور دونون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے بیان مین جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہی کہ بنو عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور انکے ساتھ انکی بیوی تھین اور انسے وہان سلیط بن سلیط پیدا ہوے ابو عمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہین اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی جسطرح کہ ہمنے اول مین بیان کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہین جنھون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسی بن عقبہ نے شرکائے بدر مین انکا ذکر کیا ہو مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے نامون مین انکا نام نہین بیان کیا انھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سردار دونکی طرف بھیجا تھا۔ اور یہ بعثت سنہ ۶ یا سنہ ۷ ہجری مین ہوئی تھی اور سنہ ۱۲ مین شہید ہوے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ مین سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مالک بن حسل۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کیطرف بھیجا تھا اسکو ابن اسحاق نے جعفی سے انھون نے عروہ سے انھون نے مصور بن مخرمہ سے نقل کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیط بن عمرو کو ہوذہ بن علی کیطرف روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونون نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو جسطرح شروع تذکرہ مین اسکو ہمنے بیان کیا مین کہتا ہون یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط ابن عمرو بن عبد شمس تھے جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہو۔ مین نہین جانتا کہ کیون ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون مین تفرقہ کر دیا اور انکو شبہ اسوجہ سے ہوا کہ ان دونون (یعنی ابن مندہ اور ابو نعیم) نے پہلے شخص کے نسب مین عمرو بن عبد شمس اور دوسرے مین عمرو بن مالک دیکھا اور اسی وجہ سے انھون نے پہلے تذکرہ مین ہوذہ کیطرف بھیجے جانے کو نہین ذکر کیا اور دوسرے مین ذکر کیا ہو اور نیز انھون نے پہلے تذکرہ مین پورا نسب دیکھا جس سے کوئی نام حذف نہین ہوا اور دوسرے مین عمرو کو مالک ابن حسل کیطرف منسوب دیکھکر اسکو بھی عام خیال کر لیا اسلیے انکو دو شخص قرار دیدیے حالانکہ یقینا دوسرے نسب مین عمرو اور مالک کے درمیانی نام محذوف ہوگئے ہین اور ابو عمر نے اسکو خوب بیان کیا ہو کیونکہ انھون نے انکا نسب اور انکا ہجرت کرنا اور انکا ہوذہ کیطرف بھیجا جانا ذکر کیا ہو۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ سہیل بیٹے ہین عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انھون نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہین اور ان دونون کے بھائی سلیط بن عمرو ہین۔ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہون کی طرف بھیجا بیان کیا ہو کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپنے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین میرا گمان ہو کہ ابن مندہ سے اس مین غلطی ہوئی اور ابو نعیم نے انکی اتباع کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہین بدر اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے اور جسر ابی عبید کے معرکہ مین (بمقام) عراق شہید ہوئے ابو نعیم نے بیان کیا کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی اور ابو عمر نے بیان کیا کہ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو نسائی نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلیط بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ایک انصاری کا ایک حاط تھا جسمین ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اسمین صبح و شام آتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ اسکے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوئے ہین اسکے خرمے انکو دیا کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی پھر وہی انکے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ انکی نسل منقطع ہوگئی اور ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اولاد چھوڑی ہی نہین۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہی حسن بن سفیان نے انکو وحدان مین بیان کیا ہو اور انھین نے اسماعیل بن مسلم سے انھون نے حسن سے انھون نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا آپ اپنے ساتھیون مین بیٹھے ہوے تھے (گویا کہ مین آپکی مہر نبوت کی سفیدی اس تاریکی مین دیکھ رہا ہون) اور مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی نہ اسپر ظلم کرتا ہی اور نہ اسکو مدد کے وقت چھوڑتا ہی پرہیز اسجگہ ہو اور اپنے دست مبارک سے سینہ کیطرف اشارہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگ انکو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہین ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اور عبد اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند ان سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسی بن یونس سے انھون نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتین پڑھو پھر آپ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے مین آئے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے اور دونون مین جلدی کرے اسکو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو سعید اور ابو سفیان سے انھون نے جابر سے نقل کیا ہی اور حفص بن غیاث نے کہا ہی کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہی انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہی اور اسکی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہی انھی مین سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابو الزبیر اور حسن اور ابو سفیان وغیرہم ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے ہین۔ حالانکہ یہ وہم ہے حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انھون نے سلیک سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے منع کیا ہی اور انکے گوشت (کھانے کے) بعد وضو کرنیکا حکم دیا ہی۔ اسیطرح اس سند سے مروی ہی اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی) روایت کی ہی اور اختلاف ذی الغرہ مین گذر چکا ہی کیونکہ ان لوگون نے انھی مین اختلاف کیا ہی اور بعض نے انھین سے اسکی روایت اسیطرح کی ہی اور بعض اسکو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیل (رضی اللہ عنہ)

اشجعی۔ انھون نے بیان کیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن نہ پایا اور ہمنے ایک آواز شہد کی مکھی کی آواز کے مثل سنی پھر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھکو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت مین داخل ہونے کے درمیان مین اختیار دیا مین نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اسمین خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہی جسکو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے

ابو الملیح سے انھون نے اشجعی یعنے عوف بن مالک سے نقل کیا ہی اور قتادہ نے ابو الملیح سے انھون نے عوف بن مالک سے اسکی روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر کر دیا ہی انھون نے بیان کیا ہی کہ سلیل اشجعی ہین۔ انسے ابو الملیح نے روایت کی ہی صحابی ہین۔ اور انھون نے وہم کو نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ اور بعض لوگ انکو احمر بن سلیم بتاتے ہین انکا ذکر باب الہمزہ مین ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ لیثی مجہول شخص ہین محمد بن اسحاق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اسکو اسطرح نہین ادا کر سکتا جسطرح آپ سے سنتا ہون کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہون اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پونہچا دو تو کچھ حرج نہین۔ اسکی روایت یعقوب ابن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی ہین۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر مین شریک ہوے۔ اور احد مین شہید ہوے۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہین حارث ابن ثعلبہ سلمی کے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنے سند سے عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے عمرو بن یحیٰے سے انھون نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد اور دنیا ہمارے کامون مین مشغولی کے وقت آتے ہین اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہین ہم نکلکر انکے پاس آتے ہین نماز مین بہت طویل قراءت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ۔ فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قراءت کیا کرو۔ پھر آپنے پوچھا اے سلیم تمھارے پاس قران سے کیا ہی۔ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قران سے (صرف) اتنا ہی کہ مین خدا سے جنت طلب کرتا ہون اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون۔ مین آپ اور معاذ کی طرح قران نہین پڑھ سکتا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور معاذ بھی تو خدا سے جنت ہی طلب کرتے ہین اور دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہین سلیم نے کہا جب ہم کل کافرون سے مقابلہ کرینگے تو انشاء اللہ تعالے

دیکھلو گے۔ لوگ اسوقت احد کی تیاریان کر رہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہدا مین ہو گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے
ابو نعیم اور ابو عمر بیان کیا اور بڑھایا ہے کہ انھون نے ابن اسحاق سے اسی تذکرہ مین روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بدر مین قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود و مسعود ابن عبد الاشہل سے شریک ہوے سلیم بن حارث بن
ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انھون نے اسی تذکرہ مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو قبیلہ بنی نجار سے احد مین شہید
ہوے سلیم بن حارث تھے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے) کہ وہ سلیم بن حارث جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے معاذ کی نماز کے بارے مین شکایت کی تھی وہ وہی ہین جنکو انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے شریک بدر اور شہید
احد بیان کیا ہے اور اسیوجہ سے انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کیا اسیوجہ
سے انھون نے دو تذکرہ لکھے ہین یہ ان دونون مین سے ایک ہی اور دوسرا اسکے بعد بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے انکا نسب نہین
بیان کیا صرف سلیم انصاری لکھا ہے اور دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آیندہ دیکھو گے اور
ابو عمر نے اس تذکرہ مین معاذ کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور دوسرے مین بیان کیا ہے کہ وہ احد مین شہید ہوے۔ میرا گمان ہے
کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انھون نے معاذ کی نماز کے واقعہ
مین بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی (آیا) اور اس شخص کو کہ جو احد مین شہید اور بدر مین شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار
ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہین ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر مین ملتے ہین
کیونکہ بنی سلمہ جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہین اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھالے
والے بنی سلمہ سے تھے اس سے اور ہوتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبیلہ مین اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر
مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہین اور انھین کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انھین مین سے ایک شخص ہین
اور اسکے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد ہوگی جنکو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

(ابن ثابت بن وقش بن زغبہ) انکا نسب انکے بھائی سلمہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر مین شریک
ہوے۔ اور خیبر معرکہ مین شہید ہوے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ انکی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہین اور بعض لوگ انکو جابر بن سلیم بتاتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ہمین ابو یاسر
ابن ابی حبہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جسکے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انھوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھے خیر سکھائیے جس سے خدا مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈالدو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ ... تو اسکی غیبت نہ کرو

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ خاندان بنی دینار سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے ہیں سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابوعمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے جسطرح ہمنے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھکر اسمیں ابن اسحاق کا قول انکی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ نہیں شامل کیا جو اسکے مناقض ہو اور ابوموسی نے اسکا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا واللہ اعلم

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہیں۔ انکا شمار مدینین میں ہے انسے انکے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جسنے غلاموں میں باپ بیٹے میں علحدگی کی۔ آپنے جواب دیا کہ جس شخص نے انمیں جدائی کی خدا قیامت کے دن اسکے اور اسکے دوستوں میں تفرقہ کردیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید جشمی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی روایت کیوہ حدیث انکے بیٹے ابوالجلیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید جشمی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے پوچھا تمھارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام بھول گیا آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ انکی کنیت ابو عامر ہے۔ یہ جبائری نہیں ہیں۔ ابوزرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انھوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی حیدر اور عمار بن یاسر (رضوان اللہ علیہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں انسے ابو العلا ابن شخیر نے روایت کی ہے۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیق۔ عذری۔ انسے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے بارے میں جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اسکا مصلی پتھرو [illegible] پہچانا فرمایا کہ یہ وہی مسجد ہے جسمیں وادی القری کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عقرب۔ بعض لوگوں نے انکو یونہیں بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین محمد بن احمد بن محمد بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن رحمت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے انکے پیر میں لنگ تھا جب رسول خدا صلعم بدر کو گئے بسبب انکے لنگ کے انکو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھکو باہر نکالو۔ انکے لڑکوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اجازت دے دی ہے انھوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھکو جنت سے روک لیا اور تم مجھکو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہکے) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگڑے ہونیکے جنت میں داخل ہونگا آپنے جواب دیا ہاں۔ اور انھوں نے اس غلام سے جو انکے ساتھ تھا جسکا نام سلیم تھا اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمھارا کیا نقصان اگر میں تمھارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں اور آگے بڑھکر لڑنے لگا یہاں تک کہ شہید ہوگیا پھر انھوں نے مقابلہ کیا یہاں تک وہ بھی شہید ہوگئے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر ابن حدیدہ بن عمرو بن غنم بن کعب بن سلمہ کے انصاری سلمی ہیں انھوں نے عقبہ میں [illegible]

ستر آدمیون کے ساتھ بیعت کی اور بدر مین شریک ہوے اور احد کے غزوہ مین شہید ہوے۔ انکے ساتھ انکے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ انکو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان مین انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری۔ نجاری۔ ہین۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین فوت ہوے یہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدوی بن مجدعہ قیظی بن قیس کے بھائی ہین۔ احد مین اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوے انکی نسل کوفہ مین ہے۔ اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے غلامون کی اولاد سے ہین۔ انکا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسیطرح بیان کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین شریک ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دن انتقال کیا۔ انسے ازہر بن سعد حرازی اور ابو [illegible] طائی (انھون نے انسے سماعت نہین کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابو نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن انصاری ہی۔ انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہین۔ سلیم احد مین اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ مین دونون بھائی شہید ہوے سلیم کی نسل نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیمان** (رضی اللہ عنہ)

بن اکیمہ لیثی۔ یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون ہم آپ سے حدیث سنتے ہین لیکن جسطرح ہم سنتے ہین سطرح ادا نہین کر سکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی پہونچا دو تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ انصاری۔ صحابہ میں انکا ذکر ہی لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہی انسے انکے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیرین کہتے تھے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمر کا بیان ہی کہ سلیمان بیٹے ہین ابی حثمہ غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب کے قریشی۔ عدوی ہین۔ انھون نے صغر سنی میں اپنی والدہ شفا بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتون میں تھین ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانون مین سے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان میں انکو اور ابی بن کعب کو لوگون کی نماز (تراویح) پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ انکا شمار کبار تابعین مین ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابو عمر نے انکو عدوی بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم انکو انصاری بتاتے ہین۔ اور صحیح یہ ہی کہ یہ عدوی ہین انکا نسب ظاہر ہی۔ نہ معلوم ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو انصاری کیونکر بنا دیا میں کہتا ہون کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہین دونون کے خیال کے موافق تو ان دونون سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر وہ عدوی ہین تو ان دونون کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونون سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے انکا نسب عدوی تک بیان کیا ہی جسطرح ہمنے اسکو بیان کیا۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیمان۔ شام میں سکونت پذیر ہوے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انھون نے سلیمان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لشکر ہوگے اور تمھارے لیے ذمہ اور خراج اور زمین ہوگی جسمین بڑے بڑے شہر اور محل ہونگے تو جو شخص تم مین سے اسکو پاوے اور وہ اپنے آپ کو ان شہرون کے کسی محل مین موت تک روک سکے تو وہ (ایسا) کرے اسکو زرعہ نے شامیون کی مسند مین اور ابو حاتم نے کتاب الوحدان مین بیان کیا ہی اور دونون نے اسمین کہا ہی کہ سلیمان صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ابن ضبیس بن حرام بن جبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہی اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہی۔ سلیمان کا نام جاہلیت مین یسار تھا آپنے سلیمان رکھا۔ انکی کنیت ابو المطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دین دار عابد تھے۔ کوفہ مین پہلی مرتبہ جب مسلمان وہان مقیم ہوے انھون نے بھی وہان سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم مین صاحب مرتبہ و شرافت تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے حوشب و ظلیم الہالی کو معرکہ صفین مین قتل کیا تھا اور یہ ان لوگون مین ہین جنھون نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ مین بلایا تھا اور جب وہ کوفہ مین آئے تو انکے ساتھ ہو نہ لڑے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگون نے انکی مدد نہ کی تھی اور لڑائی مین نہ شریک ہوے تھے نادم ہوے اور کہا ہماری توبہ نہین ہوسکتی ہی مگر یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لین اور ربیع الآخر کی چاند رات ۶۵ھ مین کوفہ سے نکلے

اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور انکا نام امیر التوابین رکھا۔ اور عبید اللہ بن زیاد کیطرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جا رہا تھا دونوں لشکروں میں بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین میں ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہو گیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام میں گیا قتل کے وقت انکی عمر ۹۳ برس کی تھی انسے ابو اسحاق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبد اللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن غیاث نے اعمش سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کر کے خبر دی کہ دو آدمیوں نے آپس میں سخت کلامی کی اور انمیں سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اسکو کہے تو غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ۔ انکا نسب سلیم بن عمرو کے بیان میں گذر چکا ہے۔ انصاری خزرجی ہیں یہ اور انکے غلام عنترہ غزوۂ احد میں شہید ہوے اکثر لوگ انکا نام سلیم بیان کرتے ہیں (جیسا کہ) ہم ذکر کر چکے ہیں اور انکا نام سلیم ہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انکی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابو معاذ سے انھوں نے ابو حریز سے انھوں نے رفاعہ قتبانی سے انھوں نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دیکر قتل کرے آخر تک اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ قریشی اموی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر آپکی گود میں رکھے گئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے اسمعیل بن محمد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لاکر آپکی گود میں دیے گئے انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ میں پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہاں انھوں نے پیشاب کیا تھا ڈالدیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

باب السین والمیم

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان انکا ذکر ہم انکے والد اور انکے بھائی خارجہ کے تذکرہ میں کر چکے ہیں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن خرشہ بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ سماک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج
بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین - بدر اور احد اور تمام
مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن انکو اپنی تلوار دی تھی
آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اسکے حق سے لیگا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا مین اسکو اسکے حق سے لونگا -
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیدیا اور انھون نے اس سے مشرکون کی کھوپریان پھاڑین اور اسی کے بارے مین انھون نے
کہا ہے ؎ انا الذی عاہدنی خلیلی ❊ ونحن بالسفح لدی النخیل ❊ ان لا اقوم الدھر فی الکیول ❊ اضرب بسیف اللہ والرسول ❊
ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ ابن عباس روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی اس سے خون کو دھو ڈالو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے بھی انکو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھو ڈالو خدا کی قسم اسنے آج میرا اچھا ساتھ دیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اگر تم لڑائی مین سچے نکلے تو یقینی سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی مین سچے نکلے ہین - یہ مشہور بہادرون مین تھے انکے پاس ایک سرخ
پٹی تھی جس سے وہ لڑائی مین پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انھون نے اسکو نشان کے طور پر لگایا اور دونون صفون کے بیچ
اکڑ کر چلے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چال کو خدا ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود اور ابویاسر
بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن
تلوار لیکر فرمایا اسکو مجھسے کون شخص لیگا - سب لوگون نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور کہنے لگے ہم لینگے ہم لینگے - آپنے فرمایا کون اسکو اسکے حق کیساتھ لیگا
اسپر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے - سماک یعنی ابودجانہ نے عرض کیا کہ مین اسکو اسکے حق کیساتھ لونگا - اور اسکو لیلیا اور اسسے مشرکون کی کھوپریون کو
پھاڑ ڈالا - یہ بزرگ اکابر صحابہ سے ہین - یمامہ کی جنگ مین سخت معرکہ کے بعد شہید ہوے - بنی حنیفہ کا یمامہ مین ایک باغ تھا جسمین آکر وہ
لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگون تک پہونچنے پر قابو نہ پاتے تھے - ابودجانہ نے مسلمانون سے کہا کہ مجھکو اس باغ کے اندر پھینکدو مسلمانون نے
ایسا ہی کیا اور انکا پیر ٹوٹ گیا انھون نے اسکے دروازے پر مقابلہ کرکے مشرکون کو دروازے سے ہٹا دیا اور مسلمان اسکے اندر داخل ہوگئے - اور یہ
اسی دن شہید ہوگئے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے
لیکن وہ حرز جو انکی طرف منسوب ہے اسکی سند ضعیف ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے کنیتون کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن خزرج بن حارث بن خزرج - انصاری خزرجی ہین بشیر بن سعد کی بھائی اور نعمان بن بشیر کی الدکی بدر مین اپنی بھائی بشیر کی ساتھ شریک ہوئے - اور احد مین بھی شریک ہوئے تھے - انہون نے اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن حمترہ بن ثالاث بن مالک صحابی ہین - انہین کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے - یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے - اور انہین کے نام عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے مالک اسدی کا نام رکھا گیا - اور سماک بن عبید بیان کیا ہی کہ سماک بن مخرمہ اسدی - اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینون ابودجانہ نہین ہین) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسلح دستی اور سارض دیلم کو والی ہوئے اور یہ تینون شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کے وفد مین خمس لیکر آئے حضرت عمر نے ان لوگون کا نسب پوچھا ان لوگون نے حضرت عمر سے بیان کیا کہ (ہم لوگ) سماک اور سماک اور سماک ہین حضرت عمر نے فرمایا خدا تم مین برکت دے - اے اللہ ان لوگون سے اسلام کو بلند کر اور انکے ذریعہ سے اسکی مدد کر - حمزہ سہمی نے انکو جرجان کی تاریخ مین ان لوگون کے ذیل مین بیان کیا ہی کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان مین آئے تھے - اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا ہے - سماک کوفہ مین رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ مین آئے یہ وہانسے جزیرہ کیطرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ مقام رقہ مین فوت ہوگئے - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمالی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال - زید بن اسلم نے روایت کی ہی کہ سمالی بن ہزال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپنے انکے رجم کرنیکا حکم دیا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کی قرابت مند تھے - اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اسکو بدلدیا ہے -

(سیدنا) سمیح (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکا نام سمیح بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا ابوموسی نے بیان کیا ہے کہ ہمنے انکا تذکرہ امام المصنف ابوالحسن دارقطنی کی اتباع مین لکھا ہے اور اسو جہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انس دونون کی طرف مبعوث تھے - انسے انکی بی بی متوس نے سورہ یس کی فضیلت مین حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواتہ بن عامر بن صعصعہ سوائی ہین - اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہی - ابوعمر نے لکھا ہے

اکہ سمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب اوپر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب (اسطرح) بیان کیا ہے
کہ سمرہ بن جنادہ بن جحر بن زیاد سوائی ہیں اور یہ یقیناً انکی غلطی ہے کیونکہ وہ ابو جابر بن سمرہ سوائی ہیں ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد
طیالسی تک خبر دی کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ میں
بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب سمجھا اور اپنے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان
جھوٹوں سے بچتے رہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ رضی اللہ عنہ

ابن جندب بن ہلال بن حدیج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین یعنی ذوالراسین بن لای بن عاصم بن شمخ بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث
بن غطفان فزاری ہیں انکی کنیت ابو سعید تھی اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اور ابو سلیمان بیان کرتے ہیں اہل بصرہ میں شمار تھے انکو انکی والدہ انکے والد کی وفات کے
بعد مدینہ میں لیکر آئیں اور انہوں نے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری سے شادی کر لی اور یہ انہیں کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال انصار کے نوجوانوں کو
جنگ کے واسطے اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے ایک سال ایک نوجوان لڑکا نکلا آپنے اسکو جہاد کی اجازت دیدی اسکے بعد سمرہ پیش ہوئے آپنے انکو واپس کر دیا سمرہ نے
عرض کیا آپنے اسکو تو اجازت دیدی اور مجھکو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اسکو پچھاڑ دوں آپنے فرمایا کہ تم اس سے لڑو سمرہ نے اسکو کشتی میں پچھاڑ دیا آپنے انکو بھی
جہاد کی اجازت دیدی بعض لوگ کہتے ہیں آپنے انکو احد کے دن اجازت دیدی تھی واللہ اعلم۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبد اللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھکو بات کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی تھی مگر اس جگہ مجھ سے
زیادہ سن والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مر گئی تھی آپ نماز میں اسکے وسط میں کھڑے ہوئے تھے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے ہیں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو انکو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے
بصرہ میں آتے تھے تو انکو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب انمیں
سے کوئی لایا جاتا تھا اسکو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں سب میں بدتر ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور
خونریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو انکے ہم مذہب ہیں انپر طعن کرتے ہیں اور انکی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل
انکی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں انمیں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلی اور علی بن ربیعہ اور
عبد اللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابو العلاء اور ابو الرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو جعفر یعنی عبد اللہ بن احمد بن علی
وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے
انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیے ہیں عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا
اور کہا ہمکو تو ایک سکتہ یاد ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو (یہ اختلاف) لکھا ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے (ٹھیک) یاد کیا ہے سعید بیان کرتے
ہیں ہم نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرأت سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا کہ

اور جب ولا الضالین پڑھتے ہیں ہمرہ کے بدن پر ایسا زخم ہوا تھا لیکن جب ان کا بصرہ میں انتقال کیا ہوا انکو سخت سردی لگ گئی تھی جنکے علاج کے واسطے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے تھے اسی میں گر گئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن جیب بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی ہیں یہ عبدالرحمن بن سمرہ کے والد تھے ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ انکے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہی حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں سجستان کے والی ہوئے واللہ اعلم

(سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عدوانی ہیں بعض لوگ انکو ہمرہ۔ عدوی کہتے ہیں۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ سمرہ سے کہدو کہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھکر آرام کرنے لگے ابوالیسر خیال کرکے کہ وہ چلے گئے ہونگے اپنا سر نکالا سمرہ نے انکو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والوں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے جواب دیا ہیں یہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس تھا لہذا میں تمکو دکھا دیتا (پھر) ابوالیسر نے کہا کیا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہو کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دیگا یا اسکا حق معاف کر دیگا خدا اسکو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دیگا سمرہ نے جواب دیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدوی قریش ہیں یا اور کوئی انکے سوا انہوں نے انکا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انکو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عدوانی بیان کیا ہے۔

(سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جندب بن حجیر یہ ابن عمرو سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت بنی عنبر کے اسلام کے بارہ میں جائز رکھی تھی اسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت انکو وہاں پر اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں بعض لوگ انکو سبرہ کہتے ہیں اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے

نے داؤد بن عمرو سے انھون نے بشر بن عبداللہ سے انھون نے سمرہ بن فاتک سے روایت کی ہے کہ خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہین اگر وہ اپنی بال کم کرا دیتے اور اپنا تہ بند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنی بال کم کرا دیے اور اپنا تہ بند چڑھا لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **سمرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی حجر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام قبول کیا انکو ان شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سمرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قریشی جمحی ہین انکی کنیت ابومحذورہ تھی موذن تھے انکی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور ان شاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہین ان سے ابن عبدالملک اور ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند و نیز محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونون نے ابی محذورہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بٹھایا اور انکو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہین مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہین مینے کہا کہ پھر اذان کو دہرا دو انھون نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابومحذورہ نے مکہ مین ۵۹ھ کو انتقال کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سمعان** (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد کلابی ہین بنی قریظہ سے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے انکو دعا دی اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور آپنے کہا اے سمعان تمکو کون چیز زیادہ پسند ہے کہ تمھاری روزی وبر (یعنی اونٹوں کے رؤن) مین ہو یا مدر (یعنی دیہاتون) مین انھون نے جواب دیا کہ بلدہ بر مین اور آپ نے انکی گردن کی بائین طرف مٹی سے نشانی کر دی اور آپ نے انکی بہن سے شادی کی تھی انکی مرویات انکی اولاد کے پاس ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **سمعان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حجر صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور آپنے سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپکے پاس صدقہ مین پیش کیا

آپ نے انکو سلیمن اور دیکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا انکی روایت کردہ حدیث کی روایت انکے بیٹے رخیار نے کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیحہ (رضی اللہ عنہ)

یا سمیہ۔ انکے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکر ابن شریح سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا ابو لبابہ انصاری کے ہمسایہ مین سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابو لبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الے آخرہ۔ اور اسی قصہ مین ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوشی دل سے تم اپنی کھجور ابو لبابہ کو دیدو مین اسکے عوض مین جنت مین ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہون سمیحہ نے انکار کیا آپنے دس درختو نکی ضمانت کی انھون نے انکار کیا۔ پھر آپنے سو کی ضمانت کی انھون نے انکار کیا۔ پھر ابو الدحداحہ نے ہزار درخت سرح اس دین کے جوانکا سمیحہ پر تھا دیدیا اور انھون نے کھجور کو ابو لبابہ کے سپرد کر دیا انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف۔ خزرجی ہین۔ ساعدی ہین احد مین شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل تھے اور انکو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انھین کی خلافت مین انکا انتقال ہو گیا انکو عدوی اور ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ انکا ذکر انکے بھائی سلمہ بن زہیر مین ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان تھی۔ انھون نے کہا ہے کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سماعت حدیث کرتے تھے اسکی روایت جریر بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انھون نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمیط (رضی اللہ عنہ)

بجلی۔ ایک مجہول شخص ہین انکی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسی بن عبیدہ ربذی سے انھون نے محمد بن ابی منصور سے انھون نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایک دن خدا کی راہ مین مرابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینے کے روزے اور نماز کے برابر ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید۔ یہ ذو الکلاع حمیری ہین۔ انکا ذکر ذو الکلاع مین ہو چکا ہے۔

باب السین والنون

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم جہنی ہیں - بنو عوف بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگ انکا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی غزوہ بنی مصطلق میں شریک ہوئے ہیں ان لوگوں کی علامت اس دن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھون نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائیں گے تو وہان کا عزت دار ذلیل کو نکال دیگا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے یہ سنان وہی ہین جنھون نے اسدن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ہمراہ چلتے تھے اور انکے نوکر تھے دونون میں لڑائی ہوگئی جہنی نے انصار کو مدد کیواسطے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اسبات کو کہا انکا تذکرہ اسجگہ تینون ابو عمر نے کیا ہے -

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ - انصاری ہین - احد مین شریک ہوئے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن روح - انکا ذکر ان صحابہ مین ہے جو حمص مین مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دارقطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہین کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہین اور بعضے انکو سیار کے نام مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن محبق - ہذلی ہین انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور بعض لوگ ابو جبیر اور ابو بشر بھی بیان کرتے ہین ان سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا اسلئے آپنے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ جب یہ پیدا ہوے تو انکے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے مین خدا کے راستہ مین جہاد کرون وہ مجھکو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھدیا اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوے تھے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابو یقظان نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ ابن سوار قتل ہوے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اسکو بھیجو - زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کیلئے مقرر کیا تھا - یہ واقعہ سنہ ۴۵ھ مین ہوا تھا انسے سلمہ ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور خلیب یعنی ابو عبدالصمد نے روایت کی ہے اور انھین کی روایت سے ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مینے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب مین کیا کرون آپنے جواب دیا کہ خدا نے تمکو تمھارا مال واپس کردیا اور تمھارے صدقہ کو قبول کرلیا حجاج کے آخری زمانہ مین سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان بن محصن [illegible] اسدی ہین [illegible] عکاشہ بن محصن کے بھتیجے ہین بدر مین شریک ہوئے تھے ابن اسحاق نے ان لوگون

بیان میں جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبد شمس کے حلیف ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے بیان کیا ہے کہ ابو سنان عکاشہ کے بھائی اور انکے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انھوں نے بیعت الرضوان میں درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ بلکہ انکے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان سنہ ۳۲ھ میں فوت ہوئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہیں حجازی ہیں انسے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحیی بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے روایت کی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمن بن حرملہ کے والد کے چچا ہیں ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور میں نے اسکو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انھوں نے سنان بن سنہ سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا یا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنیوالا مثل روزہ دار صابر کے ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے —

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ اوسی ہیں۔ عباد بن اسد یمامی نے سنان بن ثعلبہ اوسی روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (داروغہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبی کو حکم دیدو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتوں کا حامل ہو جائے) درخت طوبی نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی فرشتوں کو ان پتوں کے ساتھ اتاریگا اور محبان اہل بیت میں سے ہر ایک کو ایک پتہ دیگا جسمیں آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور انھوں نے ان کو ابن ثعلبہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اسمیں ثمعلہ میم کے ساتھ ہے واللہ اعلم —

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنھوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے —

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ضمری ہیں۔ انکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کو جاتے وقت مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر اسدی ہیں صحابی ہیں انھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ مین پیش کی آپنے فرمایا کہ وہ دودھ کی طرف بلانیوالی کو رہنے دو اسکی روایت حزمی نے عصبہ بن جودان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ جہنی ہین صحابی ہین ابو التیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ سنان بن عبداللہ کی بی بی نے کہا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین کہ انکی والدہ بغیر حج کیے مرگئین کیا اب انکی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمھاری مان پر قرض ہوتا اور تم اسکو ادا کردیتین تو کیا انکی طرف سے کافی نہوتا اسکی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہو۔ اور اسکو ابو خالد احمر نے محمد بن کریب سے انھون نے کریب سے روایت کیا ہے اور انھون نے اسمین وہم سے کہ دیا کہ سفیان ابن عبداللہ (یعنی کریب سے اوپر کے راوی) کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کردیا ہے (انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہین۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہین قدیم الاسلام ہین یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہین۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر سے استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ عطیہ بن قیس نے بشر بن عبیداللہ سے انھون نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی بابت جو عورتون کی ہمراہی مین مرجائے اور اس عورت کے بارے مین جو آدمیون کی ہمراہی مین مرجائے اور کسی کا کوئی محرم نہو فرمایا ہے کہ زمین مین دفن کردین اور غسل نہ دین۔ اسیطرح اسکی روایت کی گئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہین معلوم کہ عرفہ مین مجھے ساتھ ہی یا حماے کے ساتھ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طلق قبیلہ قضاعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہین۔ انکی کنیت ابو المقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام مین سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہین۔ انکا ذکر مغازی مین آتا ہے یہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن وبرہ جہنی ہین۔ انکا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہین۔ ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد اسلمی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوسلیمان ربعی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد صاغانی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ یعنی یحییٰ بن محمد بن سکن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جہضم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حسن مختار جبر بن حارث ابن رافع صحابی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبردی انھون نے کہا مینے سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی بنی مصطلق مین تھے۔ ان لوگون کی علامت یامنصور امت امت تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ مین لکھا ہے اور ابوعمر نے سنان ابن تیم مین لکھا ہے اور ہم انکو ذکر کرچکے ہین۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوہند ہے حجام ہین اور بعض لوگون نے انکا نام سالم بتایا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم انکو سالم کے نام مین ذکر کرچکے ہین اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنبر رضی اللہ عنہ)

ابراشی ہین۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو روک لیا عمرو بن حسان آپکے پاس آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ ابراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے حلیف تھے۔ انھون نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ مین اپنے قوم کے پاس جاکر ان سے بیعت لیتا ہون پھر آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یارسول اللہ مینے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہین چھوڑا جس سے بیعت نہ لی ہو اور وہ آپ پر ایمان لے آیا ہے سوا قبیلہ کے خاندان بنی ہون کی ایک ضعیفہ یعنی میری والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نیکی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر عنایت کردیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہین۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دون۔ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ سدلون جنگل کیبر اور ذات انواک عنایت کردیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھدیا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سندر (رضی اللہ عنہ))

انکی کنیت ابوالاسود ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے ابوالخیر سے انھون نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اسکو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اسکو بخش دے اور قبیلہ تجیب انھون نے خدا کو قبول کیا مینے پوچھا ای ابوالاسود کیا تمنے آپسے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہی ابوالاسود نے جواب دیا ہان مینے پوچھا کیا لوگون نے اسکو نقل کرکے بیان کیا ہی انھون نے جواب دیا ہان انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا سندر (رضی اللہ عنہ))

انکی کنیت ابوعبداللہ ہے زنباع کے غلام جذامی ہین صحابی ہین انکی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے انکو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انھون نے انکو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی سندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے خبر بیان کی۔ آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جسکے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہی اور وہ خدا اور رسول کا غلام ہی اور تم سندر کو آزاد کردو سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے بارے مین وصیت فرما دیجیے آپ نے فرمایا مین تمھارے بارہ مین ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میری بارہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو نگاہ رکھو انھون نے سندر کی کفالت کرلی یہانتک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہوگے تو مین تمکو خرچ دونگا ورنہ تمکو جو جگہ پسند ہو مین تمھارے واسطے وہان لکھدون انھون نے مصر مین رہنا اختیار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھنا جب یہ عمرو کے پاس پہنچے انھون نے انکو بہت وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو انکا گھر اور زمین خدا کے مال مین لے لیا گیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے سندر یعنی ابوالاسود کو اس تذکرہ سے پیشتر ذکر کیا ہی اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہی ایسے معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے انکو دو شخص قرار دیے ہین لیکن میرا غالب گمان یہ ہی کہ دونون تذکرے ایک ہی شخص کے ہین اسکی دلیل یہ ہی کہ دونون شخص اہل مصر سے ہین اور مینے بعض علما کو دیکھا ہی کہ انھون نے اس حدیث کو جسمین قبیلہ اسلم کی سلامتی کا ذکر ہی اور سندر جذامی کے قصہ کو اسی تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ان بعض نے انکو ایک ہی شخص خیال کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سنین (رضی اللہ عنہ))

انکی کنیت ابوجمیلہ ہی ضمری ہین اور بعض لوگ انکو سلمی بتاتے ہین ہمین ابوعبداللہ یعنی محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے ہشام سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوجمیلہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپکے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوا تھا اور مینے پڑی ہوئی چیز اٹھالی تھی پھر حضرت عمر کے پاس لاکر اس کے بارے مین سوال کیا حضرت عمر نے اسکو اچھا بتایا اور بیت المال سے انکو خرچ دیا اور انکی ولا اپنے واسطے کرلی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنین (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انصاری ہیں ظفری ہیں۔ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انکی سند مسند نہیں ہے۔

باب السین والہاء

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہیں۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہیں عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے گھر ہیں پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں پھر بنی ساعدہ کے گھر ہیں اور انصار کے ہر ایک گھر میں خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہمکو پیچھے کر دیا اور ہم چار (گھروں) کے آخیر میں ہوئے ہمارے گدھے کو کسو میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جاکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو لوٹاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ایاس ہے۔ انصاری ہیں۔ ان سے انکے بیٹے نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری ساعدی کے پہلو میں بیٹھے تھے کہ انھوں نے کہا کیا میں تمسے اپنے والد کی روایت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ بیان کروں کہ آپنے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھکر خدا کی یاد کرنے کو میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک خدا کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہوکر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہوں اسکی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضا۔ یہ انکی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک ابن ضبہ بن حارث بن فہر بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ انکی والدہ کا نام بیضا یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضا کے بیٹوں یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ انکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بھی اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انھوں نے انکی والدہ کے نسب میں ضبہ کو نہیں ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث بیان کیا ہے۔ یہ سہیل ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ اور یہ وہی شخص ہیں جو ان لوگوں کے پاس گئے تھے جنھوں نے اس عہدنامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جسکو [illegible] بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہانتک کہ ان لوگوں نے [illegible]

ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور مطعم بن عدی بن نوفل اور سہیل بن اسود ابن مطلب بن اسد۔ اور ابو البختری بن ہشام بن حارث
بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں۔ سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی میں وفات پا گئے اور آپ نے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے
کہ انھوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں
کہ ابو عمر نے بیضاء کا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ وہ عدبنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ لیکن دوسروں نے انکی موافقت نہیں کی ہے
بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں اور انکا نسب ابو احمد عسکری نے یوں بیان کیا ہے کہ وعد بیٹی ہیں جحدم بن عمرو بن عائش
بن ظرب بن حارث بن فہر کی۔ اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے
بیان کیا ہے اور ہمیں شک نہیں کہ ابو عمر پر نسب مشتبہ ہو گیا ہے انھوں نے اسکو یہاں اسیطرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور ان کے
بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ میں اسکے برعکس بیان کیا ہے۔ اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے
اور اگر وہ اسکے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نسب ان پر مشتبہ ہو گیا اور انھوں نے اسکی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے
مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اسکی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انھوں نے خیال کر لیا کہ یہی دونوں (یعنی جو
مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مقام پر کریں گے
لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہم نے انکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اسوجہ سے ہوئی انھوں نے انکو کسی قبیلہ یا والد کی طرف منسوب نہیں
کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کر لیتے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری ہیں انکا نسب انکے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گذر چکا ہے انکی روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کچھ آدمیوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا اس وقت ہماری تعداد بہت تھی پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ برا
مکان ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام سہیل ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے انکا شمار تابعین میں ہے انکا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی اور ابن قداح کا
اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ حارثہ کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے۔ اور امیر ابو نصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن
عامر بن لوذان اور انکے بیٹے سہل و سعد احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ و بغداد میں ہے اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی العاص کو صحابی
ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اور انکا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد کیا [illegible] [illegible] واللہ اعلم

(سیدنا سہل رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن عبد رزاح احد میں شریک ہوے تھے انکی اولاد نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا سہل رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبداللہ اور بعض عبید اللہ بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ انکا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس انصاری ہین۔ اوسی ہین ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوے۔ واقدی بیان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین یاد رکھی ہین ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا کہ انھون نے انکی اولاد مین سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے سفر مین رستہ بتاتے تھے اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے انکی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی بن مجدعہ تھین حضرت معاویہ کے شروع زمانہ مین وفات پائی۔ ان سے نافع بن جبیر اور عبدالرحمن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اور صلوات خوف کے متعلق انکی روایت بہت مشہور ہے ہمین اسمٰعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انھون نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے صلوۃ خوف کے بارہ مین بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اسکے ساتھ کھڑے ہون اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہون اور انکے منہ دشمنون کی طرف ہون اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سہل رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ۔ انصاری ہین انکا نسب اسطرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہین اوسی ہین قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ انکی والدہ تھین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کی دادی کی والدہ تھین یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی یہ بزرگ شخص تھے لوگون سے علیحدہ رہتے تھے۔ بڑی نمازی اور خدا کے یاد کرنے والے تھے جب تک کہ مسجد مین رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب بیٹھتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے یہان تک کہ اپنے گھر پہونچ جاتے۔ انھون نے دمشق مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین حضرت معاویہ کی اوائل خلافت مین انتقال کیا۔ انکی اولاد نہین رہی۔ یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک ناتمام لڑکا اسلام کی حالت مین ہوتا وہ مجھکو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے انسے بشر تغلبی نے روایت کی انھون نے کہا کہ میرے والد ابوالدرداء کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گذرے ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوے تھے انھون نے سلام کیا اور ابوالدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہمکو فائدہ دے اور تمکو نقصان نہ پہونچاوے۔ انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ مین گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے کہ جو اپنے ہاتھون کو صدقہ دینے کو پھیلا دے اور ان کو بند نہ کرے ہمین ابو محمد بن ابوالقاسم نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد

اپنے والد سے انھون نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انھون نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا حضرت معاذ کے
سامنے گھوڑے پیش ہوے انھون نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑون کی بابت کیا فرماتے سنا ہے انھون نے جواب دیا کہ مین نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک بھلائی معلق ہے اور اسکا مالک اسپر شفقت ڈالتا ہے اور اسپر خرچ کرنے والا اس شخص کے
ہے جو صدقہ دینے کے واسطے اپنے ہاتھ کو پھیلادے اور پھر اسکو نہ سمیٹے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ حبشی ہین ان سے ابو عالیہ نے روایت کی ہے بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ سہل شخص کے علاوہ ہین اور بعض لوگ انکا نام سہیل بیان کرتے ہین معتمر بن سلیمان
نے اپنے والد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابوالعالیہ سے انھون نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
گروہ ذکر الہی کے واسطے نہین اکھٹا ہوتی مگر انکو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیے گئے تمھاری برائیان نیکیون سے بدل دی گئین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس اور بعض لوگ انکو ابن خنساء کہتے ہین اور بعض حنش کہتے ہین بن عوف ابن عمرو
بن عوف بن مالک بن اوس۔ اسکو ابو عمر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور کلبی نے بھی اسیطرح بیان کیا ہے مگر انھون نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کر دیا ہے
اور کہا ہے کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہین یہ انصاری ہین اوسی ہین انکی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگ ابو سعید بیان کرتے ہین اور بعض ابو عبداللہ اور بعض
ابو ثابت کہتے ہین۔ بدر اور تمام مشاہد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور احد مین جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ثابت قدم رہے تھے انھون اسدن رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر اندازی کرتے تھے ہمین عمر بن محمد بن
معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن عبداللہ
بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن موسی حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبدالرحمن بن سلیمان غسیل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن خالد نے ابو وجانہ ساعدی سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد مین تھے انکا گذر ایک نہر پر ہوا انھون نے اسمین غسل کیا انکا بدن بہت خوبصورت تھا کہ ناگاہ انکے پاس سے انصار کا ایک شخص گذرا اور اسنے کہا
جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہین دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوے چہرے کو ایسا دیکھا اور انکی خلقت کو دیکھکر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے اور بخار کی حالت مین رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اٹھا کر لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اسکی کوئی چیز دیکھکر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا
لگنا حق ہے یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے اور جب مدینہ سے بصرہ کو چلے گئے تو انکو مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے اور انکو حضرت علی نے
بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا وہان کے لوگون نے انکو نکالدیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیون نے ان سے صلح کر لی اور خراج ادا کر دیا
سہل ۳۸ھ مین کوفہ مین انتقال کیا اور انکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیرین کہین اور بیان کیا کہ وہ بدری ہین ان سے انکے دو بیٹون یعنی ابو امامہ

اور عبد الملک اور علیہ بن سباق اور ابو وائل اور عبد الرحمن ابن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سہل رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سرحی بن سلمہ بن انیف بلوی ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں صاحب صاع اور بروایتے صاحب صاعین ہیں جنکو منافقون نے دو صاعون کے صدقہ پر ملامت کی تھی اور اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات الی آخرہ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا کہ یہ سہل وہی سہل بن رافع بن ابی عمرو ہین یا نہین

(سیدنا سہل رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہین۔ احد مین شریک ہوے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انتقال کیا انھین کو منافقون نے ملامت کی تھی ان سے انکی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکات اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لیکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ان کھجورون کو رکھکر کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے آپنے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکے کے واسطے دعا کرین کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہین ہے عمیرہ بیان کرتی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مجھپر رکھا۔ مین خدا کی قسم کھاتی ہون کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح لکھا ہے لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہین رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونون وہی یتیم ہین جنکے مالک مین وہ زمین تھی جسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونون ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے۔ یہ بدر مین نہین شریک ہوے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوے تھے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہین ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جسمین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضا کو قرار دیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحاق نے انھین کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابو عمر نے انھین سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علما نے انکی موافقت کی ہے انھین موافقت کرنے والون مین سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہین لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابو نعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو انصاری نجاری کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد ہین مربد اس زمین کو کہتے ہین جہان اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہین اسی زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے یہ ان کے بھائی ہین اور اس تذکرہ مین انکا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہین کیا ہے اور انھون نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور انکے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں ساعدی ہیں۔ عدوی نے انکے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابو عمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انھوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابو العباس تھی اور بعض لوگ ابو یحییٰ بتاتے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ متلاعنین میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا تھا۔ انکا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے انکا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور طویل العمر ہوئے یہاں تک کہ انھوں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ کو پایا ہے اور اسکے وقت میں وفات پائی حجاج نے ۷۴ھ میں سہل رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے سے کس چیز نے روکا تھا انھوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ انکی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبد الملک بن مروان کا حکم انکے بارے میں حجاج کے پاس آگیا اور جابر بن عبد اللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔ مقصد اس مہر لگانے سے یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے اور تاکہ لوگ انسے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نکریں سہل سے ابوہریرہ اور سعید بن مسیب اور زہری اور ابو حازم اور سہل کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند وں سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خلاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن خدا کے راستہ میں دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر زمین دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ سہل ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہگئے تھے ابو حازم کہتے ہیں میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسیکو یہ کہتے نہ سنوگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سہل۔ انسے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ انکی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ لیثی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام سہیل بتاتے ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی انکا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبد مناہ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ کے۔ قبیلہ کنانہ سے۔ یہ ابو واقد لیثی سے عبد مناہ بن شجع میں ملجاتے ہیں۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سہیل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام کو خرید کر لے کیونکہ نصیبہ آدمیونکی پیشانی میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابو کلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہیں احد میں شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی روایت کر کے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بنو ظفر کے غلام ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوے ہیں۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔ انصاری ہیں نجاری ہیں۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بئر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ ابن مندہ نے انکا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر میں شریک ہوے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ جمہور اہل سیر نے انکا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے۔ اور ابو معشر انکا نام عبید بتاتے ہیں۔ لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک یہ یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک۔ انصاری ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوے تھے اور آپ ہی کے زمانہ میں انتقال کر گئے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیریں کہیں اور سورہ فاتحہ سے قراءت شروع کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ انکی روایت بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوے تھے۔ اسکو ابو نعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابو موسی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے

کہ سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے ثابت اور عبد الرحمن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گذر چکا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبد الاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اسکو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوا اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہیں۔ بنجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اسوقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل او سہیل پسران رافع کی تھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے اسوجہ سے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے کہ انکے خیال میں اس زمین کے مالک بیضا کے لڑکے تھے۔ اور ابو عمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور اسی تذکرہ میں اسپر گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ انکی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں انکا انتقال ہوا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

شریک بدر ہوئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہوں۔ کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہیں ہیں بلکہ امیہ بیٹے ہیں زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم۔ اور امیر ابو نصر کی کتاب میں عنترہ کی جگہ پر عبدہ ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انصاری ہیں۔ ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے موسی بن اسماعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں ہمارے والد نے خبر دی۔ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ میں نکلا۔ اور انکو پتھر لگا انھوں نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اسنے میرے دل کو پریشان کیا۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی کعب یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ۔ انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ سلمی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انکو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوائہ ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے۔ اور اسی طرح سے انکو شروع تذکرہ میں سوائہ کے قبیلوں سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مزنی ہیں۔ قبیلہ مزینہ سے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبداللہ مزنی سے انھوں نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال بیع سلم میں دیا اسپر زکوۃ نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بن مالک بن عبید بن قیس۔ بعض لوگ انکو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہیں۔ لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے۔ اور کسی کا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ثابت نہیں ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ انکو حجازی بتاتے ہیں۔ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ انکو کعب بن مالک کا بھائی کہتے ہیں۔ ان سے سوا انکے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہیں روایت کرتا ہے۔ انکی حدیث خالد بن عمرو قرشی پیدا کرتا ہے اور وہ منکر حدیث

اور متروک الحدیث ہین - انکی روایت کردہ حدیثین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت مین ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ انکا نام سہل بن مالک ہی بعض لوگ انکو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہین - انسے انکے بیٹے یوسف نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے واپس ہوے تو منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا ای لوگو مین ابوبکر صدیق سے راضی ہون انہو ابوبکر نے مجھکو کبھی غمگین نہین کیا سو تم انکی اس بزرگی کو پہچانو (پھر آپنے فرمایا) ای لوگو مین عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہون سو تم انکی بزرگی کو جان لو (پھر آپنے فرمایا) اے لوگو یقیناً خدا نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہی اے لوگو میرے اصحاب اور میرے رشتہ دارون کے بارے مین میرا خیال رکھنا - اور جب مسلمانون مین سے کوئی مرجائے تو اسکے حق مین کلمات خیر کہا کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن منجاب - تمیمی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کے خاندانون پر صدقہ وصول کرنیکے واسطے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون مین اپنے عاملونکو بھیجدیا انھین عاملونمین سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہین - ان لوگون کو طبری نے ذکر کیا ہی -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی - انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور دونون نے ہیمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ ایک شخص حزن نامی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سہل رکھا - یہ ابن مندہ کے الفاظ ہین اور ابو نعیم نے انکے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) **سہم** (رضی اللہ عنہ)

ابن مازن - بعض لوگ انکو ابن مدرک کہتے ہین زید ویلی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہین - انکا ذکر حرف الزاء مین ہوچکا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **سُہَیل** (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضاء - انکا نسب انکے بھائی سہل بن بیضاء کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ قریشی ہین فہری ہین - قدیم الاسلام ہین - انھون نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آکر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونون ہجرتون کے جامع ہوگئے پھر بدر وغیرہا مین شریک ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ۹ سنہ مین انتقال کیا رسول خدا صلعم نے انکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین نماز پڑھائی - انھون نے اولاد نہین چھوڑی - اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سودہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ابن عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انھون نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا کی نماز مسجد نبوی مین پڑھائی تھی۔ انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضا تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ۔ بعض لوگ انکو ابن حنظلیہ حبشی کہتے ہین انکی حدیث سلم بن ابراہیم نے ابان بن مرثد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابوالعالیہ سے انھون نے سہیل ابن حنظلیہ حبشی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الہی کے واسطے نہین جمع ہوتا مگر انکو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو اس حال مین کہ تم بخشدیے گئے ہو۔ اسکی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ سے کی ہے اور ان دونون نے سہل کا نام بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ۔ انکی کنیت ابوسویہ ہے۔ منقری ہین۔ قیس ابن ابی عاصم کے رشتہ دار ہین۔ انکا شمار مہاجرین مین ہے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ۔ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ عائذ بیٹے ہین ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری ہین۔ نجاری ہین۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہے۔ موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ انکے اور انکے بھائی سہل کے قبضہ مین وہ زمین تھی جہان مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ انکی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکا مالک زمین مسجد ہونا نہین بیان کیا ہے کیونکہ انکے خیال مین مالکان زمین مسجد سہل اور سہیل پسران بیضا ہین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی کے بیان مین گذر چکا ہے۔ عمر بن قیس نے سعد بن سعید یحیی بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے مین مسجد نبوی مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے مین نے بھی نماز پڑھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے مجھکو دیکھا کہ مین دو رکعتین پڑھ رہا ہون آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتین ہین۔ مین نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ مین اس حال مین آیا کہ اقامت ہو چکی تھی مین نے چاہا کہ مین آپکے ساتھ نماز پڑھ لون پھر (سنتین) پڑھون۔ آپ چپ ہو رہے اور آپکا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش ہو رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ اسکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جسکی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انھون نے محمد ابن ابراہیم سے انھون نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اس حال مین کہ مین نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ انصاری ہیں۔ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان۔ انصاری ہیں۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ قبیلۂ بنی بنجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوئے۔ انکے اولاد نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگوں نے انکا نام سہل بتایا ہے۔ قبیلۂ بنی نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اور ہم انکا ذکر سہل کے نام میں کرچکے ہیں اور یہی نام انکا زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے انکا نام سہل بیان کیا ہے زمین مسجد نبوی کے مالک تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ اور بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو کے اور انکا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انکے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ انکی والدہ ام حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔ خزاعیہ تھیں۔ انکی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے۔ بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوئے تھے انھوں نے اپنے لب پر نشان بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ انکے سامنے کے دانت اکھڑوا دیجئے تاکہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عمر انکو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہونگے کہ تم انکی تعریف کروگے۔ اور یہ مقام اسوقت ہوا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھکر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔ اسوقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش سب سے پیچھے مسلمان ہونیوالے اور سب سے پہلے مرتد ہونیوالے نہ بنو۔ خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلیگا جسطرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔ اور جسطرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انھوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اسکو بیان کیا۔ اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ بدر کے دن انکو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دروازے

پھر حاضر ہوئے ان لوگون مین سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت عمر کی
طرف سے بلانیوالا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال اور عمار وغیرہم کو اندر جانیکی اجازت دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگون کو دوست رکھتے
تھے۔ ابو سفیان نے کہا مین نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہین دیکھا ہے کہ ان غلامون کو اندر جانے کی اجازت دیجاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہین
ہماری طرف کچھ التفات بھی نہین ہوتا۔ سہیل بن عمر (حسن کہتے ہین وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کسقدر عقلمند تھے) نے بیان کیا کہ اے لوگو جو کچھ غصہ
کے آثار تمھارے چہرون پر مین انکو مین دیکھتا ہون پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو۔ لوگون کو اور تمکو دعوت اسلام کی دیگئی لوگ ان نے
قبول کرنے مین جلدی کی اور تمنے دیر کی۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ بزرگی جسمین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا چھوٹنا تمپر زیادہ سخت ہی نسبت اس دروازہ
کے جسپر تم رغبت کر رہے ہو۔ پھر انہون نے کہا اے لوگو یہ لوگ تمپر سبقت لیگئے ہین جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم جس بات مین وہ تمپر سبقت
لیگئے ہین اسکا کوئی رستہ نہین ہے۔ اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اسکو لازم پکڑو شاید تمکو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انھون نے اپنا کپڑا
جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوے اور شام کے لشکر سے جا ملے۔ حسن کہتے ہین انھون نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالی اس بندے کو جو اسکی فرمانبرداری
مین جلدی کرتا ہی مثل اُس بندے کے نکریگا جو درنگ کرتا ہے۔ سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والونکو لیکر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے سب
لوگ وہان مرگئے۔ اور سوائے انکی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نرہا لوگ ان دونون کو لیکر حضرت عمر کے پاس آئے۔ اور
حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور انکے گھر والون مین سے بجز عبد الرحمن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا۔ اور جب فاختہ اور عبد الرحمن
واپس ہوکر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیوہ کا بھاگی ہوئی سے نکاح کردو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالی نے ان دونون سے بہت
نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہین کہ سہیل طاعون عمواس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ۱۸ سنہ مین فوت ہوئی۔ یہ سہیل وہی ہین جنکے ساتھ
صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا۔ محمد بن سعد واقدی سے انھون نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قریش کے بڑے لوگون مین
جنہون نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی انسے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور صدقہ دینیوالا نتھا۔ اور نہ کوئی آخرت پر انسے زیادہ توجہ کرنیوالا تھا۔ یہانتک کہ پہلے
ہوگئے تھے اور انکا رنگ بدل گیا تھا۔ یہ بہت رونیوالے اور قرآن پڑھنے وقت بہت رقیق القلب تھے۔ یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے
تھے۔ اور وہ انکو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہانتک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے۔ ضرار بن ازور نے انسے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن
پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی پاس کیون نہین جاتے انھون نے جواب دیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لیگئی۔ خدا کی قسم مین برابر
جایا کرونگا بیشک اسلام نے جاہلیت کی باتونکو دور کرویا اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قومونکو بلند کردیا جنکا ذکر بھی زمانہ جاہلیت مین نہین ہوتا تھا
اور کاش مین بھی ان لوگون کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا۔ اور مین خدا کی قسمت کو اپنے حق مین یاد کرتا ہون کہ میرے گھر کے مرد اور عورتین اور میرا غلام
عمیر بعد مسلمان ہونے کے اسلام مین آگے بڑھ گیا اور اس سے مین خوش ہوتا ہون اور اسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ خدا نے مجھکو ان لوگونکی دعا
کی برکت سے فائدہ پہونچایا اگر مین اس حالت مین کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہین ہلاک ہوا باوجود اسکے کہ مین تمام مشاہد یعنی بدر

اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا اسے ضرار میں اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اسوقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کریگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جسکی شفاعت کرینگے وہ میں ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے یہ گھوڑوں پر مقرر رہتے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت ہوئے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی بن کعب یعنی عمرو بن قین انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ صحابی مشہور کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

باب السین والواو

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث نجاری ہیں۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی سواد بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع انکار کیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ تم لنکے حقیقی خیر کے سواد اور کچھ مو کیونکہ آپ نے انکو اونٹنی دیدی تھی اور فرمایا تھا کہ خدا تمکو اسمیں برکت دیگا اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہیں سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

اور یہ سواد وہی ہیں جنھوں نے گھوڑے کو آپکے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اسکی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواد بن قیس ہیں اور ہم انکو اسکے بعد انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اسیطرح انکو نجاری بیان کیا ہے اور یہ خیال ہو کہ اسمیں تصحیف ہو گئی ہو کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچاننے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اسکا انکار کر دیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم انکو سواد بن قیس کے تذکرہ میں بیان کرینگے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں حیدہ بن خالد کے بھائی ہیں اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ ایسا ہی کہتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور انکا ذکر انکے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور اسیطرح ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں بھی گذر چکی ہیں

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا ہمنے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونون کہتے تھے کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہمنے آپکی اعانت کی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہو جبتک کہ تمھارے سر ملتے رہین (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اسکی ماں جنتی ہے اسکے اوپر کوئی غلاف نہین ہوتا پھر اللہ عزوجل اسکو روزی دیتا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ محاربی ہین۔ ہمیں ابوموسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سوار نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق گواہی دی آپ نے ان سے پوچھا تمنے کیون گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انھون نے جواب دیا کہ مینے آپ کی اور اس چیز کی جسکو آپ لیکر آئے ہین تصدیق کی ہے اور مینے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دین بس وہ کافی ہے بعض لوگون نے انکو سوار بن حارث بیان کیا ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونون کو علحدہ علحدہ کر دیا ہے اور دونو کے دو تذکرہ لکھے ہین حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور سوار بن حارث کے تذکرہ مین گفتگو ہو چکی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ہین نجاری ہین مازنی ہین بعض لوگون نے انکا نام زیادہ بیان کیا ہے۔ بصرہ مین رہنا اختیار کیا تھا۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہین اسحاق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انھون نے حسن سے انھون نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے انکے پیٹ مین مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی۔ انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجیے یا اسکی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لیو جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اسکو بوسہ دینے لگا اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے ہمیں ابو منصور بن مکارم مؤدب نے اپنی سند سے ابوزکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علے ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی نے ہشام بن حسان نے ابن

سیرین سے انھون نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے پوچھا کہ خدا نے مجھے حسن عنایت کیا ہے اور مجھے وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور مین نہین چاہتا کا اسکے مثل کسی اور کو ملے تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے جواب دیا نہین ۔ لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگون کو حقیر جانے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ ۔ انصاری ہین قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ انکے حلیف ہین اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہین ۔ بدر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر مین قید کیا تھا یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خیبر کے عامل تھے اور یہی آپکے پاس ایک صاع عمدہ خرمے دو صاع ردی خرمے سے مول لیکر لائے تھے ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے بدر کے دن صفونکو برابر کرتے تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے اتفاقاً سواد بن غزیہ بنی عدی بن نجار کے حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے آپنے انکے پیٹ مین چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد برابر ہو جاؤ سواد نے کہا یا رسول اللہ آپنے مجھکو درد پہونچایا اور چونکہ آپکو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہذا آپ مجھکو بدلہ دیجیے آپنے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لیلو وہ آپکی گردن سے لپٹ گئے اور آپکے شکم مبارک کو بوسہ دیا آپنے پوچھا اے سواد تمنے ایسا کیون کیا انھون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اسکو آپ جانتے ہین اور مین قتل سے بے خوف نہین ہون اس وجہ سے مین دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور میرا بدن آپکے بدن سے مماس ہو۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعائے خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہین کہ مینے اس قصہ کو سواد بن عمرو کے تذکرہ مین نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ مین ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب ۔ ازدی دوسی ہین ۔ اسکو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ سدوسی ہین قبیلہ بنی سدوس سے یہ زمانہ جاہلیت مین کاہن تھے ۔ یہ صحابی ہین ۔ شاعر بھی تھے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ سواد بن قارب دوسی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اب بھی تمکو کچھ کہانت یاد ہے انھون نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا آپنے میرا استقبال کیا ویسا میرے ہمنشینون مین سے کسیکا نہین کیا حضرت عمر نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمھاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم اے سواد مجھکو تمھارا ایک قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہذا تم اسکو مجھسے بیان کرو انھون نے بیان کیا کہ مین زمانہ جاہلیت مین کہانت کرتا تھا ایک دن مین سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ مین تم سے کہتا ہون اسکو سنو مینے کہا بیان کرو اسنے کہا عجبت للجن و انجاسہا و رحلہا العیس باحلاسہا ٭ تہوی الی مکۃ تبغی الہدی ٭ ما مومنوہا مثل ارجاسہا ٭ فارحل الی الصفوۃ من ہاشم ٭ واسم بعینیک الی راسہا ٭ سواد ٭ مینے جن

سلہ ترجمہ ۔ یعنے قوم جن اور انکے سفر اختیار کرنے اور عیش و آرام کے ترک کرنے سے تعجب کیا ٭ ہدایت کی جستجو مین مکہ جا رہے ہین اور ان کا ایمان لانے والے ان کے ناپاک لوگون کی مثل نہین

اوران کے بدبخت لوگون سے تعجب کیا۔ اسکے بعد انھون نے قصہ کو آخر تک بیان کیا اور انھون نے بیان کیا کہ بیشے جان لیا کہ خدا نے آپسے بھلائی کا ارادہ کیا ہی اور مجھکو خوشی ہوا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو خبر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبہ۔ انکا تذکرہ حمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ مین ان لوگون کے ضمن مین لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ ١٨ھ مین وہان داخل ہوے ہیں انکا تذکرہ ابوموسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سواد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالرحمن رکھا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ انکو زرین اور بعض ابن زرین کہتے ہین اور بعض کا بیان ہی کہ یہ زریق بن ثعلبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہین انصاری ہین سلمی ہین۔ بدر اور احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انھون نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انکے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک (در نسبہ) نہین بیان کیا

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع جرمی ہین ان سے سلم بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سلم نے سوادہ کے غلام ربیع سے روایت کی اور انھون نے سوادہ سے روایت کی ہمین ابوالیمن یعنی عبداللہ بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مرجی بن رجا یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمن نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے سوال کیا آپنے مجھکو چند اونٹ عنایت کیے پھر آپنے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر آؤ تو انکو حکم دو کہ اپنے گھر والونکو اچھی غذا دیا کرین اور انکو حکم دو کہ اپنے ناخون کاٹ ڈالین اور ایسے دودھ دوہتے وقت جانورونکے تھنونکو زخمی کرین اسکی روایت ابوجعفر نے سلم بن عبدالرحمن سے سوادہ کے غلام ربیع سے انھون نے سوادہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ قاری ہین بعض لوگون نے انکا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہین جنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم انکو سواد مین بیان کرچکے ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

غیر منسوب ہین سلم بن عبدالرحمن نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی مین گمان کرتا ہون کہ یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ ابھی گذر چکا ہی اور ان

دونوں تذکرہ کو ابو عمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سواد ابن عمرو ابن عطیہ ایک ہی شخص ہیں بعض لوگوں نے ایک (ب) زیادہ کردی ہے اور بعض لوگوں نے نہیں زیادہ کی اور اسی وجہ سے ان دونوں تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہیں لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سویبط رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ۔ بعض لوگوں نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد ابن حرملہ ابن مالک ابن عمیلہ ابن سباق ابن عبدالدار ابن قصی بن کلاب قریشی ہیں عبدری ہیں انکی والدہ ہنیدہ خزاعیہ تھیں یہ قدیم الاسلام ہیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکو موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں تحقیق کر کے لکھا ہے اور دوسروں نے ذکر کیا ہے بدر میں شریک تھے یہ وہی شخص ہیں جو ابو بکر اور نعیمان کے ساتھ شام کی طرف گئے تھے اور نعیمان نے انکو بیع کر دیا تھا اور ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس کو ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے

(سیدنا سویق رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن ہیشہ انصاری ہیں۔ احد میں شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا سوید رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ۔ فزاری ہیں۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہوا ان سے لقمان بن عامر اور راشد بن سعد نے روایت کی ہے اور ابوزرعہ دمشقی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابو حاتم نے انکی صحابیت سے انکار کیا ہے اور انکی روایت مرسل ہے اسیطرح ابن ملیح نے زبیدی سے انہوں نے لقمان سے انہوں نے سوید بن جبلہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت حوض پر اسطرح وارد ہوگی جسطرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہیں اور انھیں کی روایت سے ہے کہ عاریت واپس کیجاتی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سوید رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی ہیں ابو نعیم نے انکو کتاب المعرفہ کے علاوہ بھی بیان کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سلیمان دارانی نے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ایک شیخ نے جنکا نام علقمہ بن یزید بن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سوید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم سات آدمی تھے ساتھ وفد میں آیا آپکو ہماری علامت اور وضع بھلی معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو تم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم مومن ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے سو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ پندرہ خصلتیں ہیں پانچ ان میں سے وہ ہیں جنکا آپکے قاصدوں نے ہم کو ایمان لانیکا حکم دیا ہے اور پانچ وہ ہیں جنکے آپکے قاصدوں نے ہمکو عمل کرنیکا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں سے وہ ہیں جنکی ہم جاہلیت سے عادی ہیں اور ہم اسوقت قائم ہیں مگر یہ کہ آپ ان میں سے کسیکو ناپسند فرمائیں تو ہم چھوڑ دیں آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جنپر ایمان لانیکا میرے قاصدوں نے تمکو حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہمکو خدا اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور قیامت پر ایمان لانیکا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کونسی ہیں جنپر میرے قاصدوں نے تمکو عمل کرنیکا حکم دیا ہے ہم نے جواب دیا کہ انہوں نے ہمکو

حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون ہیں جنسے تم جاہلیت میں متصف تھے ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں مستقل رہنا اور قضاء قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کی شماتت پر صبر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمرو یعنی ناقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم ابن عبد الاعلی سے انھوں نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور انکو انکے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم کھانے سے انکار کیا اور میں نے قسم کھا لی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیے گئے پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوم نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھکر قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں فرمایا تمنے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسکی روایت احمد بن حنبل نے زبیری سے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے ابراہیم سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جزامی ہیں۔ رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے انکو موسیٰ بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

سلمان فارسی کے غلام تھے انکو بخاری نے ذکر کیا ہے اور انکو صحابی بتایا ہے اسکو انھوں نے ابن قہزاز سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

بن صامت بن خالد بن عقبہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا کہ سوید بن صامت قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا قصد کیا اور انکو خدا عز وجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمھارے پاس بھی ہی کوئی کتاب ہے جیسی میرے پاس ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمھارے پاس کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ مجلہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے سامنے پیش کرو انھوں نے آپکے سامنے پیش کیا آپنے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور جو میرے پاس ہے وہ اس سے بھی افضل ہے یعنی وہ قرآن جسکو خدا نے مجھپر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپنے انکے سامنے قرآن شریف پڑھا اور انکو اسلام کیطرف بلایا انھوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس آئے اور کچھ ٹھہرنے نہیں پائے تھے کہ انکو خزرج نے قتل کر ڈالا اور انکی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں

مسلمان مرے ہیں۔ انکا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھکو انکے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگوں کو بھی شک ہے اسلئے کہ انمین کتابین لکھی ہین یہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے اور انکی حکیمانہ شاعری و شرافت کی وجہ سے انکی قوم کے لوگ انکو کامل کے لقب سے پکارتے تھے اور انھین کے یہ اشعار ہین سه الا رب من یدعو صدیقا و لو تری ۞ مقالته بالغیب ساءک ما یفری ۞ مقالته کالشہد ما کان شاہدا ۞ و بالغیب مأثور علی ثغرة النحر ۞ یسرک بادیه و تحت ادیمه ۞ نمیمة غش تفری عقب ظهر ۞ تبین لک العینان ما هو کاتم ۞ من الغل و البغضاء و النظر الشزر ۞ فرشنی بخیر طالما قد بریتنی ۞ و خیر الموالی من یریش و لا یبری ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر جہنی ہین۔ قدیم الاسلام ہین۔ حدیبیہ مین شریک ہوئے تھے اور بیعۃ الرضوان مین بیعت کی اور یہ ان چار شخصون مین سے ہین جنھون نے قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھایا تھا انکا تذکرہ طبری نے لکھا ہے ۞

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگ انکو طارق بن سوید کہتے ہین اور یہی ٹھیک ہے اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہین ہمین اسماعیل بن علی بن عبید واعظ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارہ مین دریافت کیا آپنے انکو منع کیا انھون نے عرض کیا کہ اس سے دوا کیجاتی ہے آپنے فرمایا کہ وہ دوا نہین ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اسکی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انھون نے طارق بن سوید سے کی ہے اور انھون نے شک نہین ظاہر کیا ہے اور نہ انھون نے سند مین عن ابیہ ذکر کیا ہے اور ابو النضر اور ابو عامر عقدی اور عبید اللہ بن عبد المجید نے شعبہ سے انھون نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سوید ابن طارق سے اسکی روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید بن حارثہ۔ انصاری ہین کوفہ مین رہتے تھے انسے مجمع بن یحیی نے روایت کی ہے۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحیی سے انھون نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو اسکی روایت وکیع اور عبد الواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہلالی ہین اور بعض لوگ الہانی کہتے ہین ہو اشعریین کا ایک خاندان ہے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی قبیلہ اشعریین کا ایک خاندان ہے عقبہ بن ابی حکیم نے عبد اللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سه آگاہ رہو اکثر وہ لوگ جنکو تو دوست سمجھتا ہے ۞ اگر تو انکی غائبانہ گفتگو سنے تو اسکی افترا پردازی تجھکو بری معلوم ہو ۞ سامنے تو اسکی باتین مثل شہد کے ہوتی ہین ۞ مگر پیٹھ پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہین ۞

سنایا مجھسے اس شخص نے بیان کیا جسنے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل یمن کی اعانت کا ذریعہ بنادیا ہی جیسا کہ یوسف (علیہ السلام کو) یعقوب علیہ السلام کی اولاد کیواسطے معین کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہین اور بعض لوگ انکو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہین ان سے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انھون نے عقبہ بن سوید سے انھون نے اپنے والد سے جو صحابی ہین روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر سے واپس آرہے تھے کہ آپنے احد کو دیکھکر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو دوست رکھتے ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سقطہ کے متعلق روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن معاذ انصاری ہین۔ یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہے انھین کی اولاد سے ابراہیم بن حیان ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ معرکہ موتہ مین شہید ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان مین بھائی چارا کرایا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش انصاری ہین یہ ان لوگون سے ہین جنکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا جو نفاق کیوجہ سے بنائی گئی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی ابن سعد عشیرہ جعفی ہین انھون نے زمانہ جاہلیت مین بہت عمر گذاری ہی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ایمان لے آئے تھے اور آپکو دیکھا نہین تھا اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اسکو انھون نے صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے دن مدینہ مین پہونچے انکی پیدایش عام الفیل کی ہی کوفہ مین رہتے تھے ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی ابن صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے عثمان بن الحارث سے انھون نے ابولیلی کندی سے انھون نے سوید بن غفلہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف صدقہ لینیوالا آیا اور مینے آپہی کے زمانہ مین سیکھا تھا کہ متفرق (اشیاء) یکجا نہ کی جائین

اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اسکی روایت کی ہے اور اسمین اتنا اور بڑھایا ہے کہ انکے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لیکر آیا انھون نے اسکے لینے سے انکار کردیا۔ پھر اس سے کم درجہ کی لایا انھون نے اسکے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کون سی زمین مجھکو اٹھائیگی اور کون آسمان مجھپر سایہ ڈالیگا جب کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمانون کا بہترین مال لیکر جاؤنگا اور یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے تھے۔ لوگون نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اسکے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوے تھے اور حجاج کے زمانہ مین ۸۰ھ اور بروایتے ۸۲ھ یا ۸۱ھ مین بمقام کوفہ انتقال کیا انکی عمر ایک سو اٹھائیس یا ستائیس سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدی ہین۔ انکی کنیت ابو مرحب یا ابو صفوان ہے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن یعنے علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبتہ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنے زید بن عبد العزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے سوید بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لیکر مکہ مین آئے اور ہمارے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ ایک شخص تولنے کا رواج تھا آپ نے فرمایا کہ جھکاکر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہین لوگون نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ابن مبارک اور ابو الاحوص اور حمانی اور ابو عبد الرحمن مقری نے ثوری سے انھون نے سماک سے انھون نے سوید سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے جسطرح کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے اور غندر نے اسکی روایت شعبہ سے انھون نے سماک سے کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے مالک یعنی ابو صفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ انکی کنیت ابو مخشی ہے طائی ہین اور بعض لوگون نے انکو یزید بن مخشی بیان کیا ہے ابو عمر وغیرہ نے انکو اسیطرح ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے [illegible]

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن بن عائذ بن منجا بن حجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن هدمہ بن لاطم بن عثمان [illegible]

عثمان بن عمرو اور انکے بھائی انکی اولاد اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کیطرف منسوب ہوتی ہین اور مزنیہ کہلاتی ہین انکی کنیت ابو عدی ہو اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہین کوفہ مین رہتے تھے۔ ہمین ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے شعبہ سے انھون نے حصین سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سوید بن مقرن سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کیواسطے سوا ایک لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اسکو ہم مین سے ایک نے تھپڑ مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم لوگ اسکو آزاد کر دین اور انھین سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کیوجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہین اوسی حارثی ہین احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ ہمین سمار بن عمرو بن عولیس یعنے ابو بکر اور ابو عبد اللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندون سے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن اسمعیل جعفی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مالک نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے بشیر بن یسار سے انھون نے سوید بن نعمان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر کے سال نکلے یہانتک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء مین پہونچے آپنے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپنے اسکے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپنے ہم لوگون کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے واسطے اٹھے اور کلی کی اور ہم لوگون نے بھی کلی کی پھر آپنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہین۔ بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ مین رہتے تھے انسے ایاس ابن زہیر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانورون سے حاصل ہو اسکو اسی طرح روح بن عبادہ نے ابو نعامہ سے انھون نے ایاس بن زہیر سے انھون نے یزید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبد الوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انھون نے ایاس سے انھون نے سوید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسی تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی ہین اور بروایتے عبدی ہین وہ دونو ایک ہی ہین کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبد القیس کا اور دیل کا نسب اسطرح ہے کہ دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی ابن عبد القیس اور ابو احمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہین قبیلہ عدی بن عبد مناہ بن اد سے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ بعض لوگ انکو سوید کا والد کہتے ہین اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحیی یعنی ابو نباتہ نے ہشام بن سعد سے انھون نے حاتم بن ابی نصر سے

انھوں نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے سوید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے والوں کو دعا دی ہے اور اسکو ابن وہب نے ہشام سے انھوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو سوید نے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والیاء

(سیدنا سیابہ رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم سلمی ہیں۔ انکا نسب اسطرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے غزوہ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور یہ وفد میں آئے تھے انسے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ یہ اور انکے بھائی حجاف ابن حکیم کوفہ سے آئے تھے سروج اور عقبہ میں انکی بہت اولاد ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سیار رضی اللہ عنہ)

ابن بلز۔ ابو العشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو مالک اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ انکو ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے [illegible] بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو العشراء دارمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اسکی ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سیار رضی اللہ عنہ)

ابن روح یا روح بن یسار۔ اسیطرح سے شامیوں کی حدیث اس باب میں [illegible] وارد ہوئی ہے اسکی روایت ابو القیصر نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابہ یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو المنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو [illegible] دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنوں تک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سیدان رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن غسیل نے عبداللہ بن سیدان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلیب کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے اہل قلیب تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا اسکو تم نے سچ پایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپنے جواب دیا کہ جسطرح تم سنتے ہو اسیطرح یہ لوگ بھی سنتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے

سلمی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہو۔ اور انکو ابو احمد عسکری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) شجاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب۔ بعض لوگ انکو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ۔ اسدی کہتے ہین بنی عبد الشمس کے حلیف ہین۔ انکی کنیت ابو وہب ہی۔ یہ قدیم الاسلام ہین۔ انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب انکو خبر پہونچی کہ اہل مکہ مسلمان ہوگئے تو مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اور انکے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر مین شریک تھے اور یہ تمام مشاہد مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ شریک تھے حضرت نے ان مین اور ابن خولی کے درمیان دینی بھائی چارا کرا دیا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا تھا۔ اسکو ابو عمر نے لکھا ہی۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے مسور اور ابن اسحاق تک سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور دونون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا۔ شجاع یمامہ کی جنگ مین کچھ اوپر چالیس برس کی عمر مین شہید ہوئے۔ یہ لاغر اور جھکے ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شجرہ (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین۔ انکا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ مین کیا ہی۔ ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہی۔ اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہین جنھون نے انس وغیرہ سے روایت کی ہی۔ احوص بن خوات نے خالد بن طہمان سے انھون نے شجرہ کندی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر حاضر ہوے لوگون نے اسکی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے دفن کر رہے تھے کہ اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالی نے ان لوگون کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتون کو جنکو وہ نہین جانتے تھے بخش دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب الشین و الدال

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن مع۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہین۔ کوفی ہین۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

اور ہبیرہ اور صالح نے سوید سے اسکی روایت کی ہے اور اسمین اتنا اور بڑہایا ہے کہ انکے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لیکر آیا انھون نے اسکے لینے سے انکار کردیا۔ پھر اس سے کم درجہ کی لایا انھون نے اسکے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھے اٹھائیگی اور کون آسمان مجھپر سایہ ڈالیگا جب کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمانون کا بہترین مال لیکر جاؤنگا اور جنگ قادسیہ مین شریک ہوے تھے۔ لوگون نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اسکے سر پر ایکوار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوے تھے اور حجاج کے زمانہ مین ۸۰ھ اور بروایتے ۸۲ھ یا ۸۱ھ مین مقام کوفہ انتقال کیا انکی عمر ایک سو اٹھائیس یا ستائیس سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدی ہین۔ انکی کنیت ابو مرحب یا ابو صفوان ہے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن یعنے علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنے زید بن عبد العزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے سوید بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لیکر مکہ مین آئے اور ہمارے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ ایک شخص تولنے کا نوکر تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہین لوگون نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ابن مبارک اور ابو الاحوص اور حمانی اور ابو عبد الرحمن مقری نے ثوری سے انھون نے سماک سے انھون نے سوید سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے جسطرح کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے اور غندر نے اسکی روایت شعبہ سے انھون نے سماک سے کی ہے انھون نے کہا ہمنے ابو صفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ انکی کنیت ابو مخشی ہے۔ طائی ہین اور بعض لوگون نے انکو ازید بن مخشی بتلایا ہے ابو جعفر نے انکو سوید بن مخشی ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن بن عائذ بن منجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن ادّ مزنی ہین۔ نعمان بن مقرن

پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم پر صدقہ وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی صعفوق کو بعض لوگ صعفوق بھی پڑھتے ہیں ابن اسد

(سیدنا شبرمہ رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہی - یہ صحابی ہیں - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے عطا نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپنے اسکو بلاکر پوچھا کہ تمنے حج کیا ہی اس شخص نے جواب دیا نہیں آپنے فرمایا یہ اپنی طرف سے ہی اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو - اور طاؤس نے ابن عباس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہی پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو - اور یہ وہم ہی اور پہلی روایت صحیح ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمن بن شبل کے والد ہیں - ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی یہ اور انکے بیٹے دونون غیر معروف ہیں - اور انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے منع کیا ہی صحیح نہیں ہی اور انکی روایت سے ایک اور حدیث ہی کہ قیامت اسوقت تک قائم نہوگی یہانتک کہ گھوڑے کی نعل لیجائے اور کہا جائے کہ یہ گھوڑے کی نعل ہی یہ حدیث منکر ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی -

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

ابن معبد مزنی ہیں اور بعض لوگ انکو ابن خلید اور بعض ابن حامد کہتے ہیں - طبری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہی کہ شبل بن معبد بن عبید بن حارث بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی ہیں اور اسیکے مثل انکا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہی - یہ ابوبکرہ کے مادری بھائی ہیں یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے اور انھون نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمین ابن محمود بن سعد نے اجازۃ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ لوگون نے دریافت کیا کہ لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہی آپنے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر آپنے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اسکو فروخت کرڈالو اگرچہ بالون کی ایک رسی ہی کے بدلہ میں ملے ابن عیینہ نے اس حدیث میں شبل پر کوئی اخراج نہین ذکر کیا - اصلی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انھون نے عبیداللہ سے انھون نے عبیداللہ بن مالک اوسی سے کی ہی اور کہا جاتا ہی کہ یہی صحیح ہی اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہی کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقمہ اور شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انھون نے انکو اسطرح دیکھا جسطرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں دیکھتے ہیں اتنے میں زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہی جو سچی گواہی دیگا انھون نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور اٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کوڑے لگوائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - اور انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی کہ شبل بن معبد کو طبرانی نے ذکر کیا ہی اور ابونعیم نے انکو اور شبل بن خالد کو ایک قرار دیا - ابوموسی نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہیں اور انھون نے مغیرہ پر گواہی دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہی - میں کہتا ہون کہ ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونون کو ایک شخص بیان کرنے میں ابونعیم کی موافقت کی ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن عمان بن وہب بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی الکلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپنے اسمین سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے انسے عبد الملک بن عمر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اسکی روایت شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب ابن اسید سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ ابن ابی مرثد غسانی ہیں۔ انکا ذکر اس تحریر مین ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھکر علاء بن حضرمی کو دی تھی۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اسکی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔ اسکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حیہ۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے بجلی ہیں۔ احمسی ہیں۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہین سنی۔ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے۔ انکی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد کے لوگون سے ہے یہ اپنی داڑھی زرد رنگتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء والجیم

(سیدنا) شتیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شکل بن حمید۔ عبدی ہیں کوفی ہیں کہتے ہین کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھون نے اپنے والد اور دوسرے صحابیون سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا

(سیدنا) شجار (رضی اللہ عنہ)

سلمی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ میرا گمان ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو اور انکو ابو احمد عسکری نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) شجاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب اور بعض لوگ انکو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی کہتے ہین بنی عبد الشمس کے حلیف ہین۔ انکی کنیت ابو وہب ہو یہ قدیم الاسلام ہین۔ انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب انکو خبر پہونچی کہ مسلمان ہو گئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اور انکے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر مین شریک تھے اور یہ تمام مشاہد مین رسولخدا صلعم کے ہمراہ شریک تھے حضرت نے انکو اور ابن خولی کے درمیان مین بھائی چارا کرا یا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا تھا۔ اسکو ابو عمر نے لکھا ہو۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے مسور اور ابن اسحاق تابعی سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور دونون نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا۔ شجاع یمامہ کی جنگ مین کچھ اوپر چالیس برس کی عمر مین شہید ہوئے۔ یہ لاغر اور جھکے ہوے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شجرہ (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین۔ انکا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ مین کیا ہو۔ ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہو۔ اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہین جنھون نے انس وغیرہ سے روایت کی ہو۔ احوص بن خوات نے خالد بن طہمان سے انھون نے شجرہ کندی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر حاضر ہوے لوگون نے اسکی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے دفن کر رہے تھے کہ اتنے مین جبریل علیہ السلام آئے اور کہا ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالی نے ان لوگون کی شہادت کو مقبول کر دیا اور اس شخص کی ان باتون کو جنکو وہ نہین جانتے تھے بخش دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الشین مع الدال

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہین۔ کوفی ہین۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید سلمی ہین۔ مدنی ہین عمر بن قطی بن عامر ابن شداد بن اسید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیمار ہوگیا آپنے پوچھا اے شداد تمکو کیا ہوا۔ انھون نے جواب دیا کہ مین بیمار ہوگیا ہون اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہو جاتا آپنے پوچھا تمکو اسکے پینے سے کون چیز منع کرتی ہو مین نے جواب دیا کہ ہجرت آپنے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن امیہ۔ جہنی ہین انکی کنیت ابو عقبہ ہو انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ صحابی ہین۔ انسے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیہ مین دیا آپنے انسے پوچھا کہ تم اسکو کہان سے لائے انھون نے جواب دیا مقام ذی الضلال سے لینے فرمایا نہین بلکہ ذی الہدی سے (یہ یمامہ کے مقابلہ مین ایک وادی ہو جسکا نام الہدی ہو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہین۔ انکا نسب انکے والد اور چچا کے تذکرہ مین ہوچکا ہو انکی کنیت ابو یعلی تھی اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس مین فروکش ہوے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم مین سے ہین ان سے شام والون نے روایت کی ہو۔ مالک نے بیان کیا ہو کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہین لیکن صحیح یہی ہو کہ وہ انکے بھتیجے ہین انسے انکے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید اور ابو اشعث صنعانی اور ابو ادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہو۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خدا ترس تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافا بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر ابن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن عثمان بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کے بڑے لوگ اگلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلینگے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہین کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹین بدلا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان مین حائل ہو پھر اٹھ بیٹھتے ہوتے اور صبح تک برابر نماز پڑھتے رہتے ابو الاشعث نے شداد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہین رمضان کو

جاتا رہا کہ آپنے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھکر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونون کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۵۸ھ مین بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۶۴ھ مین انکا انتقال ہوا۔ ابن مندہ نے موسی ابن عقبہ سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت موسی ابن عقبہ سے شداد بدر مین شریک ہوے تھے اسمین وہم ہی کیونکہ موسی نے بیان کیا ہی کہ شداد کے والد اوس بن ثابت بدر مین شریک ہوے تھے اور بعض راویون سے اسمین وہم ہوگیا ہی لیکن ابن مندہ وغیرہ نے شداد ہی کو ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا شداد بن ثمامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھدین آپنے انکو تحریر لکھدی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے واسطے روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ انصاری ہین۔ اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہی۔ ابوعمر انکو جہنی بتاتے ہین۔ اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہون انکی کنیت ابوعقبہ ہی انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ انسے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین جو کچھ چاہے بھول جاؤن مگر مین اسکو نہ بھولونگا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہی اس حال کہ آپ اپنے بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عارض جشمی ہین۔ انھین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف جانے کی بابت کہا ہی [1]

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا ٭ وکیف ینصر من ہو لیس ینتصر ٭ ان التی حرقت بالسد فاشتعلت ٭ ولم یقاتل لدی احجارہا ہدر ٭ ان الرسول متی ینزل بدارکم ٭ یرحل ولیس بہا من اہلہا بشر ٭ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ قنانی ہین۔ بنی حارث ابن کعب کے وفد مین ۱۰ھ مین خالد بن ولید کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہوگئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

[1] لات کی مدد نہ کرو کیونکہ خدا اسکو ہلاک کرنے والا ہی۔ اور کیونکر مدد کریگا وہ جو بدلہ نہین لیسکتا ہی ٭ بیشک جو مقام سد مین جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اسکے پتھرون کے قریب کوئی نہ لڑا ۔۔۔ بیشک رسول جب تمہارے ۔۔۔ [illegible]

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حجل بن اقب بن حبیب بن عمرو ابن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں فہری ہیں۔ یہ کرز بن جابر کے چچازاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابو المستورد ان کے بیٹے کے نام سے ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے مستورد بن شداد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ انکو ہادی اسوجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانوں کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہمزلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابو بکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کی مادر زاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپنے آگے بڑھکر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھال کر نماز کی نیت باندھی اثنائے نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور لڑکا آپکی پیٹھ پر ہے پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک سجدہ اسقدر دراز کیا کہ ہم لوگ گمان کرتے تھے کہ کوئی نئی بات پیدا ہو گئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپنے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھ پر سوار ہو گیا تھا اسوجہ سے میں نے جلدی کرنے کو نا پسند کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

حنفی ہین بعض لوگ انکا نام شرحبیل بیان کرتے ہین۔ اور انشاء اللہ انکا ذکر شرحبیل کے نام مین آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زرعہ حضرمی ہین۔ حضرموت کے وفد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ وہ جو دون نے اسلام قبول کیا تھا انکا ذکر ابن لہیعہ کی حدیث مین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین۔ صحابی ہین۔ انسے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپنے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور لوگون کو تین صفون مین کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل ابن مرہ ہین۔ اور ابو نعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ ہمدانی ہین۔ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہین۔ انسے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو موسی کہتے ہین کہ انکو ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

منقری ہین۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے انسے ابو یزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو یزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کرجائے اور اسکی اولاد خدا کی راہ مین گئی ہو تو وہ انکے اعمال کے فضل سے جنت مین داخل ہوگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ بعض لوگ انکو اوس بن شرحبیل کہتے ہین ملک شام کے شہر حمص مین رہتے تھے ہمین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حریز نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے نمران ابن مخمر نے بیان کیا عصام کہتے ہین کہ وہ شرحبیل بن اوس

صحابی سے روایت کرکے خبر دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر پیے اسکے کوڑے لگاؤ اور اگر پھر پیے تو اسکو مار ڈالو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شرحبیل اور شرحبیل دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی ہیں۔ اور مقام رہا میں دونوں کا حصہ ہے اور وہ کہتے تھے مجھے اسکی خبر میرے بہران کا اساتذہ نے دی ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی ہیں بعض لوگوں نے انکا نام شراحیل بتایا ہے انکی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت میں ہے جسمیں سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپنے اسپر دم کردیا اور اپنا دست مبارک اسپر رکھدیا پھر اسکا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالجوشن ہے۔ صحابی ہیں۔ انکا ذکر باب الہمزہ والذال میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب۔ شفا بنت عبداللہ کے شوہر ہیں انکا ذکر اس حدیث میں ہے جسکی روایت اوزاعی نے زہری سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے شفا بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انھیں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کی پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت میں تھیں اور میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا الی آخرہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ اس شخص نے (یعنی ابن مندہ) نے اسمیں دو جگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ حبیب بیان کیا اور ابنتی کو النبی سے بدل دیا اور دونوں غلطیاں کھلی ہوئی ہیں اور یہ ایک عجیب (و غریب) غفلت ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہم)

ابن حسنہ یہ انکی والدہ کا نام تھا۔ اور انکے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبدالعزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر (غوث تمیم بن مر کے بھائی ہیں) تھا۔ بعض لوگ انکو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہیں۔ انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ انکی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھیں۔ شرحبیل بنو زہرہ کے حلیف تھے۔ انھوں نے بنو زہرہ سے اپنے مادر زاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو انکی والدہ حسنہ نے انکا دین سے قبیلہ بنی زریق کے ایک آدمی سفیان نامی سے شادی کر لی جنکو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے انکو متبنی کیا تھا اور انکی شادی حسنہ کے ساتھ کرادی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دو لڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوے۔ شرحبیل اور انکے بھائی قدیم الاسلام ہیں اور انھوں نے مع اپنے بھائیوں کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانوں میں فروکش ہوے اور

شرحبیل بھی اپنی مادری بھائیوں کے ساتھ رہے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سفیان اور انکے دونوں صاحبزادوں کا انتقال ہوگیا
اور ان لوگوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور انسے حلف کرکے انھیں میں رہ پڑے۔ ابو سعید معلی زرقی نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دعوی کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہیں (سب) انکو دوسری طرف جانیکا اختیار نہیں ہے شرحبیل نے کہا میں انکا حلیف
تھا یا انکے اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا جب انکا انتقال ہوگیا تو جن لوگوں سے میرا دل چاہا میں نے حلف کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسعید
اگر گواہ پیش کرو ورنہ انکو انکا اختیار ہے اور وہ گواہ نہ پیش کرینگے سو شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے زبیر بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن معمر کی بی بی حسنہ نے
شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ انکے بیٹے نہیں ہیں لیکن متبنی کرنے کی وجہ سے انکی طرف منسوب ہیں اور یہ مقام عدول کے باشندے ہیں جو بحرین کا ایک گوشہ ہے اسی کی طرف
عدولی کشتیاں منسوب ہوتی ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے امیر آدمیوں میں سے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر نے انکو شام کیطرف
سردار لشکر کرکے روانہ کیا تھا اور علاقہ شام میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ طاعون عمواس میں سنہ ۱۸ھ میں بعمر ۶۷ انتقال کیا ہے اور ابو عبیدہ بن جراح دونوں ایک ہی
دن طاعون میں فوت ہوئے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر نے عبدالرحمن بن غنم سے
روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا جب شام میں طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے
بھاگ کر گھاٹیوں اور نالوں میں چلے جاؤ۔ اسکی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ میں
لئے ہوئے آگئے اور کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسوقت تھا ہوں کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون
تمھارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمھارے نبی کی دعا تھا اور تمسے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سمط بن اسود بن جبلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سمط بیٹے ہیں اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ انکا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ
میں گذر چکا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ انکی کنیت ابو یزید تھی حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور انکی جنگ میں انکا بہت کچھ اثر تھا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت
معاویہ کے پاس بھیجا انھوں نے مہینوں انکو روک رکھا لوگوں نے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہیں انکو بلاؤ تاکہ جریر سے مناظرہ کریں۔
حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور انکے راستہ میں ان لوگوں کو مقرر کردیا جو لوگ حضرت علی حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے
انھیں لوگوں میں سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابو الاعور سلمی وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے ملکر حضرت علی کے
قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جاکر اسکی خبر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے واسطے
لوگوں کو بلایا اسکے متعلق بہت سے اشعار ہیں جنکو لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا لہذا ہم انکو لکھکر طول دینا نہیں چاہتے ہیں

اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اسکے متعلق ہو سه شرحبیل باللدین فارقت امرنا[۱] ولکن لبغض المالکی جبیر + انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو
بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین اور بعض انکے صحابی ہونے مین انکار کرتے ہین - انسے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم
نے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ رہیگا جو حکم خدا پر قائم رہیگا اسکو مخالف کی
مخالفت ضرر نہ دیگی انھون نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہی - انکی وفات سنہ مین ہوئی اور حبیب اسکے
جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ سنہ مین انتقال کر گئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہی بعض لوگ ابو عقبہ کہتے ہین - جعفی ہین اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا تھا - انکا شمار اعراب بصرہ مین ہی - انکی روایت کردہ حدیث کو مخلد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہی کہ انھون نے کہا
جس شخص پر تجارت دشوار ہو جاے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے انکی روایت سے بہت حدیثین ہین انمین سے ایک یہ ہی کہ ایک شخص کو بخار
آیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ بڑھے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابو احمد عسکری
نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ عقیل بن اوس جعفی ہین اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہی - میرا گمان ہی کہ یہ شرحبیل وہی ہین جنکے تذکرہ مین ابو عمر نے
لکھا ہی کہ یہ جعفی ہین اور جنکی روایت سے سر پٹنے کی حدیث ذکر کی ہی - واللہ اعلم -

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال - انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہی - زہری نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اسکے
دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس مین فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری
کے ساتھ روانہ کیا - بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی الی شرحبیل ابن عبد کلال والحارث بن عبد کلال ونعیم عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر
وہمدان الی آخرہ - یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ مین گذر چکی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عمرو - انکو ابن قانع نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے عبد الوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انھون نے اپنے والد انھون نے
دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ایک آدمی نے اپنی عورت کی پیٹ پر ایک شخص کو
پایا اسکو تلوار سے مار ڈالا - آپنے جواب دیا کہ کتاب اللہ مین تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو -
انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہی

[۱] اے شرحبیل تمنے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہین کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے اسمین شاعر نے جریر کو مالک بن سعد بن عبد بن اقیس بن عبقر بن انمار کیطرف

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں طائف میں فروکش ہوے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو سجدون کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن انکی روایت کی سند قابل حجت نہیں ہے یہ ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جنکو قبیلۂ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونیکی خبر بھیجی تھی، یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انھوں نے لکھا ہے کہ انکی وفات سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مصعب ہے۔ قاضی ابو احمد غسانی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے انسے انکے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان کر خریدا وہ اس عیب اور گناہ میں شریک ہوا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوے انکی روایت کردہ حدیث کو اسماعیل بن ایاس عفیف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے دلائل النبوت میں نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

مجہول شخص ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا خدا کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بیشک آپ نے اپنے خدا کے پیغام کو پہونچا دیا اور جس بات کا آپکو حکم دیا گیا تھا اسکو ظاہر کر دیا۔ یہ بہت دراز حدیث میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں یہ اُن لوگون میں سے ہیں جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوے اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ عمرو بن قیس ہلالی نے محلم بن وداعہ یامی سے انھوں نے شریح حمیری سے روایت کی ہے

کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا جسوقت آپکو لیکر اونٹ برابر کھڑا ہوگیا آپنے فرمایا لبیک اللھم لبیک آخر حدیث تک - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق مین تکبیر کہنے کی حدیث بھی انسے مروی ہے اور انکی نسبت یافعی اور حمیری جو مذکور ہوئی ہے اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے - مین گمان کرتا ہون کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہین جنکا ذکر آگے آتا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے لیکن انکے والد کا نام نہین بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ - انکی کنیت ابو امیہ ہے اور بعض لوگ انکو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہین اور بعض کا بیان اسکے خلاف ہے اور بعض لوگ انکو کندہ کا حلیف بتاتے ہین - انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات مین اختلاف ہے - عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدے پر قائم رہے اور انکی مدت قضائت ساٹھ سال رہی - یہ معاملات قضایات سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے - انکو شعر گوئی مین اچھا ملکہ تھا - انکے اشعار اکثر لوگون کی نوک زبان پر رہتے تھے - یہ کوسج یعنی انکے چہرے پر بال نہ تھے - علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا معاویہ سے انھون نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یمن مین میرا کنبہ ہے آپنے فرمایا کہ تم انکو لے آو جب یہ لیکر آئے اسوقت آپکی وفات ہوچکی تھی اور جب یہ سنہ ٢٢ھ مین قاضی ہوے تو آپنے خواب مین بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگون سے زیادہ جانتے ہین شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو - اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لیگیا اور انھون نے وہان ایک سال قضائت کی! اور زیاد نے شریح کے لوٹنے تک مسروق بن اجدع کو کوفہ کا قاضی کردیا تھا - بصرہ مین انکا قیام سال بھر تک رہا - اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انھون نے استعفا دیدیا اسنے انکا استعفا منظور کرلیا اور انکی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسی کو قاضی مقرر کیا - امام شافعی بیان کرتے ہین کہ شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے قاضی نہ تھے لوگون نے انسے پوچھا کیا زیاد کی طرف سے حاکم تھے انھون نے جوابدیا ہان زیاد کی طرف سے قاضی تھے - لیکن امام شافعی کی اس روایت مین اعتراض ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے - انکے احکام اور علم و حلم اور دینداری کے متعلق بہت خبرین ہین جنکو بیان کرکے ہم طول دینا نہین چاہتے ہین - یہ سنہ ٨٧ھ مین سو برس کے ہوکر فوت ہوے - ابو نعیم کہتے ہین کہ انکی وفات سنہ ٧٨ھ مین ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے سنہ ٨٢ھ مین انتقال کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ٩٩ھ مین انکا انتقال ہوا - اشعث بن سوار بیان کرتے ہین کہ شریح نے ١٢٠ برس کی عمر پائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

حضرمی ہین - افاضل صحابہ مین سے ہین - سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ شریح کا ذکر رسول

صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔ اسکی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہے کہ انھوں نے کہا آپکے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔ اور یہ انکا وہم ہے اور ہم اسکو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شریح۔ حجازی ہیں صحابی ہیں۔ ان سے ابو الزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہے وہ ذبح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسکو عطا سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ پرند (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکا استدراک ابن منده پر کیا ہے حالانکہ انھوں نے لکھا ہے کہ شریح ابو شریح کے بیٹے ہیں اور ابو زکریا اور ابو موسی نے شریح کو صحابی لکھا ہے اسوجہ سے ابو زکریا پر انکا حال مشتبہ ہو گیا واللہ اعلم

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ مزنی ہیں یہ یحیی بن جرش بن عثمان بن مزینہ کی اولاد میں ہیں۔ یہ انکا نسب والدہ کی طرف سے ہے۔ اور انکے والد عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ انکی اولاد کی نسبت مزینہ کی طرف ہوتی ہے اسوجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت انکی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہے یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلۂ مزینہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ سعدی ہیں قبیلۂ سعد بن ابی بکر سے صحابی ہیں انکو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیرہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

کلابی ہیں۔ ذو اللحیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہے۔ انکا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ خزاعی ہیں۔ انکا ذکر ابن شاہین نے حرف شین میں اسی طرح کیا ہے۔ اور انکی روایت سے بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسکو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔ اور تحریم مکہ کی (بھی) حدیث نقل کی ہے اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہے حالانکہ وہ ابو شریح ہیں اور دونوں حدیثیں انھیں کی روایت سے مشہور ہیں اور انھوں نے دو جگہ وہم کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن الحضرمی کہتے ہیں کہ وہ شریح بن عامر بن قیس بن سلمہ بن عامر بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ انکو مکدو انکے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں۔

سے سلمونی فکلہونی ودانی ببابا قول ٭ فکم باحوت کفاسی فی العشر بالسیف اشعث بن قیس نے انکو آذربیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا۔ یہ سخی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے اور ابن سطیح کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور اپنے انکو دعا دی ہے اور انھیں کے نام پر آپ نے انکے والد کی کنیت ابو شریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں شریح کی کنیت ابو المقداد تھی انھوں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے انکے دونوں بیٹوں محمد اور مقداد اور شعبی اور یونس بن ابی اسحاق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص ہمراہیوں میں سے تھے اور انکی لڑائیوں میں انکے ہمراہ رہے اور وہ جنگ جمل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور سجستان میں جہاد کیواسطے گئے تھے وہیں ۷۸ھ میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام لشکر شہید ہو گیا شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے۔ سے أصبحت ذا بث أقاسي الكبرا ٭ قد عشت بين المشركين أعصرا ٭ ثمت أدركت النبي المنذرا ٭ وبعده صديقه وعمرا ٭ ويوم مهران ويوم تسترا ٭ والجمع في صفينهم والنهرا ٭ وباجميرات والمشقرا ٭ هيهات ما أطول هذا عمرا ٭ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایکسو بیس سن زندہ رہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابہ میں سے ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے انسے ابو وائل نے روایت کی ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ انھیں میں سے ہیں یا نہیں واصل احدب نے ابو وائل سے انھوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ کر آؤنگا آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرید (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید ثقفی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور انکا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف میں انکا ننہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی قسیم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت الرضوان کی اور آپ نے انکا نام شرید رکھا یہ بجانب آبی العاص بن امیہ کے مشہور ہیں ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن صفوان نے خبر دی کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی طائفی سے انھوں نے عمرو بن شرید سے انھوں نے

انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کے شعر پڑھوائے ہیں مٰیں نے آپکو سو شعر سنائے ہیں جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھو یہانتک کہ میں نے سو شعر پورے کیے جب میں سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بیشک قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفقہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریط** (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہیں سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہیں۔ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپکا خطبہ سنا تھا اور انکے صاحبزادے نبیط انکے پیچھے سوار تھے دونوں صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریق** (رضی اللہ عنہ)

حبیبہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار میں انکا نام لکھا ہے لیکن کسی نے انکی متابعت نہیں کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن کیسان بن عیسی بن مسعود۔ یعنی حکم زرقی سے انھوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ ناگاہ بدیل بن ورقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ عضبا پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں اسکی روایت عبداللہ بن رجاء نے سعید بن صالح سے انھوں نے عیسی سے انھوں نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجماء کے ہمراہ تھیں۔ انھوں نے اس سند میں حکم اور غلام عمر کا ذکر نہیں کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریک** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ عبسی ہیں۔ یونس بن ابی اسحاق نے عمیر بن تمیم سے انھوں نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اسکی روایت قیس اور ابو وکیع وغیرہما نے ابو اسحق سے انھوں نے عمیر بن تمیم سے انھوں نے شریک سے انھوں نے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شریک** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحیسر۔ انکا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہیں رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہیں اوسی ہیں۔ اشہلی ہیں۔

حارث بن عمرو انصاری بدری کے بھائی ہین شریک مع اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے بدر مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن سحما ۔ سحما انکی والدہ کا نام ہے۔ انکے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا بلوی تھے انکا بقیہ نسب مکرر گذر چکا ہے یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچا زاد بھائی ہین اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب لعان ہین ۔ انھون نے اپنی والدہ کیطرف اسکے متعلق قصہ منسوب کیا تھا بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد مین شریک ہوے تھے ۔ یہ براء بن مالک کے مادر زاد بھائی ہین انھین کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا جرم لگایا تھا ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھون نے انس سے نقل کیا ہے کہ یہ مسلمانون مین پہلے شخص ہین جنھون نے لعان کیا ۔ ابو نعیم بیان کرتے ہین کہ نہ انکی والدہ کا نام سحما تھا اور نہ انکا نام شریک تھا انکے اور ابن سحما کے درمیان مین شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہین ہے ہمین ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن حسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمھاری پشت پر کوڑے لگائے جاوینگے ۔ ہلال نے کہا خدا کی قسم مین سچا ہون اور خدا ضرور میرے بارے مین حکم نازل کریگا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائیگی اور خدا نے والذین یرمون ازواجہم الخ یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہین حنظلی ہین ۔ اور بعض لوگ انکو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہین لیکن پہلا قول صحیح ہے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسعد بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہے زیاد بن علاقہ نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے ... اللہ آپ کے واسطے آپنے جواب دیا میرے واسطے بھی لیکن خدا نے اسکے مقابلہ مین میری مدد کی اور وہ ... اسلام ...

...ض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض کا بیان ہے کہ انکی روایت مرسل ہے اور یہ فروہ بن نوفل سے ... کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین ہے جس سے انکا ملنا ثابت ہو

...ہ جو کوفہ مین نازل ہوے اور انکو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفا...

...یہی ذکر کیا ہے جو کوفہ مین فروکش ہوے لیکن انھون نے انکو ...

...رہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور انکے بھائی ابو ثابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوئے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہو مگر ابو موسی نے (بجائے عبد عمر کے) عبد اللہ بن عمرو بیان کیا ہو اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ ہذلی ہیں۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرکے بیان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو میں نے انکو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہیں ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں اُن خصمار کو جانتا ہوں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جدہ میں آئے تھے اور آپ نے انکو وارث قرار دیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو دیتے میں سے جدہ کو کوئی حصہ دلاتے نہیں دیکھا ہو میں نے عرض کیا یا امیر المومنین حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتیں تھیں انہیں سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مارڈالا اور ان دونوں کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا آپنے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثوں کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونوں بیبیوں کا قصہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہو یعقوب قمی نے عنبسہ سے انھوں نے عیسی بن حارثہ سے انھوں نے شریک صحابی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

(سیدنا) شطب (رضی اللہ عنہ)

(الممدود) [illegible] کندی ہیں شام میں رہتے تھے انسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے [illegible]

[illegible] ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون یعنی ابو جعفر نے

[illegible] بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن جبیر [illegible]

ابو طویل یعنی شطب ممدود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے
اسقدر گناہ کیے ہین کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہین رہا تمام سیاہ سفید اسنے کر ڈالے ہین پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے
آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو انھون نے کلمۂ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہان نیکیون کو کرو اور برائیون کو چھوڑ دو خدا تمھارے
واسطے ان سب کو نیکیان کر دیگا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوے چلے گئے یہانتک کہ نظرون سے پوشیدہ ہوگئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شعبل (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر ابن مندہ نے انکو انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تحریر لکھدی تھی لیکن انھون نے انکو بیان
نہین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شعبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن توام بعض لوگ کہتے ہین کہ نبہان نے انکو بنی صعب کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہین انھی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شمیر بن توام کے چچا ہین سعید قریشی نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مین انکا ذکر مسندون مین دیکھتا
ہون لیکن انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا جریر بن عبد الحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ بن توام ضبی
سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے مین سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام مین حلف نہین
نہین ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو اس حدیث کے اکثر راویون نے اسکو شعبہ سے انھون نے قیس سے روایت کرکے
بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر ابو احمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے
اور یہ صحابی نہین ہین۔ انھین ابو احمد عسکری کا بیان ہے کہ مین نے انکو جریر بن عبد الحمید کی سند مین دیکھا ہے کہ انھون نے انکو افراد مین
ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی ہین بعض لوگ انکو صحابی جانتے ہین۔ انکی سند جید بیشتر ہین [illegible] سلمہ بن احمد [illegible] بن شریح حضرمی
[illegible] انس بن شعیب بن عمرو اور نا جبیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپکو حنا کا خضاب
حدیث صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شقی (رضی اللہ عنہ)

[illegible] شاہین اور حضرمی وغیرہم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا
ہمین ابو الحسن بن شنون نے خبر دی وہ کہتے

احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ثعلبہ بن مسلم خثعمی نے ابو ایوب بن بشیر عجلی سے انھون نے شفی بن مانع سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیون کو تکلیف دینگے باوجود اسکے کہ دوزخی گرم پانی اور آگ مین دوڑتے ہونگے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہونگے۔ ایک وہ آدمی جسکے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہینگے کہ اس خبیث کا کیا حال ہے کہ جو ہماری تکلیف کو بڑہا رہا ہے پھر وہ جواب دیگا کہ یہ ہر بری خبیث بات کو دیکھکر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن مانع اصبحی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان مین چار فرشتے ہین جو اسکے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہین کہ اے نیکی کرنے والے خوش ہو اور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

ہذلی ہین۔ نضر بن شفی کے والد ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تمت

الحمد للہ کہ ترجمہ اسد الغابہ کی چوتھی جلد پوری ہو گئی اب پانچوین جلد بھی انشاء اللہ ... ہوتی ہے جسکی ابتدا باب العین والباء سے ہے حق تعالے ... باقی جلدون کے ترجمہ کو بھی مع الخیر ختم

ہے متقم اور متمم ...